Indian Veterinary Journal
(Quarterly)
1897

انڈین وٹیری نیری جرنل

یعنے

رسالہ طب حیوانات ہند

بابت ماہ جنوری ۱۸۹۷ء

مصنفہ

ایچ-ٹی-پیز صاحب-ایم-آر-سی-وی-ایس-لنڈن



لاہور

دی فیشیل مشین پرنٹنگ پریس میں چھپا

یہ

سہ ماہی رسالہ

بامداد

عہدہ داران لاہور

وٹیری نیری کالج

شایع ہوتا ہے

ایچ۔ ٹی۔ پییز صاحب بہادر کے لکچر

جوکہ جونیر کلاس کو دئے گئے

دربیان علامات مرض

بیمار جانور کے جسم مین جو حالت واقع شدہ مُشاہدہ مین آوین اُنکو علامت کہتے ہین ان کو دیکھکر ہمکو جائے مرض اُس کی خاصیت اُس کے ٹھہرنے کی مُدت وغیرہ اور اُس کے ٹھیک ٹھیک علاج کی ترکیب دریافت کرنے مین مدد ملتی ہے ایسی ہر چیز یا حالت کو علامت کہتے ہین۔ علامت بیماری کے نشانات کو کہتے ہین لیکن یہ صرف طبعی کوشش اور تجربہ ہی سے ہے کہ معالج علامت کو نشانات مین تبدیل کرنے کی قابلیّت پیدا کرے۔ بیماری کی علامتین سب آدمیونکو ایکسان معلوم پڑا کرتی ہین۔ مثلاً درد سب کو معلوم ہو سکتا ہے۔ اینٹی رانٹس کے مریض جانور کی علامتین سب آدمی جو اُس کے پاس ہون صاف طور پر دیکھ سکتے ہین۔ لیکن جانور کے اظہار کی حالت نبض کی حرکت جنسے کہ یہ بیماری سادہ کالک کے حملہ سے تمیز کیجاتی ہے معلوم کرنا کسی ہوشیار اور تجربہ کار حیوانی مطب جاننے والے آدمی کا کام ہے۔ علامتین حرف تہجّی سے مشابہت رکھتے ہین یعنی ان حرف کے علیحدہ علیحدہ یا سلسلہ وار رکھنے سے کچھ معنی نہیں نکلتے لیکن اگر باقاعدہ ترتیب دئے جائین تو معنی دار ہو جاتی ہین اسی طرح جبکہ علامت کی تشریح کیجا دے تو نشانات ہو جاتے ہین۔ علامات مقامی یا بدنی ہوتی ہین یعنی اگر کسی خاص حصّہ سے

تعلق رکھتے ہون تو لوکل اور اگر کم وبیش تمام جسم سے علاقہ رکھتے ہون تو جنرل کہلاتی ہین۔ جب سیدھی کسی مرض سے پیدا ہون تو ایڈیو پیتھک اور جب ایسی علامتون سے پیدا ہون جو کسی پرائمری یا سیکنڈری بیماری سے وقوع مین آئی ہو تو ایسی علامتونکو سیکنڈری علامتین کہتے ہین جو علامتین کسی ایسے مرض کی جوکہ سابق مرض کے نتیجہ کے حملہ سے پیدا ہونے سے پیشتر وقوع مین آوین۔ مثلاً انفلیمیشن یعنی سوزش کے ہونے سے پیشتر جو نشانات معلوم پڑتے ہین اُنکو پری مانیٹری یعنی پیش از مرض کہتے ہین اور جبکہ بیماری کی سابق حالتون سے واقع ہوئے ہوں تو ایسی علامتونکو مومیریٹیو یعنی مرض کے یاد دلانے والی علامتین کہتے ہین علامتین پھر ڈایاگنا سٹک یعنی تشخیصی پراگ ناسٹک یعنی فالی اور تھرا پیوٹک یعنی تجویزی قسمون کی ہوتی ہین۔ جبکہ خاص طور پر مرض کو پہچاننے کے لئے دیکھے جاوین تو تشخیصی اور جب مُدت مرض کا تخمینہ کیا جاوے تو فالی اور جنسے ضروری علاج کی تجویز کیجائے اُنکو تجویزی کہتے ہیں جو علامتین معالج کے ملاحظہ مین آوین وہ ابجکٹو علامتین ہین جوکہ حسب ذیل منقسم ہین۔ جو علامتین ہاتھ لگا کر امتحان وغیرہ کے ذریعہ سے معلوم ہون اُن کو ایکٹو اور جو ایسے کئے بدون معلوم ہون اُنہین پیسیو کہتے ہیں۔ ایسی علامتون کو جنمین در اصل کوئی شکل موجود ہو پازیٹیو یعنی اقراری اور جو بلا کسی شکل کی موجودگی کے ہون اُنہین نیگیٹیو یعنی انکاری کہتے ہین۔ ڈایاگناسٹک علامت وہ علامتین ہین جنسے ایک مرض کو دوسری سے تمیز کر سکین اور تشخیص کرنیکا طریقہ وہ ہے جس سے معالج علامت کو مرض کے نشانات مین ترتیب دینے کے قابل ہو۔ ایسی ایک یا بہت سی علامتین جوکہ کسی خاص مرض سے خصوصیت رکھتے ہون اُس مرض کے لازم وملزوم نشانات کا قیاس کرنا کہلاتی ہین جنکو انگریزی مین پتھیاگ ناموناک

علامتین کہتے ہین۔ ایک ہی سادہ علامت شاذ و نادر پتھیاگ نامونک علامت ہوسکتی ہے لیکن دو یا تین علامتین باہم ملکر اکثر ایسی ہوتی ہین۔ مثلاً گھوڑی کی ناک سے اخراج کا جاری ہونا دکھلائی دینا ایک علامت ہے مگر یہ کٹارل انفلیمشن یعنی کمر کی سوزش دانتون یا چہرہ کی ہڈیون کے بیماری پھیپھڑے کے مرض فیشیل سائینس یا گٹرل پاچز مین پیپ جمع ہونے سے اور نیز گلینڈرس کے سبب سے بھی ہوسکتی ہے اخراج اس بات کا نشان ہے کہ پیپ پیدا ہوگئی اگر ہم امتحان کرکے معلوم کرین کہ سنائی ڈیرین ممبرین یعنی ناک کی جھلی کے گھاؤ سے اخراج ہے اور سب میکزیلیری گلینڈرس بڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہین۔ اور خصوصًا جبکہ اخراج چپکتا سا نشاستہ کے مانند معلوم ہو تو کہہ سکین گے کہ گلینڈرس کے سبب سے ہے۔ اِن علامتون کی مجموعی حالت کو گلینڈرس کے ڈایاگناسٹک یعنی تشخیص نشانی اور پتھیاگ نامونک یعنی لازم اور ملزوم علامتین کہتے ہین۔ علامتونکے بتلانے مین بہت غور سے ملاحظہ کرنا چاہئے بلکہ بہت سی حالت مین مریض کا بار بار امتحان کرکے بتلانا چاہئے۔ حیوانی طب مین تمام نشانات اور علامتین آبجکٹیو قسم کی ہوتی ہین ہر ایک نشان یا نشانات کے مجموعے کو بغور دیکھکر ایک دوسرے کے مشابہ کرنا چاہئے کیونکہ ٹھیک نتیجہ نکالنے اور رائے ظاہر کرنے سے پیشتر احتیاط اور غور سے ملاحظہ کرنا نہایت ضروری امر ہے مرض کے نشانات اور علامتون مین جو تبدیلیان واقع ہوتی رہتی ہین اُنکے وقتًا فوقتًا مشابہ کرنے سے ہی ہم مریض کی آیندہ حالت کو بتلانے کے قابل ہوسکتے ہین۔ اُن علامت کا بیان جوکہ دیزیبل یعنی عیان میوکس میمبرین مین نظر آتی ہین مرض کی تشخیص کرنے مین معالج کو دیزیبل یعنی عیان میوکس میمبرین کی شکل کے ملاحظہ سے بہت مدد ملتی ہے سنائی ڈیرین ممبرین

اور کنجنکٹیو یعنی آنکھ کی جھلی کا قدرتی رنگ زردی مایل سُرخ ہوتا ہے اور کسی قسم کی تبدیلی بے اعتدالی کا اظہار کرتی ہے۔ خون کی نلیون کا زیادہ سُرخ ہونا اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ دوران خون تیز ہے اِس سے یہ ضروری نہین کہ بیماری موجود ہے کیونکہ سخت محنت کے بعد بھی ان جھلیون کی ایسی حالت ہوجاتی ہے مگر در اصل تحریک کے کسی سبب سے سُرخی بڑھ سکتی ہے اور ظاہری میوکس ممبرین کے خون کی نلیان پھولجاتی ہین۔ یہ حالت زبان اور موںھ مین عام طور پر دکھائی نہین دیتے کیونکہ ان جگھون کی ایپی تھی لیم جھلی اِتنی موٹی ہوتی ہے کہ یہان کے خون کی نلیون کا بڑھاؤ معلوم نہین ہوسکتا مگر موںھ کی حالت کا دیکھنا کبھی کبھی بہت ضروری ہوتا ہے موںھ اگر سُرخ ہو تو معلوم کرو کہ عضو ہضمیت خراشیدہ اور کنجسٹڈ یعنی اجتماع کی حالت مین ہین آبلے اگر پائے جاوین تو معلوم کرو کہ اپتھا ہے اگر ایک خاص قسم کا زردی مایل رنگ اپیتھیلیم جھلی کی جلد کے آخر کا جو کہ خاص کر بیلون کے انسائزر دانتون کے پاس ڈاڑھ پر معلوم ہوا کرتی ہے دکھلائی دے تو رینڈرپیسٹ مرض کی موجودگی تشخیص کرو اور موںھ یا زبان کے دفعتًا ٹھنڈا اور زرد ہوجانے سے معلوم کرو کہ ہیمرج سے موت بہت جلد وقوع مین آنے والی میوکس ممبرین پر پی ٹیکیا کے دھبون کا نمودار ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ خون خراب ہے جیسا کہ پرپیورا ہمیریجیکا مین ہوجاتا ہے جب خراب خون نلیوئمین بہتا ہے تو جسم پر چھوٹی چھوٹی ہمیرج یا پی ٹیکیا کے نشان پائے جاتے ہین اِن جھیلون کی زردی جگر کی بیماریون کو ظاہر کرتی ہے اِنکی سیاہی اِس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ خون کی حالت اکسیجینیٹڈ یعنی زندگی کو قایم رکھنے والی ہوا سے ملی ہوئی نہین ہے جیسے کہ بردن کاٹیس اور پلمونری کنجکشن مین ہوتا ہے سلیٹ کے رنگ کی شکل ہونے سے یہ معلوم کرو کہ گلینڈرس کے زہر سے خون کی ایسی حالت ہوگئی کہ

زنگ آلودہ رنگ ایپی زوٹک یعنی وبائی بیماریون مین دیکھا جاتا ہے۔ انفلیونیزا مین آنکھون کا رنگ پینک یعنی زردی اور سُرخی مایل ہوتا ہے پیلے ٹِنجی یعنی ان جھیلونکا زرد ہونا کمی خون اور کمزوری کا دفعتًا ہیمرج کے واقع ہونے کو ظاہر کرتا ہے ڈسپپشیا کے بعض قسمون مین مکل ممبرین یعنی زبان کی جھلی کی حالت خفیف سی میلی اور ذائقہ صابون کی مانند ہوتا ہے جو کہ گھوڑے اور نیز بیلون مین بھی دیکھا جاتا ہے اِس کے ساتھ سلایوا یعنی موںھ کی رطوبت ترش ہوتی ہے جسمین سے کھٹّی بُو آیا کرتی ہے مُنہ کی خُشکی اکثر سوزش دار بیماریون کا ہونا ظاہر کرتی ہے۔ اور خاص کر یہ بتلاتی ہے کہ عضو ہضمیت مریض ہین۔ موںھ کے بار بار سلایوا یعنی تھُوک سے بھر بھر آنے سے دانتون کا مرض کنار کی بیماری ٹیٹی نس یعنی چاندنی یا کسی بیرونی شے مثلاً پن وغیرہ کا موںھ یا زبان مین رُک جانا یا چوکنگ معلوم ہوتا ہے یہ حالت بعض ادویات کے استعمال سے بھی ہوسکتی ہے۔ جیسیکہ اگر پارا زیادہ دیدیا جاوے تو موںھ سے سلایوا جاری ہوجاوے گا ایسے ہی لیڈ یعنی شیشہ زیادہ دیدیا جاوے تو مسوڑوں کے گرد ایک نیلی لکیر بن جاوے گی +

در بیان نبض

رگین دل کے فعل کو جاری رکھتی ہین اور لچکیلے پن کی وجہ سے دل کو اُس کے انٹرمیٹنٹ یعنی باناغہ فعل کو جاری رہنے والے فعل کی شکل مین تبدیل ہونے مین مدد دیتی ہین رگونکے سمٹنے کی طاقت خون کو ہر ایک عضو مین ٹھیک طور پر پہنچاتی رہتی ہے رگون کے کام مین جو تبدیلیان واقع ہوتی رہتی ہین۔ اُن کا دار و مدار اُن نروس یعنی اعصاب پر ہوتا ہے جو کہ اُنہین مہیا کرتی ہین یعنی وہ جو کہ نالیون کو تنگ یا بڑی کرتی رہتی ہین۔نبض ایک خاص نشان ہے جس سے ہم موجوداتی اور طبعی تبدیلیان جو کہ رگون کے دوران مین واقع ہوتی رہتی ہین جان سکتے ہین جس رگ مین دل سے بہت سا تازہ خون پہنچ جاتا ہے وہ دفعتاً پھول جاتی ہے جب کسی رگ پر اُنگلی رکھی جائے اور وہ اُم انگلی اور پٹھے یا ہڈی کے درمیان ہو جائے تو ہمکو دفعتاً خون کی نالیون کا بڑھنا معلوم ہوگا جس سے اُنگلی کسیقدر اُٹھ جائیگی خون کی نالیون کو اُنگلی سے دبانا ہی ہمارے لئے جانورون کا امتحان کرنے کے واسطے صرف ایک طریقہ ہی سب سے بہتر ہے یہ ہے کہ امتحان کرنے کے لئے ایک ایسی رگ تجویز کیجائے کہ جو قدرے بڑی ہو اور جلد کے قریب ہو اور کسی سہارنے والی چیز مثلاً ہڈی پر مقیم ہو ہم گھوڑے کی نبض کا امتحان گلاسو فیشیل۔ ٹیمپورل اور کینن ہڈی کے کو لیٹریل اطراف مین کر سکتے ہین۔گلاسو فشیل کا جو کہ نبض لینے کے واسطے عموماً پسند کی گئی ہے امتحان کرنے مین ہم ایک ہاتھ تو جانور کی ناک کی ہڈی پر اور دوسرا ہاتھ رُخسارہ کے چھوٹے حصہ پر اِسطرح رکھتے ہین کہ انگوٹھا میکسیلیری بون کے بیرونی سطح پر رہے اور دیگر اُنگلیان اُس رگ پر رہین جو کہ ہڈی کے چھوٹے کنارے کے گرد گھومتی ہے۔پھر شریان پر قدرے دباؤ

دیگر ہڈی پر اُسے آہستہ سے دبانا چاہیئے تاکہ ہمکو شریان کی مقدار کی تبدیلیان جوکہ دل کی ہر ایک حرکت سے خون کی نالیون مین تازہ خون پہنچانے سے وقوع مین آتی ہین ۔ معلوم ہوسکین ۔ ٹیمپورل آرٹری مین نبض کا اِسطرح امتحان کرنا چاہیئے کہ اُنگلیون کے سرونکا ملایم حصہ یعنی پہلی اور دوسری اُنگلی کے سرے اُس رگ پر رکھو جوکہ آنکھ اور زیگومیٹک کنارے کے درمیان ہے ۔ اگلی ٹانگوں کی کینن ہڈی کے کولیٹیرل آرٹری فلیکسر ٹینڈن کے اندرونی کنارے پر واقع ہوتی ہے اور پچھلی ٹانگون کی کولیٹیرل آرٹری بیرونی طرف کی چھوٹی مٹیاٹارسل ہڈی کے درمیان رہتی ہے بیماری مین نبض کی عُمدہ تشخیص سیکھنے کے لئے تمہین تندرست جانور کی نبض کی نوبت اور اُس کی خاصیت اور حرکتین صاف طور پر پہچاننی چاہئین اور ایسا کرنے مین ہرگز غفلت نہین کرنی چاہیئے ۔ تندرست گھوڑے کی نبض برابر اور ایک موافق ہوتی ہے یعنی یہ کہ اگر اُس کی حرکتین شمار کیجائین تو ایک حرکت دوسری حرکت کے مطابق ہوگی مگر گدھے اور خچرون کی نبض کی حرکت مقدار مین بے قاعدہ اور نا برابر ہوتی ہین ۔ اور بعض اوقات انٹرمیٹنٹ یعنی وقفہ کے ساتھ ہوتی ہین ۔ نبض دیکھنے والی اُنگلی کو جو حرکت معلوم ہوتی ہے وہ بعض اوقات مختلف قسم کے جانورون مین مختلف ہوتی ہے ۔ گھوڑون کے شریان عموماً بڑے اور تنے ہوئے اور حرکت بھی بڑی پُر اور ملایم ہوتی ہین ۔ بیل کی رگین عموماً ملایم ناہموار اور حرکت لمبی ملایم اور برابر ہوتی ہین ۔ جوان جانور کے نبض کی حرکت جو اصطبل مین چپ چاپ رہا ہو باقاعدہ اور طاقت مین برابر ہوتی ہے ۔ نبض کی حرکت کی تعداد فی منٹ بحساب اوسط حسب ذیل ہی ۔

گھوڑے کی ۳۶ سے ۴۰ تک ۔ گدھے اور خچر کی ۴۵ سے ۵۰ تک ۔
بیل کی ۳۵ سے ۵۰ تک ۔ کُتے کی ۹۰ سے ۱۰۰ تک ۔

بلی کی ۱۱۰ سے ۱۴۰ تک - یہ شمار قدرے کم و بیش ہو جاتی ہے جو کہ اسباب ذیل سے معلوم ہو سکتی ہے - عمر - قد - نسل - جنس - مزاج - اور بیرونی ہوا کا ٹمپریچر یعنی گرمی و سردی دن کا وقت محنت ہاضمہ کا وقت اور تنفس کی حالت - عمر - بچھیڑون کی بہ نسبت جوان جانورون کی نبض زیادہ تیز ہوتی ہے - نوزائیدہ جانورون مین نبض کی حرکت فی منٹ ۱۰۰ سے ۱۶۰ تک ہو سکتی ہے - پندرہ یوم کے بچّے کی نبض کی حرکت ۹۰ سے ۱۰۰ تک تین ماہ کے بچّے کی ۶۸ سے ۷۶ تک - چھ ماہ کے بچّے کی ۶۴ سے ۷۲ تک - سال بھر کے بچّے کی ۴۸ سے ۵۶ تک - ڈھائی برس کے بچّے کی چالیس سے ۴۸ تک - چار برس کے بچّے کی ۲۸ سے ۵۰ تک اور جوان جانور کی ۳۶ سے ۴۰ تک ہوتی ہے - فہرست ذیل سے مختلف جانورون کی نبض کا ضروری فرق معلوم ہوگا :-

	بچّا	جوان	بوڑھا
گھوڑا	۶۰ سے ۷۲	۳۶ سے ۴۰	۳۳ سے ۳۸
گدھا اور خچر	۶۵ سے ۷۵	۴۶ سے ۵۰	۴۵ سے ۶۰
بیل	۶۰ سے ۷۰	۴۵ سے ۵۰	۴۰ سے ۴۵

قد ایک ہی قسم کے جانورون مین بڑے جانورون کی نبض چھوٹون کی نبض سے عموماً سست ہوتی ہے - نسل کا اثر عام اختہ جانورون مین کسی قدر ہوتا ہے اِنکے نبض کی حرکت ۳۳ سے ۴۶ تک - اچھّی نسل کی گھوڑیون کی ۲۹ سے ۳۶ تک - اور عام گھوڑیون کی ۳۵ سے ۴۵ تک ہو سکتی ہے - جنس کا اثر بھی کسی قدر ضروری ہوتا ہے - سانڈون کی نبض کی حرکت کی تعداد فی منٹ اِتنی نہین ہوتی جتنی کہ اُسی حالت مین رہنے والے اختہ جانورون اور گھوڑیون کی ہوتی ہے - سانڈون مین

نبض کی حرکت کی تعداد بعض مصنفون نے ۲۴ سے ۴۳ تک بتلائی ہے - اور بعض کہتے ہین کہ اوسط ۲۸ سے ۳۰ تک ہوتی ہے - اچھی نسل کی گھوڑیون اور راختہ جانورون کی ۳۶ سے ۴۰ تک - اور عام گھوڑیون کی ۳۵ سے ۴۶ تک ہوتی ہے -

حالت نبض درایام حمل - حمل کے آخری حصتہ مین نبض تیز ہوجاتی ہے معلوم ہوا ہے کہ پانچوین مہینے کے بعد حرکتون کی تعداد فی ماہ تین یا چار حرکت بڑھتی رہتی ہے

مزاج - ناقص النسل گھوڑون کی نبض تیز جانورون کی نبض سے ہمیشہ سست ہوتی ہے

ہوا کا ٹیمپریچر نبض کی حرکت کی تعداد ہوا کے ٹیمپریچر کے مطابق کم و بیش ہوسکتی ہے مثلاً اگر کسی گائے کو ٹھنڈے اصطبل مین رکھین تو اُس کی نبض کی حرکت ۴۸ ہوگی اور پھر اگر اُسی کو گرم اصطبل مین رکھین تو اُس کی نبض ۹۶ ہوجائے گی اور اگر باہر کی زیادہ گرمی بھی جانور پر اثر کریگی تو اِس سے بھی زیادہ ہوسکتی ہے -

ڈایجسچن یعنی ہاضمہ

کھانے کے بعد نبض کی حرکت ہمیشہ تیز ہوجاتی ہے - ورک یعنی کام - کام کے وقت نبض کی حرکت کی تعداد بڑھ جاتی ہے -

بیماری مین نبض کی حالت - بہت سی بیماریون مین نبض بدلجاتی ہے اور ہم اُس سے بہت ضروری باتین معلوم کرتے ہین - ہم نبض کی حرکتون کی تعداد اُنکی چال اور باقاعدگی معلوم کرنے کے لئے اُس کا امتحان کرسکتے ہین بلحاظ حرکتونکی تعداد کے نبض لگاتار یا بے لگاتار ہوسکتی ہے فریکیونٹ یعنی لگاتار نبض - نبض کا لگاتار ہونا یا ایک ہی مقررہ وقت مین حرکتون کی تعداد کا بڑھنا ایک ہی نسل اور طاقت کے جانورون کی تندرستی کی حدود کے اندر کسی قدر مختلف ہوتا ہے اِس طور پر - اگر ہم ایک جانور کی نبض کی حرکت جو

۳۵ فی منٹ اور دوسرے کی ۴۵ فی منٹ بھی معلوم کرین تو بھی دونون جانورون کو تندرست کہنا چاہئے - جب کہ نبض کی حرکتون کی تعداد قریبًا پانچوان حصہ زیادہ ہوجاتی ہے تو اُس نبض کو فریکوینٹ پلس یعنی بڑھی ہوئی نبض کہتے ہین - گھوڑے کی نبض کو بڑھی ہوئی اُس وقت کہہ سکتے ہین جبکہ حرکت فی منٹ ۴۵ سے زیادہ ہو جب حرکت فی منٹ ۶۰ ہوتی ہے تو ایسی نبض کو کسیقدر بڑھی ہوئی کہتے ہین - اور فی منٹ ۸۰ یا اِس سے زیادہ ہو تو زیادہ بڑھی ہوئی کہتے ہین - اُس گھوڑے کی جو کہ زیادتی کام یا کسی اَور اسباب سے جوش مین نہو نبض کی تعداد اگر فی منٹ ۴۵ سے زیادہ ہو تو بخار کی علامت ہے تیز نبض بخار کی ایک خاص علامت ہے تپ نما نبض اور تیز نبض کے ایک ہی معنی ہین - ایسی نبض تمام سوزش دار بیماریون کی شروع حالت مین پائی جاتی ہے - اِسوقت مین نبض تیز اور بڑی اَور حرکتون کی تعداد بڑھی ہوئی معہ مرض کی ترقّی کے پائی جاتی ہے - اگر بیماری کی ترقّی کے وقت نبض کی حرکتون کی تعداد بھی بڑھ جائے تو ہمین مرض کے خوفناک ہونیکا اندیشہ کرنا چاہئے - اگر برخلاف اِسکے نبض کی حرکت کم تیز اور چھونے سے ملایم معلوم ہو تو صحت کی نشانی ہے اور ہمین نیک نتیجہ کی اُمید کرنی چاہئے - حرکتون کی تعداد کا بڑھنا دل کی تبدیلیون کی وجہ سے ہوتا ہے - جب یہ عضو تندرست رہتا ہے - تو نبض کی حرکتون کی تعداد بھی نہین بدلتی اگرچہ ٹیمپریچر نارمل سے زیادہ بھی کیون نہو - مثلاً گلینڈرس مین اگر ٹیمپریچر ۱۰۴ بھی ہو تو نبض کی حرکتون کی تعداد نارمل ہی رہتی ہے - لیکن سیپٹک یعنی عفونت دار بیماریون مین جس سے دل کی فیٹی ڈجنیریشن یعنی موٹی شکل ہوجاتی ہے نبض زیادہ خراشدار ہوجاتی ہے اور اُس کی حرکت فی منٹ ۸۰ سے ۱۰۰ تک بڑھ سکتی ہے - ایسی حالت نمونیا - انفلوئنیزا - سیپٹی سیمیا - اینٹرائٹس - پیری ٹونیٹس - اینتھراکس اور اسی قسم کی دیگر بیماریون مین ہوجاتی ہے - دل کی

تمام بیماریون سے بھی یہ ہی نتیجہ پیدا ہوسکتا ہے - اینیمیا یعنی کمی خون کی بیماریون مثلاً سراہمیرتج وغیرہ مین بھی نبض کی حرکتون کی تعداد بڑھی ہوئی دیکھی جاسکتی ہے جبکہ خون مین آکسیجن یعنی تندرست ہوا کی کمی ہوتی ہے تو اعصاب کے مرکز تحریک مین اگر نبض کی حرکتون کی تعداد بڑھانے کا باعث ہوتی ہین - بہت تیز نبض عموماً زیادہ کمزوری اور دُبلاپن سے بھی ہوتی ہے - چونکہ جسم کے بہت سے حصتون کے قایم رہنے کے لئے کسیقدر خون کی مقدار ضروری ہے اور جب دل بہت کمزور ہونے کی وجہ سے خون کی مقدار کو جسم کے تمام حصتون مین زور کے ساتھ نہین پہنچا سکتا تو اس کام کے انجام دینے کے واسطے اُس کو جلد جلد حرکت کرنی پڑتی ہے - پرانا عقیدہ یہ ہے کہ فصد لینے سے دل اور رگون کا فعل کم ہوجاتا ہے یہ غلط ثابت ہوا ہے کیونکہ فصد لینے سے نبض کی تیزی بڑھ جاتی ہے - انفریکوئنٹ پلس یعنی سُست نبض اس سے ہماری یہ مُراد ہے کہ نبض کی حرکت زیادہ وقفہ کے بعد ہوا کرتی ہے یعنی حرکتین نارمل ہونیکی نسبت تعداد مین کم ہوتی ہین اس قسم کی نبض اعصاب اور اُنکی جھلی (میمبرنیس) کے امراض پریلیسس یعنی فالج کنکشن آف دی برین یعنی جنبش دماغ ایپی لیپسے یعنی لقوہ ٹیٹنس یعنی چاندنی جانڈس یعنی یرقان اور پولی پوریا مین اور نیز اُس وقت جبکہ دل کی بیماری کی وجہ سے ڈراپسے ہوگئی ہو معلوم ہوتی ہے اس سے زندگی کی طاقت کی کمی معلوم ہوتی ہے اور یہ اُس وقت وقوع مین آتا ہے جب کہ زہر دیا گیا ہو ہمین نارمل کی نسبت کم تیز نبض اُن جانورون مین بھی معلوم پڑتی ہے جو کہ سخت بیماری کے بعد اچھے ہونے لگتے ہین اور اُس وقت یہ ایک اچھی نشانی ہے انگلیون پر جو نبض کا اثر پڑتا ہے اُسکے مطابق بھی نبض کا اندازہ کیا جاتا ہے - اِس سے ہمکو اسٹرانگ یعنی زور آور ویک یعنی کمزور ہارڈ یعنی سخت سافٹ یعنی ملایم اور روآیری یعنی دھاگے کی مانند نبضون کا فرق معلوم ہوجاتا ہے -

فل یعنی پُر اسٹرانگ یعنی زور آور لارج یعنی بڑی نبض کا بیان - رگون مین خون کا زور سے پہنچنا اس قسم مین داخل ہے - یہ پر خون جانورون مین نارمل ہوتی ہے - ذیل کی بیماریون یعنی بُخار سوزش - انجماد خون اور دل کے بائین خانہ کے بڑھاؤ مین بھی پائی جاتی ہے -

ویک یعنی کمزور یا ہلکی فیبل وایری یعنی دھاگے کی مانند نبض کا بیان - اس قسم کی نبض طاقت کی کمی کا نشان ہے یہ ہم بہت سے دل کو کمزور کرنیوالی بیماریون مین دیکھتے ہین مثلاً انفیکشش یعنی وبائی بیماریون آنیمیا اور دل کو موٹا کرنے والی بیماریون مین دیکھتے ہین - پیری ٹونائٹس گنگرین اور سخت ڈایسنٹری یعنی پیچس مین جو کہ بہت سا خون نکلنے کے بعد ہو نبض چھوٹی اور کمزور ہوتی ہے - زہریلی ادویات مثلاً ڈیجی ٹیلس افیون اور اسٹ وفنیکس وغیرہ اور زہر کی خوراکین نبض کو کمزور کردیتی ہین - اگر نبض بہت کمزور ہو جاوے تو وہ تھرتھرانے اور پھڑکنے لگتی ہے بلکہ غیر محسوس بھی ہو جاتی ہے بعض حالت مین وہ بالکل معلوم ہی نہین ہوتی جیسی کہ ایسیلپسیا اور ایپی لیپسی مین ہوتی ہے اگر نبض عرصہ تک گرفت مین رہے تو موت وقوع مین آتی ہے - کوئیک اور بائونڈنگ یعنی یہ شریان کے تیز ہوتے اور تھوڑے بڑھ جانے کو کہتے ہین یعنی یہ کہ نبض کی حرکت جلدی سے بڑھ جاتی ہے یہ دل کی حرکت کے دفعتاً بہت جلد جلد اور زور آور ہو جانے کے سبب سے ہوتی ہے یہ دل کے بائین خانہ کے بڑھاؤ مین دیکھی جاتی ہے - سیرس ممبرین اور وِسرل آرٹیکیولر ممبرین کی سوزش کے اول حصہ مین اور ایسے انٹرائٹس مین جو کہ پیری ٹونیٹس سے پیدا ہوا ہو اور فصد لینے کے بعد واقع ہوا ہو یہ تبدیلیان وقوع مین آتی ہین - کوئیک یعنی جلد چلنے والی نبض کو فریکوئنٹ یعنی لگاتار نبض مین مخلوط کرنا چاہئے - کیونکہ یہ ہوسکتا ہے کہ نبض جلد چلتی ہو مگر لگاتار یا تیز نہو - یعنی یہ کہ اُس کی حرکت تیز ہو مگر فی منٹ اُن کی تعداد

نارمل سے کم ہو مگر قاعدہ یہ ہے کہ کو یک یعنی تیز نبض عموماً لگاتار بھی ہوتی ہے -

سلو یعنی آہستہ چلنے والی نبض - جب رگ بڑھ جاتی ہے اور پھر آہستہ سے سکڑتی ہے تو ہم اُس کو اسلو یعنی شست نبض کہتے ہین - ایسی حرکت کرنے مین جو وقت لگتا ہے وہ معمولی سے زیادہ ہوتا ہے یہ دل کے شست سکڑاؤ کا نتیجہ ہے جیسا کہ اکثر بوڑھے گھوڑون مین پایا جاتا ہے یہ آیرٹیا اور مٹرل والوس یعنی دل کے اندرونی پردون کے تنگ ہونے کی علامت ہے ہم بعض اوقات ڈراپسے (استسکا) اور انیمیا (کمی خون) مین نبض کو شست اور ملایم پاتے ہین - ہارڈ یعنی سخت نبض اس قسم مین شریان سخت اور رکاوٹ دار اور حرکت کے وقت اُنگلی کے نیچے ناہموار معلوم ہوتی ہے رگ کو روکنے والی دیوارین خون کے زیادہ دباؤ سے چوڑی ہوجاتی ہین اس قسم کی نبض ایکیوٹ انفلیمیشن یعنی شدید سوزش مین خاص کر پلریا پیری ٹونائیٹس مین کارڈائیٹس کے اور افیون و ڈیجی ٹیلس کے زہر کی سوزش مین دیکھی جاتی ہے اور نیز ٹی ٹی نس لیڈ کالک انفلی میٹری فیور یعنی سوزش دار بخار اور دِل کے بائین خانہ کے بڑھاؤ مین بھی پائی جاتی ہے اگر اِس وقت نبض چھوٹی بھی ہو تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کمزوری بہت زیادہ ہے اور موت نزدیک ہے اگر اِس کے بعد نبض مُرہ ہو جائے تو خراب علامت ہے ایسی نبض اکثر یہ بتلاتی ہے کہ ہمرج واقع ہوگا خاص کر اگر اُسکے ساتھ ممبرین کا رنگ بھی زرد ہو سافٹ یعنی ملایم نبض - اِس قسم مین شریان چھونے سے حرکت کے وقت ملایم معلوم ہوا کرتی ہے خون کی نالی بڑی معلوم ہوسکتی ہے لیکن چونکہ پورے طور پر خون سے پُر نہین ہوتی اِسلئے دباؤ کم ہوتا ہے اِس سے دل کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے -

نبض کی حرکت یا نوبت کے قاعدے - نارمل طور پر نبض کی حرکت باقاعدہ اور برابر ہوتی ہے اور ایکسان وقفون کے بعد ایک دوسری سے برابر ہوتی ہے -

انٹرمیٹنٹ یعنی باناغہ نبض - اِس نبض کو جس کی ہر ایک حرکت ٹھیک وقفہ کے

بعد ہو ریگلر یعنی باقاعدہ نبض کہتے ہین اور جب اُس کی حرکتون کے وقت مین تفاوت ہو تو اِرریگلر یا بے قاعدہ نبض کہلاتی ہے۔ جب دو حرکتون کے درمیان کا وقت برابر ہو تو ایسی نبض کو انٹرمیٹنٹ کہتے ہین۔ انٹرمیٹنٹ یعنی نبض کا ناغہ ٹرو یعنی سچا اور فالس یعنی جھوٹا ہو سکتا ہے ٹرو اُس وقت کہلاتی ہے جب کہ دل ایک حرکت چوک جائے اور فالس جب کہ دل تو حرکت کرے مگر شریان حرکت نہ کرین۔ ٹرو انٹرمیٹنس یعنی سچے ناغہ دل کے غلاف کی تبدیلیون اور دماغ کی بیماریون سے ہو سکتا ہے اور نیز اُس وقت بھی ہو سکتا ہے جب کہ جانور سخت درد مین مبتلا ہو۔ ڈایوریٹک یا ریباؤنڈنگ یعنی اِس قسم مین نبض کی حرکت دو چند معلوم ہوا کرتی ہے ایسی نبض کو نارمل کہتے ہین۔

اِن ایکول یعنی ناہموار نبض۔ جب نبض کی حرکتین مقدار اور طاقت مین مختلف ہوتی ہین تو نبض کو ناہموار کہتے ہین۔ یہ عموماً خراب علامت ہے۔ خاص کر جب کہ بجائے زور کی حرکتون کے معمولی حرکت وقفون کے بعد ہو۔ ایسی نبض گنگرین کی امراض سیپٹک یعنی عفونت دار امراض اینڈوکارڈائی ٹیز سخت سوزش کی بیماریون اور پھوڑے والی بیماریون مین اوّل اوّل معلوم ہوا کرتی ہے۔ ایسی نبض کو انٹرسیڈنٹ کہتے ہین یہ عموماً سخت اور تیز ہوتی ہے اور دل کی حرکتون مین تبدیلی ہونے سے واقع ہوتی ہے۔

ریٹس ٹیل یعنی چوہے کی دُم کی مانند نبض۔ جب کہ حرکتون کا زور بتدریج کم ہونے لگتا ہے یعنی اوّل زور اور پھر کمزور پھر چھپکے سے حالت کے موافق اور پھر بند۔ اِس نبض کے ساتھ ہمیرج ہوتا ہے۔

دربیان انیتھراکس اور انیتھرے کایڈ کی بیماریان

مصنفہ

ایچ-ٹی-پیز صاحب بہادر پرنسپل لاہور وٹیری نیری کالج

یہ مرض بہت سخت اور اکثر جوان اور موٹے تازہ جانورون مین زیادہ دیکھا جاتا ہے - جانورون کی کُل بیماریون مین سے انیتھراکس کوئی ایسی بیماری نہین ہے کہ جسمین غلطی ہوسکتی ہے کیونکہ انیتھراکس کی بہت سی حالتین ایسی ہین کہ جو دیگر بیماریون مثلاً بخار سے بہت زیادہ مشابہ ہوتی ہین مگر چونکہ انیتھراکس اور انیتھرے کایڈ کی بیماریان بہت ہی زیادہ کینٹجیس ہوتی ہین - اِس واسطے شاید اس کی تشخیص مین غلطی کرجانا لاعلمی کا باعث ہوگا لیکن برخلاف اِس کے بعض وقت بہت ہی زیادہ دقت اور تکالیف وقوع مین آتی ہین مثلاً جب کہ رجمنٹ کوچ کرہی ہو اور کوئی بخار کا کیس غلطی سے انیتھراکس تشخیص ہوجاوے تو تمام رجمنٹ کو ٹھیرنا پڑیگا اور اِس ناگہانی قیام کے باعث سے بہت بڑا خرچ اور دقت پیش آئے گی چونکہ مین ایک مثال دیتا ہون کہ آخری چین لوشائی کے حملہ پر ایک جگہ انیتھراکس کے کیس کی غلط تشخیص ہونے سے تمام ٹرانسپورٹ کو ٹھرنا پڑا لیکن پھر جب کہ امتحان کیا تو مرض ایمفی سیما معلوم ہوا جو کہ سب کیوٹین یس ٹیشو مین جانور کی ایلبو کے چھوٹے زخم کی راہ سے ہوا کے بھرجانے سے واقع ہوا تھا -

انیتھراکس کی بہت مختلف شکلین ہوتی ہین اور اِس مرض کو گھوڑون کا انیتھراکس فیور اور اسپیلی نک فیور - کاربن - کاربنس اور کاربنکیولر فیور اور گلوس انیتھراکس بھی

کہتے ہین - اینتھراکس ایک ایکیوٹ کنٹیجیس بیماری ہے جو کہ خون مین چھوٹی نباتاتی قسم کے کرم کے جس کا نام اُنیتھراکس بیسیلیسر ہے داخل ہونے اور موجودگی سے واقع ہوتا ہے جب یہ ترقی کرتا ہے تو بہت جلد بڑھ جاتا ہے یعنی اُس کا دوران بہت تیز ہے اور بہت مُہلک ہے اور اگر ایک کیس ہوگا تو اغلب ہے کہ دیگر کیس بھی وقوع مین آئین اِسکا حملہ تمام جانورون بلکہ اِنسانون پر بھی ہوتا ہے لیکن گھوڑے گدھے اور خچرون پر اور نیز رومی ننٹس یعنی جگالی کرنے والے جانورون پر خاص کر زیادہ اثر کرتا ہے - خصوصاً بھیڑون پر اینتھراکس کا زیادہ حملہ ہوتا ہے - ارگے نیزم یعنی وہ چھوٹا نباتاتی قسم کا کرم جو اِس مرض کا سبب ہے خوراک کے ساتھ یا ہوا کی گذرگاہون مین سے یا بذریعہ بلا توسل اینا کیولیشن مثلاً زخم یا ابریشن کے ذریعہ سے خون مین پہونچ سکتا ہے - بعض چند خاص جگھون مین اینتھراکس کے پھیلنے کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے اور فی الواقع دنیا کے تمام حصّون مین چند جگھ ایسی ہین کہ اگر جانور وہان رہے تو اغلباً اینتھراکس کا مریض ہو جائیگا - ایسا واقعہ خاص کر نشیب کی ترائی اور جھیلون مین جہان کہ زمین پر نباتات گرتے اور سڑتے رہتے ہین زیادہ تر واقع ہوتا ہے - ایسی جگھونمین خاص کر وہان جہان کی آب وہوا گرم ہوتی ہے وہان پر گھاس کی زیادتی کی وجہ سے جانور بہت جلد موٹے اور تیار ہوتے ہین اور اِس قسم کے جانورون کو اینتھراکس ہو جانے کا بہ نسبت دُبلے پتلے جانورون کے زیادہ اندیشہ ہوتا ہے اور اِسی طرح پر جوانون کو بہ نسبت بوڑھون کے زیادہ ہوسکتا ہے - اینتھراکس مختلف قسم کے جانورون سے مختلف قسم کے جانورون کو ہوسکتا ہے - مثلاً یاد رکھنا چاہئے کہ صرف ایسی بیماری کے بیسی لس یعنی نباتاتی کرم مُردہ جانور کے خون مین موجود ہوتے ہین اور جانور کے دفن کرنے کے بعد بھی کچھ عرصہ تک زندہ رہ سکتے ہین جب کہ یہ زہران کرمون کی شکل مین خون

مین موجود ہوتا ہے تو چونکہ جانور کے دفن ہونے کے بعد اُس کو اکسیجن جو کہ زندگی کے لئے ضروری ہے نہین ملتا اِس واسطے وہ مر جاتا ہے۔ جانور کی لاش مین اس کے بہت عرصہ تک زندہ نہ رہنے کا دوسرا سبب یہ ہے کہ جس زہر سے لاش سڑ جاتی ہے وہ کاربالک ایسڈ گاس کو پیدا کرتا ہے۔ اینتھراکس کا کرم مر جاتا ہے لیکن اگر خون زمین پر گر جائے تو ہوا کے لگنے سے کرم زندہ رہتا ہے اور اسکی پیدایش بڑھنی شروع ہو جاتی ہے جو کہ برسون تک قایم رہتی ہے اور اگر کسی طرح کسی جانور کے خون مین پہنچ جائے تو پھر اینتھراکس کی بیماری پیدا کر دیتی ہے جیسے کہ بیج عرصہ تک رکھے رہ سکتے ہین مگر عمدہ زمین مین بوئے جانے سے اُگ آتے ہین اسی طرح پر ان کی نسل پھیلتی رہتی ہے اور اگر کسی موافق جانور کے خون مین پہنچائی جاوے تو مرض اینتھراکس پیدا ہو جاتا ہے گھوڑے کو بھیڑی سے ہو سکتا ہے۔

اینتھراکس کے پیدا ہونے کا طریقہ۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اس بیماری کا اصلی سبب ایک چھوٹا نباتاتی کرم جسکو بیسی لس اینتھراکس کہتے ہین ہوتا ہے اور ہر طریق جس سے یہ کرم خون مین پہنچ سکے اینتھراکس کے پیدا کرنیکا سبب ہو سکتا ہے بہت سے حالات مین یہ دیکھا گیا ہے کہ جو جانور اینتھراکس کی بیماری مین مرے تو اُس کو کسی چراگاہ مین دفن کرنے سے جہان کہ دیگر جانور چرتے ہون وہان کے جانورون کو یہ مرض ہو جاتا ہے جو مکھی کہ اینتھراکس سے مری ہوئی مُردہ لاش کے پاس ہو اُس کے ذریعہ یعنی اُس کے کاٹنے سے یہ نباتاتی کرم یعنی کنٹیجس مادّہ پھیل سکتا ہے۔ غذا اور پانی اس کے بہت عام اسباب ہین۔ خاص کر وہ گھاس جو کہ ایسے گھوڑون کی جاء مدفن کے قرب وجوار سے کاٹی گئی ہو اس مرض کا باعث ہو سکتا ہے اینتھراکس کے اِن کیوبیشن کا زمانہ چند گھنٹون سے لے کر تین یا چار روز تک ہے لیکن معمولی وقت ۴۸ گھنٹہ ہے۔

علامات اینتھراکس فیور یا جنرل اینتھراکس۔ اِس قسم کا اینتھراکس گرم مُلکون مین بہ نسبت ٹھنڈے مُلکون کے بہت عام ہوتا ہے اور ایک دم غالب آتا ہے اور لرزہ اور مسلس کا کھنچاؤ ہوتا ہے تنفس مین مشکل ہوتی ہے اور بیرونی سانس بہت لیے۔ قاعدہ بطور پر ہوتا ہے اور جانور کی زبان ارغوانی رنگ کی ہوتی ہے جسم پسینہ پسینہ اور گھوڑا متفکر اور گھبراہٹ کی حالت مین ہوتا ہے پچھلے اعضاء کے مسلس اور خاص کر لمبر ریجن مین مسلس کا سپازم یعنی سُکڑاؤ دیکھا جاتا ہے اور بعض حالات مین یہ سُکڑاؤ اِسقدر ہوتا ہے کہ گھوڑون کے زمین پر ٹاپنے کی وجہ سے نعل تک اُکھڑ جاتے ہین۔ بعض اوقات گھوڑا بہت بیوقوف سا اور خماری کی حالت مین ہوتا ہے لیکن بعض حالات مین وہ ایسا بے تحاشا اپنے آپکو گراتا ہے کہ گویا پاگل ہے۔ بہت سی حالتون مین جو کہ قریبًا شروع سے دیکھی گئی ہین کنجنک ٹایوا اور شنائی ڈیرین ممبرین پر پی ٹی کیا پائے جاتے ہین۔ لیکن کنجنک ٹایوا پر خصوصًا زیادہ ہوتے ہین۔ یہ پی ٹی کیا بھانتک مین خیال کرتا ہون۔ خاصکر جب کہ ٹیمپریچر بڑھا ہوا ہو بہت ضروری علامت ہے۔ جون جون مرض بڑھتا جاتا ہے تو زرد رنگ کا رقیق ڈسچارج جو کہ السی کے تیل کی شکل کا ہوتا ہے ناک سے جاری رہتا ہے اور جو کہ بعض اوقات خون کے رنگ کا ہوتا ہے۔ شکم مین عمومًا درد ہوتا ہے جس سے گھوڑا کالک کی علامتین ظاہر کیا کرتا ہے اور فضلہ جو کہ خارج ہوتا ہے پتلا اور خون آمیز ہوتا ہے۔ اِن حالات مین کانچ نکلجاتی ہے بعض اوقات پھر ورم پیدا ہو جاتا ہے جو کہ چھونے مین سخت معلوم ہوا کرتا ہے لیکن ہاتھ پھیرنے سے چرچراہٹ کی آواز نہین معلوم ہوتی اور بلیک کوارٹر اور اینتھراکس مین صرف یہ ہی فرق ہے کہ بلیک کوارٹر کے ورم مین ہوا باہر جانے کے سبب ہاتھ پھیرنے سے چرچراہٹ کی آواز نہین ہوتی ہے لمفٹک ویسلس خصوصًا وہ جو کہ گردن کے قریب اور جبڑون کے نیچے ہوتی ہین کبھی

کبھی متورم ہو جاتے ہین۔ تنفس مین بہت خراب بُو ہوتی ہے اور بیرونی سانس تیز ہوتا ہے لیکن مشکل سے انجام پاتا ہے۔ ایسی حالت مین ٹمپریچیور کم ہو کر گھوڑا گر کر مر جاتا ہے۔

لوکولایزڈ اینتھرکس

لوکولایزڈ اینتھراکس معہ لوکل علامتون اور جنرل اینتھراکس اصل مین ایک ہی بیماری ہوتی ہے لیکن صرف شکل مین یہ فرق ہے کہ بُخار اور ورم جنکو کہ ٹیومرس کہتے ہین ڈھیلے اراکولر ٹیشو اور لمفیٹک گلینڈس مین ترقی کر جاتے ہین پُشت اور زانو پر کی سب میکنزیلری اسپیس اور گلے پر اور نیز شولڈر پر یہ ورم عموماً دیکھے جاتے ہین۔ بعض حالات مین یہ خفیف ہوتے ہین اور صرف اِن کے کنارے ہی معلوم ہو سکتے ہین لیکن عموماً یہ بہت زیادہ اور بے قاعدہ ہوتے ہین۔ اگر ان ورمون پر ہاتھ پھیرا جاوے تو یہ ورم یا ٹیومرس چھونے سے ٹھنڈی اور دبانے سے درد کم معلوم ہوتا ہے اِن کے سطح پر اکثر چھوٹے دیسی کل یا بلسٹر بنجاتے ہین جب کہ یہ بلسٹر پھوٹ جاتے ہین تو اُنمین سے پتلا رقیق خراش کرنے والا مادّہ خارج ہوا کرتا ہے۔ اِن ورم کے اوپر اگر ہاتھ پھیرین تو چرچراہٹ کی آواز نہین ہوتی اگر ورم پر شگاف دیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اِنکے مرکز مین کالے رنگ کا انجماد خون اور اس کے گرد ایک زردی مایل یا نارنگی کے رنگ کا ایفیوزن ہو گیا ہے یہ زرد رنگ کا ایفیوزن جم جاتا ہے اور علیحدہ شکل کا ہو جاتا ہے۔ یہ ٹیومرس بہت جلدی بڑے ہو جاتے ہین یعنی دو سے آٹھ گھنٹہ کے اندر وہ پورے قد کے ہو سکتے ہین یہ ورم بعض اوقات حملہ کے شروع سے قریباً کسی اَور علامت کے شروع ہونے سے پیشتر ہی دکھلائی دیا کرتے ہین۔ اور ایسے حالات مین بہ نسبت اُن حالات کے جب کہ وہ دیر مین

دکھلائی دین بہت ہی جلدی بڑھ جاتے ہین - بعض حالات مین پسینہ آتا ہے اور بہت بُودار اور مقدار مین زیادہ ڈایئریا ہوتا ہے جب کہ ٹیومرس رفع ہوجاتے ہین اور گھوڑا اچھا ہونے لگتا ہے تو یہ سب سے عمدہ تندرستی کا نشان ہے - مگر قاعدہ یہ ہی کہ جب ٹیومرس رفع ہوجاتے ہین تو یہ مرض کے اینتھراکس فیور ہی کی شکلون مین مبدّل ہوا کرتا ہے اور گھوڑیکو تقریبًا بارہ گھنٹہ کے اندر مار ڈالتا ہے -

اینتھرے کایڈ کی بیماریان - گلوس اینتھراکس اور اینتھرے کایڈ این جنیا - اینتھراکس کی یہ دو نون قسمین مندرجہ بالا عمومًا ایک وقت مین دکھلائی دیا کرتی ہین اور یہ امر بحث طلب ہے کہ آیا یہ ٹھیک اینتھراکس ہین یا نہین یعنی یہ کہ آیا یہ اینتھراکس بیسے لس کے ساتھ اینا کیولیشن کے باعث سے ہوتی ہین یا نہین مگر چونکہ اصل اینتھراکس سے یہ بہت زیادہ مشابہ ہوتے ہین اسواسطے مین اب ان کی بابت بیان کرونگا - یہ دونون بیماریان گھوڑون مین بہت شاذ و نادر ہوا کرتی ہین یہ ہمنے گھوڑے مین کبھی نہین دیکھا - اوّل تو اِن مین جسمانی بیقاعدگی ہوا کرتی ہے بعدازان زبان مونھ اور ہونٹھون کی ممبرین پر دیسی کلس بن جاتے ہین - ان دیسی کلس کا قدآدمی کے انگوٹھے کے سر سے لے کر کبوتر کے انڈے کی برابر تک ہوتا ہے - اوّل اِنمین صاف زرد رنگ کی سیرم ہوتی ہے جو کہ بعدازان سیاہ یا بھورے رنگ کی ہوجاتی ہے - یہ دیسی کلس قد مین بڑھتے جاتے ہین اور آخرکار پھوٹ کر رقیق مادہ سلایوا سے مل کر بہنے لگتا ہے اور انکی وجہ سے مونھ سے بہت زیادہ پانی ٹپکتا رہتا ہے یہ دیسی کل عمومًا موت سے چند گھنٹہ پیشتر پیدا ہوتی ہے - ان کے پھوٹ جانے کے بعد کچھے ناتندرست السر بن جاتے ہین جو کہ بہت اکثر گنگرینس ہوجاتے ہین - زبان کی سطح سخت اور متورم اور گہرے نیلے یا سیاہ رنگ کی ہوجاتی ہے اور زبان مونھ

سے باہر نکلی رہتی ہے اور بعض اوقات دانتون سے چھلی ہوئی اور لیسرٹیڈ ہوتی ہے یہانتک کہ گھوڑا خواہ کتنا ہی پیاسا ہو مگر زبان کی وجہ سے پانی تک بھی نہین نگل سکتا۔ دیسی کل بنجانے کے بعد گھوڑا تقریبًا چوبیس گھنٹہ کے اندر مرجاتا ہے۔

اینتھرے کا یڈا این جینا۔ یہ عمومًا ہمیشہ ہی معہ گلوس اینتھراکس کے دیکھا گیا ہے اور گلے کے کنک ٹیو ٹیشو اور گلینڈس کا انفل ٹریشن ہے اس مین ورم بہت جلد شروع ہوجاتا ہے اور یہ ورم گرم اور پُر درد ہوا کرتا ہے۔ سر اور گردن کی بناوٹین بھی مریض ہوجاتی ہین۔ گلوٹس اور فیرنگس ایڈی ماٹوسس ہوجاتے ہین تنفس مین مشکل ہوجاتی ہے اور گھوڑا عمومًا دم بند ہوکر مرجاتا ہے اور اکثر ناک سے خون آمیز ڈسچارج ہوا کرتا ہے۔ اینتھراکس کے تمام قسمون مین ٹیمپرچیور بڑھا ہوا ہوتا ہے بلکہ بعض حالات مین تو ایک سو آٹھ یا ایک سو نو تک ہوتا ہے۔

لودہیانہ فیور کا بیان

لودہیانہ فیور کی بیماری اِس مُلک کے گھوڑون مین دیکھی جاتی ہے اِس کو عمومًا اینتھراکس کہتے ہین۔ اِس مرض کی علامات مفصلہ ذیل ہین:۔

حملہ دفعتًا ہوتا ہے۔ جانور صبح کے وقت بظاہر بالکل اچھا معلوم ہوتا ہے اور چند گھنٹون کے بعد دفعتًا بیمار ہوجاتا ہے ٹیمپرچیور بڑھ جاتا ہے جانور سُست اور ہاضمہ ضایع ہوجاتا ہے نبض تیز اور کمزور ہوجاتی ہے تنفس اصلی سے جلد جلد ہونے لگتا ہے اور نتھنے پھولے ہوئے نظر آیا کرتے ہین نتھنون کو غلاف دینے والی جھلی زردی مایل یا سُرخ رنگ کی ہوتی ہے۔ تنفس جو کہ بالکل ایب ڈامی نل ہوتا ہے زیادہ جلد جلد ہونے لگتا ہے۔ یہانتک کہ آخرکار جانور جھٹکے سے گر کر دم بند ہوکر مرجاتا ہے۔ بعض اوقات نتھنون سے خون آلودہ اخراج ہوا کرتا ہے جو کہ بیماری

ہے اور اُن کے گرد کم و بیش پھیلے ہوئے بیرنگ زردی مائل اور چپکیلے گہردن کا
حلقہ سا ہوتا ہے یہ کبھی کبھی اُن حصون مین بھی پائے جاتے ہین جہان گنگلیان
نہ ہون اُن سے سیاہ مادہ کا مرکزدار حلقہ بنجاتا ہے اور بیرونی حلقہ زردی مائل اور
چپکتا ہوا ہوتا ہے یہ دُنبل ہاتھ پھرنے سے چرچراہٹ کی آواز نہین دیتے یہ
سب کیوٹمین یس کنکٹیو ٹیشو مین جانشین ہوتے ہین اور بعض اوقات مسلس تک
پھیل جاتے ہین جوکہ سیاہ رنگ کے ملایم نرم ہوتے ہین اور جنکے گرد کم و بیش لمبے
چوڑی ایفلٹریشن ہوتے ہین ان ٹیومرس کے اوپر کی جلد آسانی سے علیحدہ ہوسکتی ہے۔
خون مین بہت ضروری تبدیلیان واقع ہوتی ہین اور یہ ہی تمام دیگر تبدیلیون کا
سبب ہوتی ہین۔ یہ خون ہی ہے جوکہ بیسی لی اور اُس کے زہر کو مختلف ٹیشو اور جسم
کے حصون مین پہونچا دیتا ہے یہ موت سے پیشتر بھی سیاہ ہوجاتا ہے یہ عموماً
انجماد کے قابل نہین ہوتا یا خراب اور ناتکمل منجمد ہوتا ہے یہ اکثر گارا سا اور ملایم
ہوجاتا ہے اور اس مین آسانی سے ٹوٹنے والے کلاٹ بنجاتے ہین یہ زہر قاتل ہوتا
ہے اور اگر ٹیکا لگایا جاوے تو موت سے پیشتر بیماری پیدا کردیتا ہے اور جسم مین
موت سے کچھ عرصہ بعد تک زہر قاتل رہتا ہی سُرخ کارپس کلس کم و بیش تبدیل شدہ ہوتے
ہین اور اکثر بیقاعدہ شکل کے اور کنارون پر سے کٹے ہوئے ہوتے ہین یہ زیادہ چپکیلے ہوتے
ہین اور بیقاعدہ مقدار مین باہم جمع ہوجاتے ہین سُرخ کارپس کلس مین سے رنگت
دینے والا مادہ ضائع ہوجاتا ہے جوکہ سنگ یونس کی رطوبت مین گھل جاتا ہے اور
جس سے خون کی نلیون کو غلاف دینے والی ممبرین اور دل سُرخ رنگ سے الودہ ہوجاتا
ہے انیتھراکس کے مُردہ جانورون کے خون مین کسی قدر وایرس یا زہر ہوتا ہے۔
یہ نہایت ضروری ہے۔ دل کم و بیش بدرنگ اور نرم ہوتا ہے اور پکا یا ہوا سا اور
مٹیالا سا دکھائی دیا کرتا ہے یہ عموماً سیاہ گارے کی مانند اور غیر منجمد یا کم منجمد

خون سے ملایم اور سیاہ کلاٹس سے پُر ہوتا ہے انڈو کارڈیم خون کی رنگت دینے والے
مادہ سے سُرخ ہوتی ہے اور اینڈو کارڈیم اور کارڈیک مسلس اور پیری کارڈیم پر اجراء
خون اور خون کے دھبّے نمودار ہوتے ہین جنمین اکثر سُرخ رقیق مادہ کی مقدار ملی ہوئی
ہوتی ہے شریان مین سیاہ چپکیلا گارے کی مانند اور غیر منجمد خون ہوتا ہے جو کہ اپنے
اندرونی پردون کو سُرخ کر دیتا ہے اور جس مین اونگلیان آلودہ ہو جاتی ہین مختلف
ٹیشو اور اعضاء کی کیپلیری نالیون مین کلاٹ پاے جاتے ہین کیپلیری نالیان
کم وبیش خون سے پُر ہوتی ہے - اِن مین اِدھر اُدھر بہت زیادہ سنگیونس کی
ربلوٹ ہوتی ہے جس سے خون کی نالیون کے گرد کی ٹیشو مین زرد چپکتے ہوئے
مادہ کا گھاؤ ہو جاتا ہے گنگلیا قریبًا ہمیشہ کم وبیش متبدل بڑھی ہوئی مجتمع رقیق مادہ
سے بوسیدہ اور ملایم ہوتی ہے - گنگلیا معمولی طور پر چھلنی کا کام دیتی ہے - اور
اِسی سبب بیسی لی کی بڑی مقدارین جمع کرتی رہتی ہے - وہ گنگلیا جو کہ زہر کے
داخل ہونے کی جگہ کے قریب ہون مریض ہو جاتی ہے اور چونکہ اِن مین سے
لمف پاس کی گنگلیا مین بھی پہونچ جاتا ہے - اِس لیئے یہ بھی متبدل ہو جاتی
ہین - اِس طور پر جبکہ یہ زہر مُنہ یا گلے مین سے داخل ہوتا ہے تو اوّل گلے کی گنگلیا
مریض ہوتی ہین اور اِس لودیہانہ فیور مین گلا بہت متورم ہو جاتا ہے اور یہ
ورم گردن کی گنگلیا تک پھیل جاتا ہے پھر ابتدای ماشدہ ورم گردن سے نیچے چھاتی
تک پھیل جاتا ہے - لمفیٹک نالیون مین خاص کر اُن نالیون مین جن مین زہر داخل
ہوتا ہے سُرخ رنگ کا لمف پایا جاتا ہے - سیرس ممبرین مین اجتماع خون خون کے دھبّے
اور اکثر کم وبیش سُرخ رنگ کا رقیق مادہ ہوتا ہے اعضاء ہضمیت مین بھی ہم اکثر
تبدیلیان دیکھتے ہین - اعضاء ہضمیت کی میوکس ممبرین موٹی سیاہ یا بھورے
رنگ کی معہ اجتماع خون کے ہوتی ہے بکل اور فیرن جیل میوکس ممبرین خاص کر

زبان کی میوکس ممبرین گلاس اینتھراکس مین ایسی ہوتی ہے ان حالات مین زبان پر انفلٹریشن ہوتا ہے اسکی خون کی نالیون مین گارے کی مانند چپکیلا اور غیر منجمد خون پایا جاتا ہے۔ اسکی ایپی تھیلیم کے حصے بڑھے ہوئے ہوتے ہین اور اُن پر آبلے سے پائے جاتے ہین جن مین سیاہ رقیق مادہ ہوتا ہے فیرنجیل میوکس ممبرین بھی قریبًا اسی قسم کی ہوتی ہے۔ اسکے سب میوکس ٹیشو مین بہت اجتماع خون ہوتا ہے اور فیرنجیل انیتھراکس بوسیدہ ہوتا ہے بعض حالات مین معدہ بھی مبتّل ہوتا ہے اُس کی میوکس اور سیرس سطح پر خون کے دھبے اور اجتماع خون پایا جاتا ہے۔ اُس مین بعض اوقات خون آمیز رقیق مادہ ہوتا ہے اور اُسکی اندرونی سطح پر جریان خون کے ریزے پائے جائین گے انٹیس ٹائی نل گلینڈس خون سے پُر ہوتے ہین۔ پری ٹونیم اکثر انجماد خون کے دھبون اور جریان خون سے پر ہوتی ہے جو کہ اُسکے پیرائی ٹل اور ویسرل دونون اجزا پر دیکھے جاتے ہین کپلیری نالیان بیسی لی سے پر ہوتی ہے اور جال دار پتے کی رگون کی مانند عیان ہوتی ہے میسنٹری کی خون کی نالیان گارے کی مانند خون سے پُر ہوتی ہین اور اُن مین کم و بیش پھیلا ہوا جریان خون پایا جاتا ہے گردون کی گرد کی چربی اکثر زردی مائل اور چپکیلے رقیق مادہ سے ملعوف ہوتی ہے جو کہ گھرے رنگ کا ہوسکتا ہے میسنٹری کے غلافون مین چپکتا ہوا مادّہ ہوتا ہے۔ جو کہ جلد کے اندر کے مادّہ کی مطابق ہوتا ہے انتین اکثر بہت مبتّل ہوجاتی ہین یعنے اُن مین اجتماع خون، خون کے دھبے اور جریان خون پایا جاتا ہے انتون مین میلا سیاہ رنگ کا خون ہوتا ہے۔ بعض اوقات انتون کی میوکس ممبرین کی حالت بالکل سکتہ کی حالت مین ہوتی ہے اور اُسکی سطح اور موٹائی مین خون کے بھاؤ کا غلاف دیکھا جاتا ہے میوکس ممبرین کے ٹیشو خون یا خون آمیز رقیق مادہ سے انفلٹریٹڈ ہوتی ہین چھوٹی انتون پر چند بد رنگ سرخ ارغوانی دھبے دکھلائی دیتے ہین۔

لیکن یہ بدرنگی اسقدر پھیلی ہوئی نہین ہوتی جسقدر کہ بڑی انتون مین ہوتی ہے۔
جگر مٹی کی مانند زرد بہت نرم ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا پکایا گیا ہے
یا کچلا گیا ہے اُس کی خون کی نالیون مین سیاہ گارے کے رنگ کا خون بھرا ہوا ہوتا
ہے اور اسکے سطح پر جریان خون کے دھبے پائے جاتے ہین خون کی نالیون مین بیسی لی
بے شمار ہوتے ہین جگر کا قد اصلی ہوتا ہے لیکن اُسکو کاٹنے پر بہت سیاہ رنگ کا خون
نکلتا ہے تلی عموماً بہت بڑھ جاتی ہے خاص کر چھوٹے جگالی کرنے والے جانورون
مثلاً بھیڑ مین بڑھی ہوتی ہے مگر بعض اوقات یہ اکثر نارمل ہوتی ہے خاص کر
گھوڑے مین نہ متورم ہوتی ہے نہ پھولی ہوئی نہ ملایم اور نہ سیاہ یہ حالت خصوصاً
اُس وقت ہوتی ہے جبکہ موت جلد وقوع مین آتی ہے کیونکہ تمام اعضاء پر حملہ کرنے
کے لئے کافی وقت نہین ملتا۔ اگرچہ ہمارا یہ خیال کہ تلی کی صحیح حالت مین انتھراکس
نہین ہوسکتا غلط نہین ہے مگر یہ بھی ٹھیک ہے کہ تشخیص کے لئے اس عضو کا
امتحان بہت ضروری ہے۔ فی الحقیقت بہت سے حالات مین تلی بڑھی ہوئی متورم
اور سیاہ یا گہرے بھورے رنگ کی ہوتی ہے بعض اوقات اِس مین بہت اجتماع خون
اور ورم ہوتا ہے اور بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے ایک مریض کی تلی قد مین قریباً ٹھیک
تھی لیکن اُس کی سطح شہتوت کے رنگ کے دھبے سے آلودہ تھی۔ بعض اوقات یہ
اجتماع خون چند جگھون مین پایا جاتا ہے جس سے ملائم ڈنبل پیدا ہو جاتے ہین اگر
اِن مین شگاف دیا جاوے تو اِن مین سے سیاہ گارے کی مانند رقیق مادہ نکلتا ہے
تلی مین بیسی لی بہت زیادہ پائے جاتے ہین۔
گردون مین عموماً اجتماع خون پایا جاتا ہے بیرونی غلاف کم و بیش گہرے رنگ کا ہوتا
ہے اِس پر خون کے دھبے جریان خون اور بہت سی بیسی لی پائی جاتی ہے ویسیکل
میوکس ممبرین کنجسٹڈ ہوتی ہے قارورہ بھورا خون امیز اور بیسی لی سے ملا ہوا ہوتا

ہے یہ پچھلی حالت زیادہ تر بھیڑون مین دیکھی جاتی ہے اور گردون مین خون کی نلیون کے پھٹنے سے قارورہ مین خون ملجاتا ہے گردہ ڈھیلے اور کنجسٹڈ ہوتے ہین اور میوکو پرولنٹ قسم کے رقیق مادہ سے پُر ہوتے ہین۔

پھیپڑے مین بھی کہین کہین سے کم و بیش کنجسٹڈ ہوتے ہین اور ان پر خون کے دھبے جریان خون اور خون کے کلاٹ پائے جاتے ہین پلیورا بھی کنجسٹڈ ہوتے ہین تنفس کی میوکس ممبرین کنجسٹڈ ہوتی ہے اس پر خون کے دھبے پائے جاتے ہین اور پانی کی مانند میوکس اور خون آمیز مادہ سے ملفوف ہوتی ہے۔ اخیر کی تبدیلیان مرکز اعصاب مین بھی پائی جاتی ہین۔

اینتھراکِس کا علاج

اِس مرض کے بیمار دیگر تندرست جانوروں سے ایک دم علیحدہ کردینے چاہئین اور معمولی احتیاط جوکہ دیگر امراض متعدی مین مبتلا جانوروں کے لئے ضروری ہوں عمل مین لانی چاہئین - یہ مرض جب سخت قسم کا ہوتا ہے تو اِس کا دوراَن بہت تیز ہوتا ہے اور ایسی سخت حالت مین صحت یابی کی فیصدی تعداد بہت تھوڑی ہے ہر ایک چیز کا دارومدار مریض کی جلد خبر لینے پر ہے - چونکہ یہ مرض خون مین بیسی لی کی موجودگی کے سبب سے ہے اسلئے قدرتًا اِسکا علاج صرف یہی مفید ہوسکتا ہے کہ یا تو بیسی لی کو ہلاک کردیا جاوے یا اِسکی ترقی کو روک دیا جاوے تاکہ یہ اپنے پورے نتایج تک پہونچنے نہ پاوے لوکی لائیزڈ اینتھراکس کے بہت سے بیماروں مین جبکہ یہ بیماری نرم قسم کی ہو ایسا ہوسکتا ہے مثلاً اُن بیماروں مین جنمین ورم جسم کے سطح پر نمودار ہوتے ہین - اینتھراکس کے واسطے جس علاج کی مین زور کے ساتھ سفارش کرتا ہوں اور جو عمدہ ہے یہ ہی کہ کاربالک ایسڈ ایوڈین اور ایمونیا تیل مین یا گلیسیرین یا پانی مین ملاکر دیا جاوے - اوّل خوراک دوائی مین کاربالک ایسڈ نصف اونس آیوڈین ایک ڈرام اسپرٹ ایمونیا ایروميٹک نصف اونس تیل ایک پاینیٹ ملاکر دینا چاہیئے اور اِس کے ہر ایک گھنٹہ بعد کاربالک ایسد ایک ڈرام ایوڈین نصف ڈرام اسپریٹ ایمونیا ایرومٹیک نصف اونس - چھ اونس تیل مین ملاکر پانچ یا چھ گھنٹہ تک دیتے رہنا چاہیئے - اگر کچھ بہتری نظر آوے تو دوائی کی خوراک گھٹاتے جاؤ اور ہر دو گھنٹہ بعد دیتے رہو اور بتدریج وقت بڑھاتے رہو - یہان تک کہ دِن مین صرف دو دفعہ ہی دینی چاہیئے - مقامی ورموں پر ٹنکچر آیوڈین لگانا چاہیئے - اگر یہ کسی مقام مین محدود ہوں تو ایک سے دو ڈرام تک کاربالک ایسڈ سلوشن ایک اور چالیس کی طاقت کا پچکاری کرنے سے کبھی کبھی فائدہ دیکھا گیا ہے اِس علاج کے

بالعوض پر کلورائڈاف مرکری کا سلوشن ایک اور ایک ہزار کی طاقت کا کام مین لا سکتے ہین۔ لیکن مین اسکی بھی سفارش نہین کرتا۔ بعضے کلوریٹ آف پوٹاس کی سفارش کرتے ہین کیونکہ آکسیجن اس مین سے باسانی جدا ہوجاتا ہے اور خون زیادہ قابل انجماد ہوجاتا ہے یہ بطور مددگار دوائی کے مفید ہوسکتا ہے اینتھراکس کے بیخ کنی کے لئے ایوڈاین ایک عمدہ دوائی ہے ہائی پوسلفیٹ آف سوڈا کی بھی سفارش کی گئی ہے اینتھراکس مین جسمین کہ ٹیومرس بنجاتے ہین تو ان ٹیومرس مین شگاف دیکر کسی اینٹی سیپٹک مثلاً کاربالک ایسڈ یا سوہاگہ کے سلوشن سے ڈریس کردینا چاہیئے گلوس اینتھراکس مین جب کہ زبان پر ویسی کل یعنی آبلے نمودار ہوجاوین تو ان مین شگاف دیکر بذریعہ کاربالک ایسڈ سلوشن یا سلفیٹ آف کاپر یعنی نیلا تھوتھا کا ڈریس کردو اور اگر زبان زیادہ متورم ہو تو اُن کو چھیل کر کاربالک ایسڈ سلوشن دو حصہ۔ سو حصہ پانی مین ملاکر ڈریس کردو سر کو گرم پانی کی بھاپ جسمین کہ تھوڑی سی مقدار کاربالک ایسڈ کی ملائی گئی ہو دینی چاہیئے اور اسی طرح سے اس بھاپ کے ذریعہ سے تمام جا متورم کو سینکنا چاہیئے اور جب کہ سفوکیشن کا خطرہ ہو تو ٹریکیاٹومی استعمال کرنی چاہیئے۔

گلوس اینتھراکس کا اندرونی علاج۔ بالکل ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ اینتھراکس فیور کا بیان کیا گیا ہے اینتھراکس سے جانور کو محفوظ رکھنے کے لئے مفصل ذیل باتون کا خیال رکھنا چاہیئے۔ خوراک اور پانی بہ احتیاط تمام امتحان کرکے دینا چاہیئے۔ خصوصاً یہ احتیاط ضروری ہے کہ گندہ نالہ وغیرہ کا پانی نہ ہو اور کسی ایسی جگہ کا پانی بھی نہ دینا چاہیئے جسمین کہ نباتات گرکر سڑتے ہون۔ مثلاً جھیل یا ترائی وغیرہ کا پانی ہرگز نہ دینا چاہیئے یہ بھی احتیاط رکھو کہ خراب بودار دانہ نہ دینا چاہیئے اور جب کہ اینتھراکس کی بیماری پھیل رہی ہو تو سبز گھاس بھی نہ دینا چاہیئے بلکہ صرف خشک گھاس ہی دیتے رہو۔ دانہ کی مقدار معمولی سے کم کردینی چاہیئے اور گھوڑے کو حتی الامکان موٹا

تازہ نہ ہونے دو اور تندرست گھوڑون کو بیمارون سے بالکل علیحدہ رکھو۔ مین خیال کرتا ہون کہ اگر ہندوستان مین یہ وبا پھیلے تو تمام اصطبلون کو خالی کردینا چاہیے کیونکہ اس ملک مین گھوڑون کو اصطبل سے نکال کر میدان مین رکھنا بہت آسان بات ہے جس جگہ بیمار گھوڑے کھڑے ہوئے ہون وہان کی مٹی جلادو اور بجاے اُس کے نئی مٹی مین کھورا ملا کر ڈالدو بیمار گھوڑے کا برش جھاڑن اور گردنی وغیرہ جلا دینی چاہئین۔ اور نیز ہر ایک چیز جو مریض کے استعمال مین ہو مثلاً تمام بچالی اور گھاس وغیرہ سب بہ احتیاط جلا دینا چاہئین۔ علاوہ ازین بالٹی وغیرہ دیگر چیزین جوش دئے ہوئے گرم پانی سے کہ جسمین نصف پاینٹ کار بالک ایسڈ ملایا گیا ہو خوب دھو کر صاف کرلو بعد ازان چونہ مین اسی قدر کار بالک ایسڈ ملا کر سب جگہ پر پھیر دو اور مریض جانور کی لاش کو جہان تک ممکن ہو جلادو لیکن اگر ایسا نہ ہو سکے تو اُس کو کھورے کے ساتھ کم از کم چھ فیٹ گہرا دفن کردو اور جلد کو ٹکڑون ٹکڑون مین کاٹ ڈالو تاکہ جلد کو کوئی شخص کھود کر فروخت نہ کرلیوے۔

مضمون مُصنّفہ ویٹری نیری کپٹن پیز صاحب بہادر

مترجمہ خان بہادر امیر شاہ اسسٹنٹ سرجن

جوار کے کھانے سے مویشیونکو زہر کا اثر ہونا بباعث شورہ قلمی کی بڑی مقدار کے جو بعض حالات مین جوار کے ٹانڈون مین پیدا ہو کر بیٹھ جاتی ہے۔

ہندوستان کے زمیندارون اور اَور لوگون کو جو مویشیون کے بارے مین کچھ دلچسپی رکھتے ہین۔ مدّت دراز سے معلوم ہے کہ عمدہ اور سفید چارہ جوار کے پودے کا بعض حالت مین زہریلا ہو جاتا ہے۔ اور جو جانور اِسے کسی مقدار مین کھائے اُنکی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔ وہ حالات جنمین کہ جوار مُضر ہو جاتی ہے یہ ہین۔ کہ جب برسات نہو تو پودا اس کا چھوٹا رہتا ہے اور خشک ہو جاتا ہے۔ اِس ملک کے عام دیسی لوگون کا یہ خیال ہی کہ ان حالات مین اسکے پودے کو ایک چھوٹا سا کیڑا لگ جاتا ہے جس کیڑے کو وہ بھونری بولتے ہین۔ اور جانور جو جوار کو مع اس کیڑے کے کھاوین اسی کیڑے کی طرف باعث موت منسوب کرتے ہین۔

دیسی نام اِس مرض کا۔ پنجاب مین جہان یہ مرض عام ہے اِس قسم کی موت کو لوگ "پٹھا لڑ گیا یا پٹھا لگ گیا" مشہور کرتے ہین۔

سابقہ کیفیت

بہت سے موقعون پر اس امر سے کہ جانور جوار کھانے سے زہر کی علامت مین مبتلا ہوئے۔ اِس کے باعث کی تحقیقات شروع ہوئی۔ اور بہت سے قیاسات اِس بات کے پتا لگانے کے لئے پیش ہوئے۔ بعض ان مین سے ڈکشنری یا لغات ایکانومک پراڈکٹس مین بڑے طول طویل کے ساتھ زیر بیان سارگم (سارغم) کے صفحہ ۳۰۳ جلد نمبر ۶ (ششم) حصہ سوم مین پایا جائے گا۔

ذیل کی عبارت وہان پائی جاتی ہے - یہ کیڑون کے وبا سے اور ہی طرح پر ہے - بعض کیڑے خوب سمجھے گئے ہین - بعض ایسے مفقود الخبر ہین کہ زہریلے خواص کی نسبت رائے کا بہت اختلاف ہے - (جس کا ذکر ایسا ہوا ہے کہ وہ جوار کے ٹانڈو مین ہوتے ہین - جب چارے کے طور پر اِن کو استعمال کیا جائے کہ آیا یہ کیڑے کا باعث ہے یا نہین -) ایک خاص مضمون وباؤن پر تحریر ہوا - (دیکھو جلد ۶ - حصہ اول صفحہ ۱۴۷)

یہ بیان ہوا ہے کہ ایک کیڑے کے انڈے جو ممالک مغربی و شمالی مین بطور بھونری مشہور ہے (جو ابتک پہچانا نہین گیا جوار کے ٹانڈون پر ویسا ہی حملہ آور ہوتا ہے جیسے گنے کے چھیدنے والا کیڑا گنے کو کھوکھلا کر دیتا ہے) فی الواقع یہ انڈے اُن انڈون کے ساتھ بہت مشابہت رکھتے ہین - جو گنے مین پائے جاتے ہین - مسٹر کوٹس نے بیان کیا ہے - کہ اِن سے کافی تعفن پیدا ہوتا ہے کہ جس سے زہریلے خواص جنکی نسبت بہت کچھ تحریر ہوا ہے پیدا ہو جاتے ہین - یہ بھی بیان کرنا چاہیئے - کہ دیسی لوگون مین عام خیال ہی - کہ زہر نتیجہ ایک کیڑے کا ہے - اور یہ بھی امر قابل لحاظ ہے کہ یہ اِسی موقع اور اِنہی حالات مین وقوع مین آتا ہے جیسے گنے مین مثلاً سخت خشک سالی کے موسم مین ذیل کے دو فقرے بیان کئے جاتے ہین - جو بڑی بحث کا اظہار کرتے ہین - جو اِس مضمون پر موجود ہے - نہایت عجیب بیماری جو جوار کو ہو جاتی ہے یہ ہے کہ جس سے ٹانڈے اِسکی مویشی کے لئے زہریلے ہوتے ہین - اگر اُنکو نیم خشک حالت مین کمی بارش کے باعث مویشی کھالے - اِس امر مین کچھ شک و شبہ نہین کہ ۱۸۷۷ء کی قحط سالی مین بڑی تعداد مویشی کی اِس باعث سے تباہ ہوتی ہوئی معلوم ہوئی - اِنکے جسم چھوٹی جوار کے پودے کھانیکے بعد پھول گئے - اور موت بہت جلد ظاہرا سخت درد کے ساتھ واقع ہوئی - تاہم کوئی دلیل اور باعث پیدا نہوا - عام رائے جسکو دیسی مانتے ہین یہ ہے کہ چھوٹے پودے جوار کے جب کمی بارش سے ماؤف ہون -

تو ان مین ایک کیڑا جسکو بھونری بولتے ہین لگ جاتا ہے اور جسکی طرف زہریلے خواص مویشی کے باعث ہین - جونہی بارش پڑتی ہے کہتے ہین کہ کیڑا مر جاتا ہے - اور بجاے اسکے کہ سٹے کمی بارش سے پہلے نکل آئین تو فصل اکثر بحال ہو جاتی ہے اور اس سے عمدہ آمدنی غلہ کی ہو جاتی ہے - (ڈھتی وفلر صاحب) بڑی مرگ جو مویشیون کو سنہ ۱۸۸۹ء مین ہوئی اس کا بالکل اور یہی باعث ایک مضمون مین ویٹیری نیری سرجن جے - انڈرسن صاحب نے بیان کیا ہے - (دیکھو ایگری اور ہارٹی کلچرل سوسائٹی کی جرنل نئے سلسلہ) ذیل کے منتخبات سے وہ رائے ظاہر ہوتی ہین جو اس صاحب نے قائم کی میرے حال کے تجربات او تحقیقات سے مین نے یہ رائے قائم کی کہ جوار زہریلی نہین - بعضے جوار کے ذخیرون مین کئی کئی کیڑے ہوتے ہین - بعضون مین فنگس ہوتا ہے - جنکو بہت لوگ خیال کرتے ہین - کہ دونو ہی زہر کا ذریعہ ہین - گو وہ زہریلے بھی ہون - تو وہ ایسی کافی مقدار مین نہین پائے جاتے - کہ وہ موذی ثابت ہون اور جن سے اتنی بڑی مرگ واقع ہو - عام رائے یہ ہے کہ جوار معمولی برسات کے نہ ہونے سے ہی زہریلی نہین ہو جاتی بلکہ غیر معمولی گرم ہواؤن کے نتیجون سے بھی یا یون کہو کہ ٹانڈون مین حرارت وغیرہ کے باعث ایک زہریلی گیس یا ہوا پیدا ہو جاتی ہے - مین جوار کو ایک غذا تگر شے سمجھتا ہون - اور زہر نہین سمجھتا یہ زندگی کو بدن پر آلاتی طور پر اثر کرنے سے ہلاک کرتی ہے - جب یہ کھائی جاتی ہے تو اس سے علے العموم نفخ پیدا ہوتا ہے - یا پہلے معدہ پھول جاتا ہے جسکو بڑی مقدار بند ہوا کے پیدا ہونے سے پہچان لیتے ہین جو نتیجہ خمیر کا ہے جس سے قدرتی افعال جگالی اور ہضم رک جاتے ہین اور جس سے جانور اسقدر پھولنے لگتا ہے کہ سانس بند ہونے کی نوبت پہنچتی ہے - اس مصنف کی یہ رائے ہے کہ یہ مرض معمولی نفخ شکم سے جو وبائی طور پر ہو کچھ بھی کم و بیش نہین موسم کے تغیرات مثلاً بارش کا نہ ہونا کثرت تراوٹ یا تر برساتی موسم اور غیر قدرتی سخت گرمی بتلائی گئی

ہین کہ جوار کو زہریلا کر دیتی ہین - یہ لغات مین بیان ہوا ہے اور ان بیانات سے جو اس سے سابق پیش ہوئے دیکھا جائیگا کہ آیا کیڑے کی موجودگی کی وجہ سے ہے یا کسی افعالی تغیر کے باعث سے ہے جو پودے کے بڑھنے مین ہو - جو موسم کی تبدیلیون سے ہوتے ہین کہ جوار کے ٹانڈے ہمیشہ مویشی کو ایذا نہین پہنچاتے -

زہریلی خاصیت کا پیدا ہونا جیسا کہ بیان ہوا ہے ایک ہی وقت ایک بڑے قطعے ملک مین واقع ہوتا ہے - اس کا واقع ہونا اور دور ہو جانا ایک معین میعاد وقت کے اندر ہوتا ہے - اسلئے نتیجہ ضرورتاً یہ پیدا ہوتا ہے کہ جوار کے ٹانڈون کو کچھ بیماری یا تغیر کسی طرح ہو گیا ہے -

جوار اکثر بطور فصل خریف زمین میرہ پر پیدا کی جاتی ہے اور صرف کبھی کبھی اس کو آبپاشی کی جاتی ہے - جوار کو تراوٹ کے لئے برسات پر حصر کرنا پڑتا ہے -

برسات مین دیر ہو جانے یا سخت غیر معمولی گرمی کا پیدا ہونا جو جوار کو خشک کر دے اور کمزوری کر دے واسطے تبدیل خواص کے پیدا کرنیکے جس سے یہ زہریلی ہو جاتی ہی ضروری ہے -

گزشتہ سال مین جب مین دورے پر تھا تو تمام اضلاع پنجاب مین جہان مین گیا - یہ ذکر ہوا کہ یہ بڑا مہلک قسم کا زہر ہے جسکی اصلیت کا صرف مین قیاس کر سکتا تھا - کیونکہ مین کوئی اس کا بیمار نہ دیکھ سکا - چونکہ اس سال مین برسات نہ ہوئی اور گرمی بھی بڑی پڑی - مین ان جانورون کو دیکھ سکا جو اس مرض سے ہلاک ہوئے یا اس سے بیمار ہوئے - ان بیمارون کے متعلق بعض امور میرے مشاہدے مین آئے - یہ معلوم ہوا کہ یہی جوار کا پودا زہریلی علامات پیدا کرتا ہے جو بڑھنے مین کم رہا اور کسی قدر خشک ہو گیا - جب کسی بلندی تک بڑھ چکا تھا اور جب برسات نہ ہوئی - اس سے نفخ کا خیال رفع ہو گیا - کیونکہ اس کا ٹانڈا ایسی حالت مین نہوگا - جس حالت مین وہ خمیر

پیدا کر سکے کیونکہ اس مین زیادہ پانی ہونے سے زیادہ خمیر ہو سکتا ہے - ایک اور بات جو مشاہدے مین آئی سرعت یا جلدی تھی جس سے علامات پیدا ہوکر مہلک نتیجہ پیدا کرتی ہین - موت تقریباً بعض بیمار دن مین سکتہ کی سی ہوتی ہے - اور اکثر جانور بیمار ہوکر جلد مرجاتے ہین - ایسی جلدی ٹیمپینائیٹس یا پیٹ پھولنے سے نہین ہوتی - لوگون نے مجھکو یہ بھی بتلایا کہ فصل جوار جو کم بڑھی اور زہریلی ہوگئی - زہریلے خواص اس کے دور ہوگئے - اگر خوب برسات اس پر پڑگئی - ان باتون کو مدنظر رکھکر اور بیمار جانورون کے علامات کو دیکھکر مین نے یہ نتیجہ نکالا کہ موت کسی تیز زہر کی طرف منسوب ہونی چاہیئے جس سے گاسٹرو انٹرائیٹس مرض یعنی سوزش معدہ اور آنتون کی پیدا ہو - اور جس سے خون مین بڑا تغیر پیدا ہو - تاہم کیا یہ زہر ہو سکتا ہے؟ ایک مشکل مسئلہ حل کرنے کے لئے تھا - کیونکہ مجھکو اس امر کے شبہ سے خاصکر دھوکا ملا کہ غالباً یہ زہریلا نباتی مولڈ یا فنگس تھا - جوار کے ملاحظے سے جو مردہ جانورون کو دیا گیا تھا - مین ٹانڈون کو توڑنے پر اور بڑی مقدار ایک سفید نمک کی جو گودے مین ڈلیونکی صورت مین خاصکر گانٹھونپر بیٹھا ہوا تھا دیکھکر بہت حیران ہوا - یہ نمک چکھنے مین ٹھنڈا اور نمکین مثل نائٹریٹ آف پوٹاش یا قلمی شورہ کی مانند تھا - ایک ٹکڑا ٹانڈے کا جلانے پر ایک نمایان چرچراہٹ پائی گئی - مین نے کچھ ٹانڈے جوار کے پودونکے جمع کرلئے اور انکا کیمیائی امتحان کرایا - جس سے یہ امر ظاہر ہوا کہ یہ نمک نائٹریٹ آف پوٹاش تھا - مقدار اس نمک کے ٹانڈون مین ایسی کثیر تھی یعنی پچیس فیصدی پھر کوئی شبہ میرے دل مین نہ رہا کہ یہی نمک باعث ہلاکت مویشیونکا تھا جنھون نے اس کو کھایا تھا -

گذشتہ سرسہ کے میلے مین زہریلی جوار سے بہت سی موتین واقع ہوئین - اور ویٹیری نیری اسسٹنٹ حقیقت رائے جسکو مین نے یہ بات بتلائی کہ جانور نائٹریٹ آف پوٹاش کے جوار کے ٹانڈو نمین پیدا ہونے سے مرجاتے ہین - اس نے بھی دریافت کیا - جوار اسی حالت

مین بھی جیسی وہ جوار جو مین نے اِس سے پہلے امتحان کی اِس نے میرے پاس ایک مٹھا ایسی جوار کا رائے کے لئے بھیجا - اور مجھکو موقع اِسکے امتحان کا ایک ممتحن کیمیا سے باحتیاط کرانیکا بمبئی مین ملا - جسکی رپورٹ ذیل مین ہے :-

تحقیقات کیمیا کا محکمہ وکٹوریا ہوس بمبئی -

مین نے ایک نمونہ جوار یعنی اینڈروپوگن سارغم کا امتحان کیمیائی کیا ہے - اور مین دریافت کرتا ہون کہ ٹانڈے مین نائٹریٹ آف پوٹاش بھی بمقدار پچھتر گرین فی اونس بحساب وزن ٹانڈے کے ہے - یہ تناسب حجم اِس نمونہ کے متعلق ہی - جو مجھکو ویٹری نیری کیپٹین پیز صاحب بہادر نے دیا تھا - لیکن یہ نمک ٹانڈے مین غیر مساوی طور پر تقسیم ہوا ہوا ہے - گانٹھون پر جہان پتے لگے ہوئے ہوتے ہین بہت کثرت سے ہے - اِس پودے مین کوئی اور نمک ایسی مقدار مین نہین جسکی گرفت ہو سکے -

(دستخط) طامس سٹیفن فیلو آف کالج آف سرجنس

اینالیٹیکل کیمسٹ - مورخہ ۲۰ - اپریل ۱۸۹۶ء

اِن مشاہدات کے دیکھنے سے مجھکو کوئی بھی شبہ و شک نہین رہا کہ جوار کو پودا بعض اوقات اور بعض حالات مین جنکا ذکر اوپر ہوا بباعث مقدار نائٹریٹ آف پوٹاش کے جو اِسکے ٹانڈو مین ہوتا ہی ظاہر از ہر یلا ہو جاتا ہی - تاکہ زہر یلے خواص نائیٹریٹ آف پوٹاس کا امتحان کیا جاوے - ایک دھیٹری یا جوان بچہ گائے کو دس ڈ ونس اِسکے پانی مین ملا کر دیگئی - دس منٹ کے عرصے مین یہ پیشاب کرنے لگی اور بیس منٹ کے عرصے مین گلسٹرو اینٹرائٹس نفخ متلی قولنج اور بے ڈھکا نا رفتار غنودگی اور کثرت بول کے ساتھ مرگئی - محققین اِس بارے مین بیان کرتے ہین کہ کبھی کبھی نائٹریٹ آف پوٹاش کے زہر مین موت سکتے کی سی ہوتی ہے - اور بعض اوقات تشنج اور آنکھوں کے پپوٹون کی گردش دیکھی جاتی ہے موت علے العموم بہت جلد

واقع ہوتی ہے۔ جانور چند منٹون کے اندر ہلاک ہوجاتا ہے۔ علےالعموم آدھے گھنٹے
مین لیکن کبھی کبھی بارہ گھنٹے سے زاید۔ حالات بعد مرگ مردہ شگافی سے ویسے ہوتے
ہین جیسے کہ ہیومراجک گاسٹرو انٹرائیٹس کے سیاہی مائل سرخ یا اودے رنگ کا
میوکس ممبرین معدے اور چھوٹی آنتون کا ہوتا ہے اور اس ممبرین مین بالائی چپٹ
بھی ہوتی ہین۔ آنتون کے اندر کا فضلہ سرخی مائل بھورا ہوتا ہے گردو نیز ایکی موسس
کے داغ ہوتے ہین اور وہ متورم ہوتے ہین۔ اس دوا کے نتیجون کا زور برعکس
تناسب معدے کی بڑی سے رکھتا ہے۔
کوئی معقول شک نہین ہوسکتا کہ اس پودے کے زہر کے بیمارون مین باعث
بڑی مقدار نائیٹریٹ آف پوٹاش کا موجود ہونا ٹانڈون مین ہے۔ بعض نمونے جوار
کے جو دیکھے گئے پچیس ۲۵ فیصدی اس نمک کا اپنے مین رکھتے تھے۔ پس اگر اسکا چارہ
تھوڑا بھی جانورونکو دیا جاوے۔ تو کافی مقدار اس کی ان کے ہلاک کرنے کے لئے
انکو ملجائیگی۔ اس لئے ضروری ہے کہ جوار جب اس حالت مین ہو تو نہ دیجاوے۔
اگر جانور بھوکے ہون اور یہ ناقص جوار ہی مل سکے۔ تو جوار کے ٹانڈونکو کاٹنا اور
پانی مین دھونا جس سے نمک دور ہوجاوے اسکو بے ایذا کرسکتا ہے۔

سیول ویٹری نیری نوٹس

رپورٹ ضلع گڑگاؤن

مترجمہ سید سردار شاہ گیلانی

ضلع گڑگاؤن صوبہ پنجاب کے جنوب مشرق کے ایک کونہ مین واقعہ ہے۔ یہ شکل مین بے ترتیب ہے۔ پس حالت طبعی آب وہوا اور زمین مین بہت ہی اختلاف ظاہر کرتا ہے۔ اسکی بلندی سطح سمندر سے ۶۰۰ لغایت ۷۰۰ فیٹ تک ہے۔ گڑگاؤن اور ریواڑی کی تحصیلین جو مغربی وشمالی حصص ضلع کی نباتی ہین۔ عموماً ریتلی ہین۔ اور زمینات قریب پہاڑون کی بہت ناقص ہین۔ اور قدرتی نلیون سے کٹی پھٹی ہین۔ اور پہاڑون سے پرے کی زمین اچھی ہے۔ اور اصلیت مین تقریباً میرہ کی قسم کی ہے۔ بعض حصص مین یہ ویران اونچے۔ رتیلی۔ ٹیلون کی صورت مین ہے۔ گڑگاؤن کی جنوب مشرق وجنوب مغرب بجفت گرہ جھیل کا نشیب بیسن ہے۔ دریائے جمنا کے کنارے جوکہ اس ضلع کو مشرق کی طرف محدود کرتے ہین۔ عموماً اونچے ہین لیکن تحصیل پلول کے شمال ومغرب کے گوشہ مین ایک چھوٹا قطعہ زمین کا جو دریاے مذکور کے اصلی اور ایک چھوٹی شاخ کے درمیان واقع ہے نشیب ہے، اور دریائے کی طغیانی سے سیراب ہو سکتا ہے دریاے جمنا اور اس قطعہ زمین سے مغرب کی طرف ایک حصہ ملک کا جو ۳۰ سے ۳۵ میل تک طول شمال سے جنوب کو اور ۱۵ سے ۳۰ میل تک

عرض مغرب سے مشرق کو ہے۔ ہموار میرہ زمین کا ہے۔ اور تدریجاً دریائے جمنا کے کنارے سے اونچا ہوتا جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ مشرق وجنوب کی جانب سلامی ہوتا جاتا ہے۔ اور تحصیل پلول کے ایک بڑے حصہ مین اور پھر تحصیل نوح اور فیروزپور کے مشرقی حصہ تک پھیلتا ہے۔ اسمین اب بہت سی نہرین کھودی گئی ہین۔ اور اُسکا اکثر حصہ تحصیل پلول مین نہرون سے آبپاشی ہوتا ہے۔ اِس میدان اور سلسلہ کوہ کے درمیان جو گڑگاون کو الور سے جدا کرتا ہے۔ تحصیل نوح مین ایک نشیب ٹکڑہ ملک کا ہے جو جنوب کی طرف وردی فیروزپور اور الور کے حصون سے اور مشرق کی طرف اُن اونچی زمینیات سے جنکا ابھی ذکر ہوا ہے۔ شمال کی طرف اُن پہاڑیون سے جو بھٹنڈہ سے دہلی کے اطراف پر واقعہ ہین۔ اور مغرب کی طرف اُس مشرقی ڈھلوان سے نکاسی کا پانی وصول کرتا ہے۔ ملک کے اِس حصہ مین اکثر زمین باشنا، دامن کوہ چکنی اور روہی ہے۔ مگر دامن کوہ مین مثل شمال مشرقی حصہ تحصیل نوح اور شمال مغربی حصہ تحصیل پلول کی بہت رتیلی ہے۔ تحصیل نوح کا وہ حصہ جو پہاڑون پر واقعہ ہے اونچی رتیلی زمین رکھتا ہے۔ اور فیروزپور کا حصہ جو اکثر میدان مین شامل ہین۔ ایک وادی شامل رکھتا ہے۔ جو سلسلہ کوہ سے گھری ہوئی ہے۔ سالیانہ اوسط بارش کی مقدار اس حصہ ملک مین ۲۵ انچ فی سال کی جاسکتی ہے۔ تحصیل نوح کے طغیانی والے حصونمین برسات کے بعد جبکہ بہت بارش ہو بہت خوفناک بخار ہوتے ہین۔ لیکن اِس ضلع کے قریب کے اونچے حصون اور حاصکر شور کی بلند زمین اور پلول کے اونچے میدان اور نوح وفیروزپور کی مشرق کی طرف بہت تندرست ہوا کرتے تھے۔ حال مویشی جو پلول مین دیکھے گئے اکثر بے قاعدہ قسم کے اور چھوٹے قد کے تھے۔ ملک کے بعض حصون کے جاٹ اپنے چھوٹے چھوٹے بچھڑون کو فروخت کردینے کے عادی ہین۔ کیونکہ یہان بچھڑون کے اختہ کرنیکا رواج نہین۔ اور

جہان کہین یہ رواج ہے وہان کے دیسی جانور قلبہ رانی مین نہین دیکھے جاتے بلکہ باہر سے بیل خرید لاتے ہین - پھر جب سے کہ خیال کیا جا سکتا ہے - بیل کسی ایک نسل کے نہین ہوتے - بلکہ ملک کے ہر ایک کونہ اور خاصکر کوسی منڈی سے جہان ہر ایک حصے ملک کے مویشی اکثر آتے ہین - خرید لاتے ہین - بعض گاؤن مین چند اچھی گائے بھی ہین - لیکن یہ مستثنےٰ بات ہے - مویشی کی حالت جون جون ہم مشرق اور جنوب کو گئے اچھی ہوتی گئی - مگر پلول کو عموماً مویشی کی نسل کشی کے لئے مناسب ملک خیال نہین کیا جا سکتا - کیونکہ بہت سے بہتر ناموں سے منقسم ہے - اور زراعت و کاشت زمین عمدہ ہوتی ہے - اِسلئے باشندونکو فقط ہل جوتنے کی بیل اور بھینس کا خیال زیادہ ہوتا ہے - بعض حصونمین ابھی کچھ چراگاہین موجود ہین اور نسل کشی کی طرف کچھ توجہ دی ہے - خاص کر جن حصون مین ہمارا دورہ ہوا ہے - چند ہاٹ - پالا دپور - اور گھوڑے وغیرہ جہان بہت چرائی ہے - ایک تعداد عمدہ مویشی کی موجود ہے - ہر ایک گاؤن مین کوئی وجہ نہین کہ عمدہ نسل مویشی کی حاصل نہ کی جاوے - اگر زمینداروں کے پاس عمدہ سانڈ بیل ہون کیونکہ سب جگہ کچھ نہ کچھ اچھی گائین موجود ہوتی ہین - تحصیل فیروزپور کے میدان مین مویشی اچھے ہین - اور جنوبی طرف دہلی کے بہت ناقص ہین - جہان بہت سے گاؤن مین ایک انچہ چراگاہ کی زمین کا بھی نہین ہوتا - اور زمین گاؤن کی دیوارون تک کاشت ہو جاتی ہے - سکراس - رنگلا راجپوت - اور منڈی کھیڑا مین جہان بہت عمدہ گائین دیکھی گئی - آخر کے مقامات پر واقعی اچھی تعداد عمدہ قسم کی گائین نسلی جو قد مین قریب ۵۲ سے لیکر ۵۴ تک تھی - کندھے کے پیچھے اور عمدہ قسم گہری چھاتی مضبوط ڈھانچہ رکھتی تھی دیکھی گئی - مگر مین افسوس کرتا ہون کہ چونکہ وہان اچھی قسم کے گلہ کا سانڈ نہین تھا - اِسلئے گائین چھوٹی عمر کے ہی بچھڑون سے ملائی جاتی اور خراب ہو رہی ہین - یہی وجہ ہے جس سے آجکل مویشی کی نسل پست

ہو رہی ہے۔ بچون کا سٹاک نگینہ مین اچھا تھا۔ اور نیز کونڈل جھٹین۔ گھروٹ۔ اوچینا۔ ملب اور توح مین بھی اچھا تھا۔ ریواڑی مین سٹاک کی حالت پلول اور فیروز پور دونون سے بہت اچھی ہے اور اس تحصیل کے شمال مشرق کی طرف مویشی کی ایک معقول تعداد ہین۔ اور چھوٹ ہریانہ قسم کی ہین۔ جیسے کہ رپورٹ ہذا کے آخر مین دیکھا جاویگا۔ اِس ضلع نے خشک سالی سے بہت نقصان اوٹھایا ہے اور اس طرح پر جو مویشی تلف ہوئے اُسکی کمی کو مین خیال کرتا ہون پورا کرنے کے لئے ہند کے مختلف حصون سے خرید ہوئی ہے۔ چنانچہ خاص خاص حصص ضلع مین اسٹاک بالکل مرکب ہے اور شکل سے کہا جاتا ہے کہ کوئی خاص نسل ہے۔ جیسے کہ پہلے بتلایا گیا ہے۔ شمال کی طرف تو ہم ہریانہ کی قسم پاتے ہین۔ مگر جو اصل ہریانہ علاقہ مین ہم دیکھتے ہین۔ اُن سے عموماً بہت چھوٹے قد کے جانور ہوتے ہین۔ حیوانی نسل جو اِس ضلع مین ملتی ہے۔ وہ بھی دراصل بالکل مرکب ہے۔ مگر اچھی طرح جو نسل لی جاوے۔ اچھے جانور مہیا کرتے ہین۔ حلیہ ذیل بتلا ویگا۔ کہ متصل کی ریاست الور مین جو کہ میوات مین ہے۔ مویشی کس قسم کی ہوتی ہے۔ قد سانڈ بیل کا اکثر کلائی کے پیچھے ناپنے سے ۶۰ ہوتا ہے کمر چوڑی اور مضبوط ہوتی ہے۔ دُم چابک کیطرح۔ مگر بالائی طرف سے ذرا موٹا بھدا ہوتا ہے۔ پٹھے چوڑے اور گول سینگ سیدھے اور موٹے۔ آنکھ خوبصورت اور چمکیلی۔ گردن کوتاہ اور مضبوط کلائی سلامی اگلے بازو قریب ۵ اگولائی مین پسلیان گول اور خوب جڑی ہوئی۔

میواتی گائے

اوسط قد اُسکا ۵۴ ہے میتوسط درجہ کی بناوٹ۔ گردن چھوٹی اور مضبوط۔ پٹھے چوڑے۔ حیوانہ درمیانہ قدر رکھتا ہے۔ مین اُس نسل کی مویشی کا جو اِس ضلع مین

پائی جاوے - حلیہ دینے کا دعوٰی نہین کرونگا - بلکہ اسی پر کفایت کرتا ہون کہ ایک عمدہ اور اچھی نسل کی گائے کا فوٹو دونگا - اور نیز ناپ گائے بیلون کا جو یہان ملتے ہین - مین خیال کرتا ہون کہ یہ بہ نسبت بیان حلیہ وغیرہ کے زیادہ تر کارآمد ہوگا - نیز مین گاؤ نکے ایک گلہ کے حصہ کا بھی فوٹو دیتا ہون - جسمین تحصیل گڑگاؤن کی گائے دکھلائی گئی ہین - مین کہہ سکتا ہون کہ یہ گائے اوسط درجہ سے بہت بالاتر ہین - مگر اس وقت مین انکا سمجھنا اور امتحان کرنا بہت مشکل ہے - کیونکہ وہ آجکل نیم فاقہ کشی اور نہایت خوفناک بری حالت مین ہین - یہ سب کمی چارہ بباعث نہ ہونے بارش اور خشکی گھاس کے - بالجملہ میرا خیال یہ ہے کہ یہ ضلع غالباً مویشی کی نسل کشی مین ترقی کریگا - بہ نسبت باقی اضلاع کے جن مین مین نے اس سال دورہ کیا ہے -

ضلع کی موافقت مویشی کی نسل کشی مین

علے العموم یہ کہا جا سکتا ہے کہ ضلع گڑگاؤن اچھی قسم کی مویشی (جن سے گاڑی کھیتی اور کھیتی باڑی کا کام لیا جاوے) کی نسل کشی کے لئے بہت اچھا ہے - لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ اس ضلع کی مفصلات مین مویشی کے چارہ کے بہت ذخیرے جو کہ ہماری نسل کشی مویشی کے علاقون کی ایک خصوصیت کی بات ہے نظر نہین پڑتے - اس ضلع کے باشندے جوار اور چری کے انبار نہین لگا رکھتے - جیسے ضلع رہتک مین دیکھے جاتے ہین - اور یہ ظاہر ہے کہ اس ضلع کے زمیندارون کا پیشہ اسقدر نسل کشی پر حصر نہین رکھتا جسقدر کہ ہریانہ کے زمیندارون کا ہے - البتہ بنجر زمین کی کمی بھی نسل کشی مویشی کے کم نہونے کا باعث ہے - لیکن تاہم ضلع کے بعض حصون مین معمولی سالون مین بھی بہت ہی چراگاہ ماسوائے اس چارہ کے خود رو فصل کے بعد کھیتون مین نکلتا ہے - رہ جاتا ہے - ضلع کے اونچے حصون کی آب و ہوا مویشی کے لئے صحت بخش ہے - لیکن

وادی فیروزپور کے نشیب حصہ مین اور نوح کی نشیب آراضیات مویشی موافق نہین ہے
باقی تحصیلونمین اگر معمولی احتیاط سے کام لیا جاوے تو اچھے جانور پیدا ہو سکتے ہین
ریواڑی مین مویشی کو چری میتسر نہین ہوتی جو اُنکے خلاف مطلب ہے۔ اور
چری کا میتسر ہونا بھی یقینی امر نہین ہے۔

پیدایش مویشی

اِس ملک مین قلبہ رانی کے لئے بیل اسی ملک سے کافی ہونے چاہئین۔ مگر
فی الحال اس کے برخلاف نظر آتا ہے۔ یعنی ایک بڑی تعداد اِن جانورون کی بیرونجات
سے خرید کرلائے جاتے ہین۔ مین خیال کرتا ہون کہ اس ملک مین کچھ تعداد ضرورت سے
زیادہ بیلون کی پیدا ہونی چاہئے۔ جن سے کہ شمال اور جنوب مین منڈیان بن سکین
یعنی ضلع ہذا مین مقام کوسی پر ضلع رہتک مین مقام جہاز گڈھ اور نیز میلا ریواڑی
مین اگرچہ تھوڑی سی تعداد مویشی کی ضلع سے فروخت کی جاتی ہے۔ لیکن یہ جانور
چھوٹی عمر مین ہی فروخت کر دئے جاتے ہین۔ کیونکہ تجارتی طور پر اُنکو پالنا لوگون کو
مفید نہین۔ مگر بیل بہ نسبت اُس تعداد مویشی کے جو ضلع سے فروخت کیجاتی ہے۔ بیرونجات
سے زیادہ خرید کئے جاتے ہین۔ اِس امر مین ضلع کے لوگون نے ابھی تک کچھ ترقی
نہین کی۔ اور نسل کشی مویشی باوجود اُس امداد کے جو ضلع کے حکام نے سانڈ بیل
مہیا کرنے مین کی ہے۔ روز افزون تنزل پر ہے۔ جسکا سبب مفصلات کے گلہ
مین اچھے سانڈون کا موجود نہ ہونا ہے۔ اگر بڑی اور باقاعدہ تدابیر اسبارہ مین اختیار
کی جاوین تو عمدہ نسل کے مویشی غالباً جلد جلد بڑھ سکتے ہین۔ اِس بات کو ہرگز
فراموش نکرنا چاہئے۔ کہ ایک تعداد مادہ گاوان کی ہر ایک بستی مین رکھی جاوے۔ اور
اُن مادہ گاوان سے بھی ضرور بچہ کشی کی جاوے۔ یہ بات ایک معمولی سمجھ کے آدمی کو

بھی معلوم ہو سکتی ہے کہ اس طرح بجائے اسکے ہر سال بہت سے خراب قسم کے بچے نارسیدہ بچھڑے سانڈون سے یا ایسے سانڈون سے جو خود اور جانورونکی طرح تنزل پر ہین حاصل کئے جاتے ہین - جیسے کہ آجکل ہو رہا ہے - وہ لوگ عمدہ قسم کے بیل سانڈ استعمال کر سکتے ہین - اور عمدہ نسل کے بچے جو مقدار اور نفع مند ہون لے سکتے ہین - ہر سال بیلون کی ضرورت بڑھتی چلی جاتی ہے اور ہر سال نسل کشی کے کام کم ہوتے چلے جاتے ہین - جیسے اِس امر کی امید ہو سکتی ہے - کہ چند سالون مین اِس پر سخت توجہ کی ضرورت ہوگی - وبائی امراض مویشی اور خشک سالون کا اثر آجکل گذشتہ چند سالون کی نسبت بہت زور پر ہے - جسکا نتیجہ یہ ہے کہ مویشی کی قیمت بہت بڑھتی جاتی ہے - جسقدر بیلون کی تعداد اِس ملک مین ضرورت سے زیادہ پیدا کی جاوے اُسی قدر اُس ملک کی آمدنی اور بچت مین فائدہ زیادہ ہوگا -

منتخب از کیمل پیتھالوجی

مُصنّفہ سیّد سردار شاہ گیلانی

اس رسالہ کی تصنیف مین بہت بڑے تجربہ کار افسرون کی تصانیف سے استفادہ کیا گیا ہے اور زیر نگرانی صاحب پرنسپل بہادر طبع ہوگا۔ اِسکی تصنیف سے غرض یہہ ہے۔ کہ کرو ویٹری نیری اسسٹنٹ جو اونٹونکے علاج معالجہ سے ناواقف محض ہین اُنکو اونٹ کے حفظ صحت طریق امتحان۔ معالجہٗ امراض وغیرہ کی مہارت ولیاقت حاصل ہوجاوے۔

اونٹ کے امتحان کرنے کے وقت نقصانات اور صدمات ذیل کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔

(۱) مہار سے ناک مین زخم۔	(۲) ناک مین کیڑے۔
(۳) آنکھ کی نا تندرسی۔	(۴) گھٹنہ موٹے۔
(۵) سم چھلے ہوئے۔	(۶) کچھلا۔
(۷) بھگلا۔	(۸) بغل اور چھاتی کی کوڑی رگڑی ہوئی۔
(۹) کوہان اور پیٹھ پر لاگھ یا گھاؤ۔	(۱۰) زخم چوٹ۔
(۱۱) اطراف کی موچ۔	(۱۲) عام کمزوری۔
(۱۳) خارشش۔	(۱۴) فالج پچھلے دھڑ اور اطراف کا۔

اونٹ کے امتحان اور پسندیدگی کا عمدہ طریق حسب ذیل ہے:۔

(۱) پہلے اونٹ کو قدم قدم چلانا اور پھر لوٹانا چاہیئے۔ اور پھر دلکی کرانا (مہار چلانا) چاہیئے۔ اور دیکھین کہ لنگ تو نہین پچھلے پیر گھسیٹ کر تو نہین چلتا۔ اگلی ٹانگ کی کُہنی سینہ کی کوڑی پر تو نہین رگڑتا رفتار کیسی ہے۔ چلتا چلتا بیٹھ یا گر تو نہین جاتا۔

(۲) جانور کو کھڑا کرکے اِسکے گرد پھرو۔ دیکھو۔ گدیان۔ اطراف۔ جوڑ۔ نسین۔

درست ہین ۔ مگر احتیاط کرو کہ کہین اونٹ کی لات یا ڈر یا نہ کھا بیٹھو اور مُنہ سے بھی نہ کاٹ لے ۔ (۳) اُسے بٹھلا دو ۔ عمر دیکھو ۔ ناک ۔ آنکھ ۔ سر ۔ پیٹھ ۔ کوہان ۔ پیٹھ وغیرہ سب کا با احتیاط امتحان کرو کہ زخم نہ ہو لاگھ نہ ہو جہان زین کے لاگھ کا شبہ ہو وہان سے قدرے بال اُکھیڑ کر دیکھو ۔ کیونکہ اونٹ کے بیچنے والے بعض دفعہ پورانے زخم اور ناسور کو کیچڑ سے پُر کر کے اوپر بال چپکا دیتے ہین ۔ تاکہ خریدار زخم نہ دیکھ سے ۔ تب پیر کے تلوے اور سم کو دیکھو ۔ پھر دُم ۔ خُصیہ ۔ کھونچ ۔ اور ران کو اندر سے دیکھین ۔ پھر چمڑہ پر خارش کو دیکھ لین (۴) بوجھ لاد کر یا دو آدمی سوار کر کے اُٹھاؤ اور دیکھو کہ بہ تکلیف سے اُٹھتا ہے پچھلا دھڑ کانپتا ہے یا نہین ۔ آرام سے کھڑا ہو جاتا ہے پھر اچھی طرح چلا کر دیکھین کہ کمر یا پچھلے اطراف کی کمزوری تو ظاہر نہین کرتا ۔ (۵) اگر شتر مادہ ہو تو دیکھو کہ حاملہ نہ ہو بلکہ بانج اور بارکشی کی عادی ہو ۔ بارکش اونٹ کی ٹانگین کوتاہ ہونی چاہئین ۔ چھاتی گہری ہو ۔ پیٹ گول ہو ۔ کھولے بغلون سے باہر نکلے ہوئے ہون ۔ کندھے ۔ پٹھے اور ران پر گوشت بہت ہو ۔ کوہان بڑا اور گول ہو ۔ سواری کا اونٹ (مہرایا سانڈنی) کی ٹانگین لمبی ۔ استخوان پتلی ۔ چھاتی گہری اور تازی کتے کی طرح پیٹ چھوٹا ۔ سر چھوٹا ۔ کان پتلے اور کھڑے خوبصورت آنکھ چمکیلی خوبصورت ہرن کی طرح ہونی چاہیئے ۔ رفتار تیز اور ہموار (جس سے سوار کو دھکا نہ لگے) ہو اور سم کو زمین سے خوب اونچا اوٹھائے ۔ کیونکہ اگر اچھی طرح سم کو زمین سے اونچا نہ کرے تو بار بار ٹھوکر لیتا ہے اور یہ بڑا خطرناک عیب ہے اونٹ اور سوار دونو کے گرنے کا خوف ہے ۔ زخم اور گھاؤ کی بابت یہ ہے ۔ کہ گو سب قسم کے قابل اعتراض ہوتے ہین ۔ مگر بعض بعض چندان مضر نہین ہوتے ۔ کیونکہ بعض زین کو درست کرنے اور زخم پر سے اِسکا دباؤ موقوف کرنے سے نہ فقط اونٹ بلا درد و تکلیف کام دیسکتا ہے ۔ بلکہ اچھے انتظام و علاج سے شفا بھی جلد ہو جاتی

ہے۔اونٹ کے لاگھ کی عام جگہ کوہان۔کمر کے مہرون کے سرے۔اور پسلیون کے خم کا مقام ہوتے ہین۔مگر سب سے خراب جگہ کوہان ہے جہان جلد پیپ پیدا ہوکر پاکٹ کی طرح ہوجاتی ہے اور باربرداری مین روزمرّہ تازہ رگڑ پہونچنے کے سبب زخم اچھا نہین ہوتا۔

ڈاکٹر حیوانات کو اونٹ خریدنے کے وقت اِنکے امتحان مین اِس قدر سخت بھی نہ ہونا چاہیئے۔کہ تھوڑی تھوڑی بات پر اُنکو نامنظور کر دیوے۔کیونکہ اکثر محدود وقت کے اندر خاص تعداد جانورونکی خریدنا ضرور ہوتا ہے۔مثلاً مہم کے زمانہ مین اگر ۲ ہفتہ کے اندر پانچسو ۵۰۰ اونٹ خریدنا ہو تو وہ تمام خفیف نقصانات اور عیوب نظرانداز کئے جاوینگے (اِس محدود زمانہ مین خرید کی تعداد پوری کرنے کے لئے) جو امن کے زمانہ مین معمولی کام کے لئے دس اونٹ خریدنے کے وقت مدنظر رکھکر اُنکے سبب کئے جانورونکو نامنظور کیا جاتا۔خاص کر جبکہ کرایہ پر اونٹ منتخب کرتے ہون تو ذرا آزادانہ خیال سے کام کرنا چاہیئے۔اور جب اُنکی پیٹھ بھی اچھی ہو۔مادین حاملہ بھی نہ ہو۔یا عمر کی چھوٹی ہون۔یا خفیف سا مرض ہو۔تو اُنہین پاس کر دینا چاہیئے۔

مرض خارش کا بیان

اونٹ مین خارش کے مرض بہت خراب اور سب بیماریون سے زیادہ تکلیف دہ ہے اور چونکہ چھوت لگنے کی خاصیت رکھتی ہے۔اِسلیئے تھوڑی سی غفلت سے جلد بہت سے جانورونکو مریض کر ڈالتی ہے۔اِس سے جانور سخت تکلیف اُٹھاتے اور اپنے جسم کو در و دیوار درختون وغیرہ سے رگڑتے مُنہ سے کاٹتے اور پچھلی لاتون سے کھینچتے ہین۔جلد دُبلے اور کمزور ہو جاتے ہین۔کابل اور سوڈان کے میدانون مین سرکاری محکمہ باربرداری کمسریٹ کے لیئے جو اونٹ خرید کئے گئے تھے اُن مین اِس مرض سے بہت

نقصان ہوا۔ مریض کا چمڑا سیاہ۔ موٹا اور کھردرا بالون سے بالکل برہنہ ہوجاتا ہے۔
جانور کھانا جگالنا بھول جاتے اور ہروقت کھجلاتے پھرتے ہین جلد مین شگاف ہوکر
اخراج ہونے لگتا ہے۔ اور اخراج کے خشک ہونے سے کھرنڈ بنجاتے ہین اور از حد
زیادہ خراش پیدا ہوتی ہے۔ اسباب خراب اور میلے وغیرہ عادت خوراک دینا۔ جانورونکو
میلا رکھنا۔ مریضون اور تندرستون کو ملا کر رکھنا۔ خشک خوراک دینا اور پانی نہ ملنا وغیرہ
حقیقی سبب المرض کے باریک قسم کے کرم ہوتے ہین۔ جو چمڑے کے بالائی طبق کے اندر
پیدا ہوکر سخت خراش پیدا کرتے ہین۔ خارش کی تشخیص اس طرح پر کرنی چاہیئے۔ کہ
جہان سے جانور کھجلا کر بال اڑائے وہان سے پپڑیان اور چمڑے کے چھلکے اور ڈھیلے
بال اوکھیڑ کر سفید کاغذ یا ہاتھ کی ہتیلی پر رکھین اور دھوپ مین لیجا کر غور سے دیکھین
تو بہت سے باریک کرم چلتے پھرتے نظر آوینگے۔

علاج = اس مرض کے علاج مین بہت سی کرم کش ادویات بصورت عرق۔
مرہم یا روغن وغیرہ کے استعمال کئے جاتے ہین۔ لیکن یہ سب علاج شہرون کے شفاخانون
اور امن کے دنون مین زیادہ کارآمد اور قابل استعمال ہین۔ اور فوجی سرکاری باربرداری
کے اونٹ جو مہم پر ہون اگر اُن مین یہ مرض پھوٹ نکلے تو اُسوقت اُن ادویات مین سے
بعض تو زیادہ مقدار استعمال کئے جانے کے سبب سفر مین بہم نہین پہونچ سکتے اور
بعض زیادہ قیمتی ہونے کے سبب میسّر نہین ہوسکتے اور بعض کے استعمال مین اِسقدر
آدمیون اور وقت کی ضرورت ہوتی ہے کہ اور سب کام مین سخت ہرج واقعہ ہوتا ہے۔
آفریقہ کے مُلک مین جنگ سوالکم کے موقعہ پر خارش کے مریضون کو سمندر مین بیٹھانے
اور سمندر کے پانی مین غسل دینے سے بڑا فائدہ ہوا چنانچہ اُسکے کھاری پن کے سبب
کرم خارش کے مرجاتے اور چمڑا تندرست ہوجاتا تھا اور ڈریسنگ بنانے اور
لگانے کی تکلیف بھی نہین ہوتی تھی۔ لیکن یہان اس ملک مین یہ علاج غیر ممکن ہے۔

مہم کے موقعہ پر سب سے اچھا علاج خارش کا یہ ہے کہ ادویہ دار چکنا کا جو قریب ایک شہر کے بازار مین بکثرت بکتا اور ارزان ملتا ہے۔ عرق طیار کر کے خارش کے مقام پر ملنا چاہئے۔ دار چکنا ایک حصّہ اور صاف گرم پانی دو ہزار حصّے کے حساب سے تیار کرین یہ دوائی تیز اثر رکھنے کے سبب بہت تھوڑی مقدار بھی کثیر تعداد مریض جانورون کے لئے کافی ہو جاتی ہے۔

پہلے مریض اونٹ کے چمڑے کو صابون اور گرم پانی سے خوب دھوکر صاف کرین اور بعد ازان یہ عرق بذریعہ بھوچارہ کے ملدین اِس سے کرم اور اُنکے انڈے زائل ہو جاتے ہین۔ یہ عرق روزمرّہ دو دفعہ لگادین۔ مگر بہت احتیاط کرین۔ کہ کسی قسم کا نقصان واقعہ نہ ہو کیونکہ دار چکنا جسکو انگریزی مین کروسیو سبلیمٹ بولتے ہین تیز اور مہلک زہر ہے اگر حیوانات پر زیادہ مقدار مین استعمال کیا جاوے یا اُنکے چھلے ہوئے جسم پر لگا دیا جاوے تو جسم مین جذب ہو جاتا ہے اور فوراً جانور کو ہلاک کر دیتا ہے اور لگانے والا شخص خود بھی اِس سے مریض اور ہلاک ہو سکتا ہے (اگر غافل ہو) اسلئے اِسکا استعمال کسی ہوشیار تجربہ کار سالوتری کے سپرد کرین۔ اگر دار چکنا نہ ملے تو اُسکی جگہ رس کپور بھی استعمال کیا جاتا ہے مگر یہ اِسقدر مفید نہین جسقدر دار چکنا ہے۔

دوسرا علاج خارش کا تماکو ہے۔ اسکا جوشاندہ یا تیز خیسانده تیار کر کے مریض چمڑے پر ملدین اِس سے بھی خارش کے کرم غارت ہو جاتے ہین۔ مگر پہلے صابون اور گرم پانی سے غسل اونٹ کو دلوادین۔ علاوہ برین ادویات ذیل۔ اِس مرض مین استعمال کئے جاتے ہین۔ ٹار۔ گندھک اور تیل ملاکر۔ کیروسین آیل اور دودھ ملاکر۔ تارامیرا کا تیل اور تارپین کا تیل ملاکر۔ وغیرہ اگر تیل لگانا ہو تو موسم گرما مین ہمیشہ شام کے وقت تیل لگادین تاکہ رات بھر لگا رہے اور صبح تک جذب ہو جاوے۔ اگر صبح کو لگایا جاوے تو تیز دھوپ مین تیل بہت گرم ہو جاویگا اور اونٹ کا چمڑا جلاکر بلسٹر کا اثر کر دیگا۔ چونکہ

یہ متعدی مرض ہے اسلئے مریضونکو تندرست جانورون سے فوراً علیحدہ کردین۔ اُنکے سامان کو (پالان وغیرہ) بھی علیحدہ رکھین۔ اور خوراک و پانی کی طرف پوری توجہ کرین۔

ترقی نسل اسپان

مُصنفہ اچ۔ ٹی۔ پیز صاحب بہادر

وہ آدمی جوکہ گھوڑون کے پیدا کرانے سے اپنے آپ کو پورا کامیاب بنانا چاہے تو اُسکو سب سے پہلے گھوڑون سے محبت کرنی چاہیئے اور بچہ دینے والی گھوڑی اور اُسکے بچہ کی غور و پرداخت کے لئے جو جو باتین ہین اُن مین پورا گُنی یعنی لایق ہونا چاہیئے۔

ایک نادان بریڈر یعنی گھوڑے کے بچہ پیدا کرانے والے کے پاس سب ہی سے اچھی گھوڑی اور بچہ کیون نہ ہون وہ بھی بالکل نکمے ہو سکتے ہین اگر اُس کو اُن کے ٹھیک ٹھیک یعنی انتظام رکھنے کا مادہ یعنی گُن نہین ہے اور ایک دوسرا تجربکار آدمی جسکو کہ اُنکے مناسب طور سے رکھنے کا مادہ ہے تو وہ اسکے ذریعہ سے ایک ادنےٰ سی گھوڑی سے بڑی بھاری ترقی کر سکتا ہے۔ یہ ایک پُرانی مثل یعنی کہاوت ہے کہ خراب لوہے سے عمدہ تلوار نہین بن سکتی ہے مگر اسکے ساتھ یہ بھی تو ہے کہ ایک تجربہ کار لوہار خراب لوہے کی تلوار بہ نسبت اُسکی تلوار کے جوکہ کوئی نادان آدمی فولاد کی بناوے عمدہ ہی بناویگا۔ بس اِس سے صاف صاف ظاہر ہے کہ گھوڑے کے پیدا کرنے والیکا اسمین ہی فائدہ ہے کہ جہان تک اُس سے ہو سکے پہلے وہ اپنے مضمون سے عُمدہ واقف کار ہو اور اُن آدمیون سے جوکہ اِس کام مین پھرتی سے رم گئے ہین اور جنہون نے یہ ایک اپنا خاص کام سمجھ رکھا ہے تجربہ حاصل کرے۔ اِسلئے یہ چھوٹا سا رسالہ

طبی کتاب جسمین وہ مفید باتین جو بچہ پیدا کرانے والون کے لیئے ہر وقت فائدہ مند ہین بنائی گئی ہے۔

جس زمیندار کے پاس تھوڑی سی بھی سواری کی گھوڑیان ہونگی اُسکو گھوڑیون کے بچے پیدا کرانے مین بہت کچھ فائدہ ہوسکتا ہے۔ چاہے گھوڑونکے پیدا کرانے والا کوئی کیون نہ ہو اُسکو بڑہیا نسل کے گھوڑون کی پیداوری اور اُس نسل کی ترقی کی طرف واسطے فائدہ کے سوچ کرنا ضروری بات ہے اور سبسے ہی زیادہ فائدہ اوٹھانیکی یہ ایک سہل ترکیب ہے کہ سب سے اچھی گھوڑی مول لیوے اور بہت اچھا سانڈ چھانٹ کر اُس گھوڑی سے ملاوے۔

اِن دو طریقون سے گھوڑی واسطے بچہ کشی کی جسمین زمیندار کو فائدہ ہو عمدہ مل سکتی ہی۔

پہلے یہ کہ یا تو کوئی ایسی گھوڑی خرید کرے جسمین کہ وہ سب اچھے پن کی باتین موجود ہون جو کہ کسی عمدہ بچہ دینے والی گھوڑی مین ہوتی ہین۔

دوسرے یہ کہ اگر کوئی گھوڑی اوسط یعنی مجھولے درجہ کی موجود ہے تو اُسکی جگہ کوئی عمدہ بچھیری جو کہ کسی ولایتی سانڈ کے نطفہ (یعنی بیج) سے پیدا ہو رکھنے کا دہیان رکھے۔

اوّل طریقہ مین جو جلدی کامیابی کا ہے زمیندار کو چاہیئے کہ عمدہ گھوڑی کے مول لینے مین داموں پر کبھی جھگڑا نہ کرے کیونکہ اِس گھوڑی کے بچون کو ایک اچھے عمدہ سانڈ سے ملانے پر بڑہیا دام اوٹھین گے اور نکمّی یعنی ادنے گھوڑی کے بچّون سے اچھے بھی نکلینگے اِسی طرح سے اگر کوئی بچھیری اُس اصلی نکمّی گھوڑی سے ایسی نکل آوے کہ جو بچہ کشی کے لائق ہو تو زمیندار کو مناسب ہے کہ اُسکے رکھنے مین ہرگز انکار نہ کرے کیونکہ وہ تھوڑی سی رقم جو کہ اُسکو اُسکے بیچنے سے ملتی تھی اُسکے رکھنے سے اُسکو بہت فائدہ ہوگا کسواسطے کہ اُسکے بچے ایسے ایسے دامون پر بکین گے کہ کل روپیہ اُسکا اِسی مین وصول ہو جاویگا۔ اور وہ گھوڑی مُفت مین بچ رہیگی۔

اِن دونون طریقون مین سے کسی ایک طریقہ مین جس مین کہ زمیندار کو فائدہ ہو عُمدہ گھوڑی رکھنی چاہیئے کیونکہ یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ عمدہ گھوڑی کے رکھنے مین فائدہ زیادہ ہے اور خرچہ عمدہ اور خراب گھوڑی کا برابر برابر ہے۔ اِس پر اور زیادہ لکھنا ضروری نہین ہے کیونکہ یہ ایسی ایسی سچ سچ باتین ابھی کہی گئی ہین کہ جسکو ہر ایک بھوڑی سی عقل والہ بھی مان لیگا تاہم سخت تعجب کی بات ہے کہ اکثر زمیندار اِس ملک کے نہ معلوم بوجہ ناواقفیت یا لالچ کے مارے اپنی عمدہ عمدہ بچھیریون کو بیچڈالتے ہین اور اُسی بڈھی گھوڑی کو جس سے شروع مین بچے نکلوائے تھے رکھ چھوڑتے ہین۔

اِس ملک کی وہ جگہ جہان کی کہ آب و ہوا خُشک و معتدل یعنی (گرم ہو نہ ٹھنڈی) یا گرم بھی ہو مگر تری نہ ہو واسطے بچہ کشی کے نہایت ہی عمدہ ہین۔ بیشک اوتر کے ضلعون مین یعنی شمالی پنجاب وڈیرہ جات اور بلوچستان مین جیسے عُمدہ گھوڑے پیدا ہوتے ہین ویسے اور کسی دوسری جگہ اِس مُلک مین پیدا نہین ہوسکتے اور انہین جگہون پر نسل کی بڑھوتری اور اچھّے پن کے گھوڑون کی پیداوری ہوسکتی ہے۔

یہ ابھی بتا چکے ہین کہ بچہ دینے کے لئے وہ گھوڑیان سب سے اچھی ہین جو کہ کسی دیسی گھوڑی اور ولایتی سانڈ کے جوڑ سے پیدا ہوئی ہون کیونکہ اُن گھوڑیون کی اولاد بیشک عمدہ ہوتی ہے۔ یہ بات نہایت ہی ضروری ہے کہ گھوڑیان بھلی چنگی ہون اور اُنکو کوئی پُشتیشی یعنی پُرانی بیماری یا کمزوری نہ ہو۔ اُنکی آنکھون کی جوت عمدہ ہو سینہ چوڑا اور بھاری ہو۔ پسلی خوب ملی اور جُڑی ہوئی ہون ٹانگین سیدھی چپٹی اور عمدہ ہون (اور بدن کے نیچے ہون) اور جوڑ بڑے بڑے اچھی ہڈیون کے ہون۔ جب کھڑی ہون تو بہت جگہ گھیرین اور بدن گٹھا ہوا ہو اور سُم عمدہ مضبوط اور نروگی ہون۔

یہ کبھی بھولنے کی بات نہین ہے کہ بچو نمین اُنکے ماباپ کی سی صرف بڑھیا شکل اور گُن ہی پیدا نہین ہوجاتے ہین۔ بلکہ جو جو عیب بدشکلی اور چند نشانیان کمزوری کی

ہوتی ہین وہ بھی خاص کر اگلی نسل مین ظاہر ہوجاتی ہین - بچون کے ڈھنگ ڈول اور خاصیت اُنکے ماباپون کی سی ہوتی ہین اور جہان ایک دفعہ ترقی کسی گھوڑے کی نسل مین ہوگئی تو وہ ذرہ سی خبرداری سے آیندہ کو برابر چلی جاویگی یہان تک کہ وہ ایک پکی بڑھیا نسل ہوجاویگی -

اسلئے یہ صاف صاف ہے کہ بھولے سے بھی اُن گھوڑیون سے بچہ نہ لیوے جنکو کہ بیماری ناتندرستی کی ہے یا جنکی شکل مین عیب ہے کیونکہ یہ عیب اُنکے شاید بچونمین پیدا ہوجاوین یہ نہایت ضروری بیماریان ہین جو کہ بچونمین آجاتی ہین - آنکھون کی نوبتی بیماری (کھونچ کے پیچھے کا ورم) موترا - چکر اول - نویکیولر ڈیزیز - موتیا بند - آنکھون کا سوجن - شیر دی سائیڈ بون لیمنائیٹس اور ناقص پیر - چھاتی بند - اور عیب دار پیرون کا ہونا -

تھوڑے سے خاص عیب بناوٹ کے مثلاً تنگ سینہ - زین پُشت - ہلکی چھوٹی کھونچ اور جوڑ مین جنکی احتیاط بھی ضروری ہے -

ہمکو بدمزاجی کو بھی دہیان کر کے دیکھنا چاہیے جو کہ ضروری بچون مین پیدا ہوجاتی ہے - یہ کچھ آسان بات نہین ہے کہ بچون پر ٹھیک اُنکے ماباپ کا سا ہی اثر ہووے - اصل بات یہ ہے کہ اچھے خالص نسل کے جانور کا اثر بڑہتا جاویگا اور نتیجہ اِس سے یہ نکلتا ہے کہ تھارو بریڈ یعنی پُوری نسل کے سانڈ کا بچون پر گھوڑی سے زیادہ ہوگا جو وہ گھوڑی گھٹیا نسل کی ہے - یہ بالکل سچ بات ہے کہ جُون جُون کوئی جانور اپنی قدیمی یعنی پُرانی نسل کے نزدیک پہونچے گا یعنی مطلب یہ ہے کہ اُس خالص اچھی نسل کے پاس کہ جس نسل کا وہ ہے ؤون ؤون اُسکی اولاد مین زیادہ ہی اثر پیدا ہوگا اور اِس سے ہی اُسکے بچے خالص نسل کے عربی اور تھرو بریڈ ہوجاتے ہین -

گھوڑا اور گھوڑی کو ملائے اور ایک اُن مین سے مضبوط اور موٹا اور دوسرا کمزور اور دُبلا ہو تو بچہ اُنکا پہلے والے ہی کی شکل پر پاؤگے - یہ بات زیادہ کر کے دیکھی گئی ہے کہ اگر

ما باپ مین سے کوئی بھی بدمزاج ہے تو یہ عیب اُنکے بچون مین بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

جب کہ ما باپ مین سے ایک تو بالکل نوجوان اور دوسرا بہت جوان یا بہت بڈھا ہے تو اُنکے بچون کی شکل اور جنس اکثر کرکے اوّل کے ہی اوپر ہوتی ہے۔ بابت شکل کے اِس طرح پر ہے کہ بچہ کا اگلا دھڑ اور طاقت اور زورآور کام کرنے کا حوصلہ سانڈ کا سا اور اونچائی اور دھڑ اور پچھلے پٹھے کی بناوٹ گھوڑی کی سی ہوتی ہے لیکن زیادہ کرکے یہ ہی دیکھا گیا ہے کہ جون دونون مین سے بڑھیا نسل کا ہوگا اُسی پر بچہ نکلے گا۔

یہ نہایت ہی ضروری بات ہے کہ ملائی کے وقت اِس بات کا ضرور خیال رکھے کہ سانڈ گھوڑی پر چڑھتا ہی ہوا ہووے۔

بیان اِنتخاب یعنی چھانٹ گھوڑی

اُن گھوڑیون کو داغنا چاہیے جو کہ تندرست اور اچھے ڈیل ڈول اور شکل کی اور تین[٣] سال سے لیکر سولہ[١٦] برس کی عمر تک کی ہون۔ اِس داغ کے ہونے سے گھوڑی کسی سانڈ سرکاری سے مُفت بھرائی جا سکتی ہے۔

صاحب سپرنٹنڈنٹ داغتے ہی وقت گھوڑی کو چھانٹ لیتے ہین کہ جس نسل کے سانڈ کے ساتھ وہ ملانیکے لایق ہوتی ہے۔ اِسمین بچہ پیدا کرانے والے کو بڑی بھاری آسانی ہو جاتی ہے اور یہ چھانٹ برابر اِسی طرح پر رہنی چاہیئے۔ کیونکہ صاحب موصوف کو اکثر گھوڑی سے ملانے کے لئے عمدہ نسل کے سانڈ کے چھانٹنے کا علم بچہ پیدا کرانیوالے سے زیادہ ہوتا ہے۔

یہ بات پہلے بھی بتلا دی گئی ہے کہ وہ لوگ جو کہ اِس کام کو شروع ہی کرنا چاہتے ہین اِس بات کا زیادہ خیال رکھین کہ گھوڑی واسطے بچہ کشی کے سب سے عمدہ لین۔

بھدی۔ گھٹیا۔ بدکار یا بوڑھی بیجان پندرہ[١٥] سولہ[١٦] برس کی عمر والے جانورون سے

بچّہ کشی کا سلسلہ جاری کرنا بالکل غلطی کی بات ہے کیونکہ اُسمین سوائے نا اُمیدی اور نقصان کے اور کچھ فائدہ نہین ہے۔ اچھی اور تندرست اور جوان گھوڑیون کے سوائے اور کوئی گھوڑیان نہ چھانٹی جاوین کیونکہ ان سے دس یا بارہ بچے بڑھیا دام اور چڑھتی ہوئی نسل کے پیدا ہونے کی امید ہوسکتی ہے۔ اکثر گھوڑیان جوکہ ملتی ہین دوغلی نسل کی ہوتی ہین اِسلیئے لازم ہے کہ اُن گھوڑیون مین سے جو کہ سرکاری سانڈون سے پیدا ہوئی ہین عمدہ شکل اور موٹی ہڈیون کی چھانٹ لی جاوین۔

جبکہ ایسی گھوڑیان خریدی جاوین جوکہ بچے دے چکی ہین تو اُنکے بچون کے ملاحظہ کرنے سے بہت سی اِس قسم کی باتین معلوم ہوسکتی ہین کہ آیندہ کو کسقدر اُن سے فائدہ یا نقصان ہوگا۔ سب سے پہلا ضروری امر بچہ دینے والی گھوڑی مین یہ ہونا چاہئے کہ وہ لمبی چوڑی اور کشادہ ہو تاکہ اُسکے پیٹ کے اندر کشادہ جگہ ہونیکی وجہ سے بچہ خوب بڑھ جاوے۔ ٹھنگنی اور چھوٹی گھوڑیون سے بڑے بچے ملنے کی اُمید نہین ہوسکتی ہے اور باقی نقص ان دو کے سوائے چھوڑ بھی دیئے جاسکتے ہین۔ بالکہ شیردان یعنی تھن کی جگہ کا امتحان کرنا چاہئے کہ کشادہ اور دونون طرف سے برابر ہین یا نہین۔ اگر گھوڑی کے پیشتر بچّہ پیدا ہو چکا ہو تو اُس بچے کے ملاحظہ کرنے سے یہ معلوم ہو جاویگا کہ گھوڑی کا دودھ بچے کے حق مین کیسا ہے۔

بہت بڑی گھوڑی اور گھوڑون سے اکثر نا اُمیدی ہوجاتی ہے۔ بڑی گھوڑیان کبھی تو اپنی برابر بڑے اور کبھی چھوٹے اور ننھے سے بچے دیدیتی ہین۔ اگر کوئی مجھولی راس یا اچھی شکل کی چھوٹی گھوڑی کے عمدہ سانڈ سے ملائی جاوے تو یقین ہے کہ اُسکے بچے بڑی گھوڑی کے بچون سے اچھے اور بڑھیا دامون کے نکلین گے۔

اکثر بہت سے آدمیون نے جنکو کہ بچہ کشی مین تجربہ ہے اس بات کو تسلیم کرلیا ہے یعنی مان لیا ہے کہ اِس مُلک کی چھوٹی نسل ہونے کے سبب سے یہ ہدایت خاصکر یہان کیلئے

ہی زیادہ ہے چاہیئے کہ سانڈ اور گھوڑی کے قدمین زیادہ فرق نہ ہو۔

بچہ کشی کے واسطے گھوڑی خریدتے وقت اُس بات کو ضرور یاد رکھنا چاہیے جو کہ ہم بتلا چکے ہین کہ اچھّی گھوڑی کا خرچ بُری گھوڑی سے کچھ زیادہ نہین پڑتا ہے اور اُسکے بچون کے بیچنے سے اصلی قیمت اُس عمدہ گھوڑی کی وصول ہو جاویگی جو کہ خراب گھوڑی سے یہ بات حاصل نہین ہو سکتی ہے۔

بیان صفائیٔ اصطبل۔ اصطبل کی زمین ہمیشہ صاف اور برابر رکھنی چاہیئے۔ لید اور پیشاب جسوقت کیا جاوے اُسوقت وہان سے اُٹھا دینا چاہیئے اور بلکہ سُوکھی مٹّی اُس جگہ کے اوپر جہان کہ کیا تھا ڈالدینی چاہیئے۔ لید اور میلی یا گیلی بجالی اور گندی مٹّی اُس جگہ کے اصطبل سے اتنی دور پھنکوا دینی چاہیئے کہ اُسکی بدبو اصطبل تک نہ آوے اور مکھیون کو بھی نہ آنے دیوے جو کہ اکثر ایسی جگھون پر اکھٹی ہو جاتی ہین۔ اگر یہ سب باتین ٹھیک اِسی طور پر جیسے کہ بتلائی گئی ہین نہین کی جاوینگی تو ممکن ہے کہ کہ گھوڑیان بیمار ہو جاوینگی اور اُنکے پیرون مین بیشک بیماری ہو جاویگی اگر وہ اِسطرح سے گیلی یا گندی جگھون پر کھڑی رہین گی۔

بیان (مُوٹھ) یعنی گھوڑی کا گھوڑے سے بھروانا

جب کوئی گھوڑی بھروائی جاوے تو اِن نیچے لکھی ہوئی باتونکا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

وہ شخص کہ جسکی سُپردگی مین سانڈ ہے اپنا پورا پورا اطمینان کرلے کہ گھوڑی کو کسی قسم کی چھُوت کی بیماری مثلاً چھُوت دار بدکناریا گلانڈر زفارسی۔ کھُجلی وغیرہ وغیرہ تو نہین ہے۔ وہ گھوڑیان جنکے کہ جباڑے کے نیچے بڑے غُدود یعنی گٹھلی۔ نتھنون کے اندر چیپٹ۔ ناک کا بہنا۔ بدن پر پیپ دار سوجن۔ یا گھاؤ یا نسور پیشاب کرنیکی جگھ پر ہو تو ہرگز سانڈ سرکاری سے نہ ملائے جاوین۔

کوئی گھوڑی کیسی ہی غریب کیون نہ ہو جب تک کہ معمولی طور پر اُسکے دونون پچھلے اور ایک اگلے پیر مین لنگر جس سے کہ وہ چُپ چاپ کھڑی رہے نہ لگایا جاوے کبھی نہ بھری جاوے کیونکہ ہمیشہ مُوٹھ کے پیچھے یہ ڈر ہے کہ گھوڑی شاید دولتی پھینکے اور اور سانڈ کے چوٹ زیادہ آوے - اگر گھوڑی کی دُم لمبی ہے تو یہ ترکیب کرنا چاہیئے کہ پونچھ مین گانٹھ لگا کر ایک مضبوط ڈوری اُس سے باندھ دیجاوے اور آہستہ سے اُس کو ایک طرف کو کھینچکر گھوڑی کو آگے کو ہٹا دیا جاوے - ہر ایک تھان پر عمدہ لگام موجود رہنی چاہیئے جو کہ گھوڑی پر ملائی کے وقت چڑھانی چاہیئے - کیونکہ اکثر زمیندار لوگ جو لگام رکھتے ہین ایسی خراب ہوتی ہین کہ گھوڑی کے ذرہ سے جھٹکا دینے سے وہ آسانی سے لوٹ جاتی ہین اور گھوڑی پھر آگے ہٹ جاتی ہے اور ایسے موقعہ پر اگر بڑی بھاری واردات ہو جاوے تو کچھ تعجب نہین ہے - پس لازم ہے کہ ایسا موقعہ کبھی نہ ہونے دے - اگر گھوڑی زیادہ کُود پھاند کرنے والی ہوتی ہے تو بہت سی جگھون مین یہ رواج ہے کہ اُسکی ناک مین پوز مال چڑھا دیتے ہین مگر مین اس رواج کو بالکل پسند نہین کرتا ہون اور بلکہ یہان تک منع کرتا ہون کہ جب سب ترکیبین گھوڑی کے چُپ چاپ رکھنی کی ہولین تب ہارے درجہ کو یہ آلہ یعنی اوزار لگایا جاوے - جو اگر کسی موقعہ پر لگا دیا جاوے تو چاہیئے کہ فوراً ہی اُسکو جب کہ گھوڑا گھوڑی کو بھرنے لگے اوتار دیوے ؞ گھوڑی کو طیار کر کے سانڈ کو معمولی طریقہ مین باگڈور یا لگام چڑھا کر اصطبل سے باہر گھوڑی کے پاس لانا چاہیئے - تاکہ وہ اُسکو سونگھ کر خود بھی طیار ہو جاوے - اِس طرح پر بھروانے مین اس بات کا ضرور خیال رہے کہ جب تک سانڈ خوب اچھی طرح سے طیار نہ ہو جاوے نہ چھوڑا جاوے ورنہ وہ اوتر کھڑا ہوگا اور موٹھ مین دیری لگیگی - یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ گھوڑی کو جھٹکے کے ساتھ نہ روکین کیونکہ ایسا کرنے مین یہ ڈر رہتا ہے کہ کہین اُسکے اولٹ کر گر پڑنے سے چوٹ نہ لگ جاوے - جب سانڈ اچھی طرح سے طیار ہو جاوے

تو اُسوقت اُسکو گھوڑی پر ڈالدینا واجب ہے اور اُسکے آلت کو پیشاب کرنے کی جگھ پر رکھکر اندر فرج کے داخل کر دینا چاہئے۔ ایسا کرنے سے مُوطھ مین بہت کم دیری لگتی ہے اور سانڈ کو ہر طرح سے آرام ملتا ہے کہ اُسکو سیدھی سچی جگھ مل جاتی ہے۔ ورنہ اکثر ایسا موقعہ ہو جاتا ہے کہ اُسکی لید کرنے کی جگھ مین داخل کرنے سے جگھ زخمی ہو جاتی ہے یا پھٹ جاتی ہے۔ جب کہ گھوڑا چھوٹا ہے اور اُسکے ہاک یا کھونچ کمزور ہین تو اُسکو اُسوقت مین جبکہ وہ گھوڑی پر سوار ہو اُسکے کندھون اور چوتڑون کو سنبھالکر بہت کچھ مدد دینی چاہئے۔

جبکہ مُوطھ کا کام جو کہ بدن کے ہلنے اور دُم کے سُکڑنے سے معلوم ہو جاویگا ہو چکے تو پھر سانڈ کو پیچھے کی طرف سے نہ اوتارا جاوے بلکہ گھوڑی کو آگے کی طرف ہٹا لینا چاہئے۔ اب سانڈ کو اصطبل مین لیجا کر اُسکے آلت کو دھونا چاہئے اور سانڈ کو مل کر گردنی اوڑھا دینی چاہئے۔

گھوڑی کو لیجا کر گھنٹہ بھر آہستہ آہستہ ٹہلانا چاہئے اور ایک دو دن اصطبل مین چُپ چاپ بندھی رہنے دینا چاہئے۔ بہت سی جگھون مین اکثر یہ رواج ہے کہ سانڈ کے اوترتے ہی گھوڑی کے پچھلے پٹھون پر ایک ڈول پانی حمل رہ جانیکی غرض سے ڈالدیتے ہین مُوطھ کے وقت بالکل چُپ چاپ رہنا چاہئے اور شور وغل ذرہ بھی نہ کیا جاوے۔

داغی ہوئی گھوڑیان جبکہ مُوطھ پانیکے لئے آوین تو اُنکو اُسی نسل کے سانڈ سے ملانا چاہئے کہ جس نسل کے سانڈ کے ساتھ ملانے کے لئے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے اُنکو چھانٹا ہے اور جو گھوڑی کہ یکدفعہ کسی ہیکنی یا کم نسل کے سانڈ سے ملائی جا چکی ہے تو اُسکو پھر دوسری دفعہ تھرو برڈ یا اصیل ولایتی سے نہ ملانا چاہئے اور اسی طرح سے جو تھارو برڈ اصیل سے شروع مین ملائی گئی ہے تو اُسکو پھر دوسری ہیکنی کم نسل سے نہ ملانا چاہئے۔ یہ بالکل سچ بات ہے کہ اُس سانڈ کا اثر بچون پر جس سے کہ گھوڑی شروع ہی شروع مین بھروائی

گئی تھی بہت کر کے پڑتا ہے اگر گھوڑی اُسی سانڈ سے برابر ملائی جاویگی اور اسی سبب سے یہ نہایت ضروری بات ہے کہ شروع ہی شروع مین گھوڑی کی نہایت عمدہ نسل کے سانڈ سے ملائی جاوے۔ اگر کسی گھوڑی کا بچہ کسی سانڈ کے ملانے سے عمدہ نکلے تو پھر جہانتک ہوسکے گھوڑی کو اُسی سانڈ سے ملایا جاوے کیونکہ دوسرے سانڈ سے ملانے مین عمدہ نتیجہ پیدا نہ ہوگا۔

داغی ہوئی گھوڑیان اور بچھیریان ۔صرف وہی گھوڑیان سرکاری سانڈون سے مُفت ملائی جاسکتی ہین جنکو کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ نے کہ جنکی سپردگی مین یہ کام ہے ملاحظہ کر کے پسند کر لیا ہے۔

اِس محکمہ کے لئے وہی بچھیریان جنکی عمر دو سال سے لیکر چودہ برس کے اندر ہوگی داغی جاسکتی ہین۔ لیکن جب تک تین برس کی نہ ہوجاوینگی ہرگز نہ بھرائی جاوینگی۔ ممالک مغربی وشمالی مین ۱۹۰۰ء تک گھوڑیان اور بچھیریان حروف وی۔آر (V · R) سے داغی گئین تھین اور اُسکے پیچھے اب حروف وی۔آئی (V · I) سے داغی جاتی ہین۔ پنجاب اور بلوچستان مین حروف بی۔ایم (B · M) سے داغ دیا جاتا تھا۔ مگر اب ممالک مغربی وشمالی کی طرح اُنہین حروف وی۔آئی (V · I) سے داغی جاتی ہین۔ داغ اکثر کر کے بائین کندھے پر دیا جاتا ہے لیکن جو مالک چاہے تو زین کی جگہ پر لگ سکتا ہے۔

داغی گھوڑی اُسی سانڈ سرکاری سے جسکو کہ مالک کے دوسرے ضلع مین پسند کرآیا ہو مُفت ملائی جاسکتی ہے بشرطیکہ سانڈ پسند کردہ نے اُسوقت تک اپنی تعداد سے کم گھوڑیان بھری ہین اور اُسکو فرصت یعنی چھٹی بھی ہے۔

وہ داغی گھوڑیان کہ جو دو سال تک برابر بھرانے سے خالی رہ جاتی ہون تو ایسی گھوڑیون کا نام بوجہ بانجھ ہونیکے اگر مالک چاہے تو رجسٹر سے خارج ہوسکتا ہی

اور مالکان کو اُسوقت سرٹفیکیٹ یعنی سند اس مضمون کی دیجاویگی کہ اُنکو اجازت بیچنے گھوڑی کی دیگئی ہے اور ہر ایک ملازم سرکاری جو چاہے تو واسطے رسالہ کے خرید فرما سکتے ہین۔

فیس یعنی محصول بھرائی - جن گھوڑیون پر کہ داغ حروف وی آر (V.R) وی-آئی (V.I) یا بی-ایم (B.M) کا ہوگا وہ سرکاری سانڈون سے مُفت بھرائی جاسکتی ہین - مالکان داغی گھوڑیون سے کسی قسم کی فیس نہ مانگی جاوے اور اُنکو بھی چاہیئے کہ وے بھی کچھ نہ دیوین۔ ضلعدارون اور دارندون کو سخت ممانعت کی گئی ہے کہ وے کسی قسم کی فیس ایسی گھوڑیون کے مالکون سے نہ مانگین۔

کل انگریز اور ہندوستانی لوگ جو چاہین تو اپنی گھوڑیان دغوا سکتے ہین اور داغی ہوئی گھوڑیان فیس بھرائی سے بری کردی گئی ہین - جو مالکان کہ اپنی گھوڑیان نہ دغوانی چاہوین تو اُنکو مبلغ بیس روپیہ فیس کے ایک گھوڑی کے اوپر بھرائی کے دینے ہونگے اور گھوڑی بھروادی جاویگی اگر سانڈ کو اُسوقت مین فرصت ہے۔ گھوڑی بھروانے سے پہلے مبلغ بیس روپیہ فیس کے اُس افسر کے پاس جمع کردینے ہونگے کہ جسکی ماتحتی مین وہ سانڈ رہتا ہے۔ جب کہ ایسا موقعہ ہوجاوے کہ داغی اور بلاداغی گھوڑیان واسطے ملائی کے ساتھ ساتھ آوین تو اُسوقت مین داغی گھوڑی پہلے موٹھ پاویگی۔

کوئی بلاداغی گھوڑی جب تک کہ محکمہ کے ناپ کی برابر نہ ہوگی اور پسند نہ کرادیجاویگی تو کسی سانڈ سرکاری سے نہین ملائی جاسکتی ہے۔

جفتی یعنی ملائی کا حال

یہ بالکل صحیح صحیح بات ہے کہ جس گھوڑی نے بچہ دیا ہو تو اُسکو بیاہنے کے پیچھے نوین یا دسوین دن سانڈ سے ملانا چاہیئے اور سب سے عمدہ دن نوان ہی ہے۔

جو اِس بات کی تصدیق (یعنی سچائی) کرنا منظور ہے کہ گھوڑی بھر گیئی یا خالی گیئی تو اِس کے واسطے اکیسوان دِن ہے اور خاص اُسی روز گھوڑی کو سانڈ کے پاس لیجا کر اطمینان کر لو کہ اگر وہ سانڈ سے ہٹتی ہے تو بس جان لو کہ حمل سے ہے۔

اِس مُلک کا خاص رواج گھوڑی کے بھروانے کا یہ ہے کہ پہلے مُوٹھ سے ایک یا دو دن کا بیچ دیکر گھوڑی کو پھر دوسری بار بھرواتے ہین۔ میری رائے مین دو دن کا بیچ پہلی اور دوسری موٹھ یا ملائی مین دینا چاہیئے کیونکہ اگر گھوڑی پہلی ہی بار بار دار ہو جاویگی تو پھر تیسرے دن سانڈ کو قبول نہ کریگی اور اِسی طرح سے سانڈ فالتو مُوٹھ یا ملائی سے بچے گا۔ وقت النگ آنے یعنی گرمانے گھوڑی کے کہ جبوقت مین اُس کا بھروانا مناسب ہے، یہ حال ہے کہ ہندوستان کی بہت سی جگھون مین یہ رواج ہے کہ لوگ اِسکے لئے اِسقدر ٹھیرے رہتے ہین کہ وہ وقت النگ کا اوترنے بھی لگتا ہے۔ یہ معمولی بات ہے کہ مُوٹھ سے نوین دِن گھوڑی کو سانڈ کے پاس لیجانا چاہیئے اور اُسوقت مین جو وہ النگ سے معلوم ہو تو پھر بھروانا چاہیئے۔

گھوڑی کے بھروانے کا سب سے عُمدہ وقت سال بھر مین وہ ہی ہے کہ جس وقت پر کہ اُسکا بچہ لینا منظور ہو۔ ہندوستان کی بہت سی جگھون مین سب سے اچھا وقت بچہ لینے کا آخری موسم جاڑے کا ہے تاکہ اُنکے بچون کو اِتنا وقت ملجاوے کہ وے موسم گرما کی گرمی سے مضبوط اور کٹھڑ ہو جاوین۔ ایسی صورت مین گھوڑی کو ماہ فروری کے آخیر یا ماہ مارچ کے شروع مین بھروانا چاہیئے مگر ہندوستانیون کی رائے مین ۱۵ اپریل سے ۱۵ ایٔ تک ملک پنجاب مین نہایت عمدہ وقت سمجھا جاتا ہے۔

چند گھوڑیان ماہ اکتوبر اور ماہ نوامبر مین بھی بھروائی جاتی ہین مگر یہ وقت اچھا نہین ہے۔ یہان کی نسل بڑھانیوالے اِس بات مین لاپروائی کرتے ہین اور سال بھر

مین کبھی بھر دا لیتے ہین -

چند گھوڑیون کو بڑی مشکل سے حمل رہتا ہے اور اسکے واسطے بہت بھاری انتظام کرنا پڑتا ہے - مُلک عرب والے اپنی گھوڑیون کو سانڈ سے ملانے سے پیشتر خُوب خُوب دوڑاتے ہین اور بڑی محنت لیتے ہین تاکہ وے تھک کر سیدھی سادی ہوجاوین - یہ برتاؤ اِس مُلک کی بھڑکیلی گھوڑیون کے ساتھ نہین ہوسکتا ہے لیکن اِسمین ذرہ بھی شُبہ نہین ہے کہ اگر اُن گھوڑیون کا جوکہ نہایت موٹی تازی ہون راتب کم کردیا جاوے اور اُن سے تھوڑی محنت بھی لیجاوے تو عمدہ نتیجہ پیدا ہونیکی اُمید ہوسکتی ہے - بہت کرکے جو گھوڑیان ہندوستان مین خالی رہ جاتی ہین - یہ خاص اُنکی حالت کیوجہ سے ہوتا ہے جبکہ وہ سانڈ سے ملائی جاتی ہین اور جب تک کہ بچہ پیدا کرانے والے یہان کے اپنی گھوڑیون کی حالت ٹھیک طور پر نہین رکھینگے بالکل اُمید بہتری کی اِس کام یعنی بچہ کشی مین نہین ہوسکتی ہے -

موتھ یعنی ملائی کے وقت یہ باتین قابل یاد رکھنے کے ہین کہ گھوڑا اور گھوڑی دونون اچھے ڈھنگ بفتار کے ہون - اُنکے سر اور گردن عمدہ ہون اور شانے عمدہ اور مُنہ ہُو کی طرف جُھکے ہوئے ہون - دونون کی کمر مضبوط اور چوڑی ہون - ٹانگون کی ہڈیون کا اچھا اور مضبوط ہونا ضروری ہے تاکہ وے اچھی طرح سے کھڑے رہین - کھونچون کی اور پنڈلیون کی ہڈی بڑی چپٹی وار ہونا چاہیئے - بالکل تندرست ہون اور کوئی پُشتینی یا اور کسی طرح کی بیماری نہ ہو - گھوڑی تو ناپ مین پندرہ ہاتھ اور گھوڑا پندرہ ہاتھ اور ایک انچ ہو - ایسی گھوڑیان ویسی ہی تھروبریڈ نسل کے سانڈ سے کہ جسمین یہ باتین جو کہی گئی ہین ہووین تو ملائی جاوین اور پھر جو بچہ اِن سے ہونگے وہ زیادہ دامون کے ہونگے اور ہرج کا کام کرنیکے لائق پیدا ہونگے -

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ گھوڑے اور گھوڑی مین ترقی نسل کے لئے زیادہ فرق ہونا مُضر

یعنی خراب ہے۔ جہانتک ہوسکے گھوڑا اور گھوڑی قریب قریب برابر ناپ کے ہون حالانکہ اس ملک مین گھوڑا گھوڑی سے قدرے بڑا ہونا چاہیئے مگر زیادہ نہین۔ یہی ناپ آگے کو اُنکے بچون مین بھی رکھی جاوے تاکہ تھوڑی سی پُشت کے پیچھے منشا کے موافق ناپ کے جانور پیدا ہونے لگین۔ یہ ایسی بات ہے کہ جو دفعتہً یعنی یکبارگی نہین ہوسکتی ہے اور جن گھوڑے اور گھوڑی کے قد مین زیادہ فرق ہو تو اُن سے بچہ لینا بالکل غلطی یعنی بھول ہے کیونکہ اُن سے اُنکے موافق بچہ پیدا ہونیکی اُمید کبھی نہین ہوسکتی ہے۔

جس صورت مین کہ گھوڑی سب باتون مین ٹھیک ہے، تو اُسوقت مین نسل بڑھانیوالے کو لازم ہے کہ اُسکو کسی عمدہ ہی نسل کے تھروبریڈ اصیل ولایتی سانڈ سے ملاوے کیونکہ اس نسل کا گھوڑا سانڈ کے لئے انگلستان مین بہت سی جگھون یعنی واسطے شکاریو نکے تلاش کیا جاتا ہے اور جتنی بڑھیا نسل کی گھوڑی سے وہ ملایا جاویگا۔ بشرطیکہ گھوڑی زیادہ ہڈی اور معدہ والی ہے اوتنے ہی بڑھیا نسل کے بچے شکاری کام کے پیدا ہونگے۔

حال بچہ دینے والی گھوڑیون کا

بچہ دینے والی گھوڑیون کو اچھی درست حالت مین رکھنا چاہیئے تاکہ وے نہ تو بہت موٹی اور نہ بہت دُبلی ہو جاوین۔ بہت سی گھوڑیون کو بڑی جلدی مُٹاپا چھا جاتا ہے اور بہت سی جلدی سے دبلا بھی جاتی ہین۔ اگر احتیاط کھانے مین کی جاویگی تو یہ دونون باتین پیدا نہ ہونگی۔ یہ نہایت مشہور اور صحیح بات ہے کہ وہ بچہ دینے والی گھوڑیان جو کہ بہت موٹی ہوتی ہین یا جن کو مالیدہ وغیرہ دیا جاتا ہے بہت ہی مشکل سے اوّل تو حاملہ ہوتی ہین اور جو بر تقدیر حاملہ بھی ہوگئین تو بچہ بہت

مشکل سے جنتی ہین اور یہ حالت گھوڑیون کی خاصکر اُسوقت مین زیادہ ہوتی ہے۔
جبکہ اُن سے پورے طور سے محنت نہین لیجاتی ہے۔ وہ ہی گھوڑیان جن سے کہ ہر روز
ٹھیک ٹھیک کام لیا جاتا ہے اور مناسب اور کافی خوراک اُنکی عمدہ حالت مین رکھنے
کو دیجاتی ہے نہایت عمدہ اور نہایت تندرست بچہ دیتی ہین۔ بہت موٹی گھوڑیان
اگر نہایت موٹی تازی ہی رہینگی تو وے بانجھ ہوجاتی ہین۔

اِس ملک مین تین برس کی عمر سے لیکر سولہ برس کی عمر والی تک کی گھوڑی سے
بچہ لیتے ہین اور سولہ برس سے دس برس کی عمر کے بیچ مین نہایت عمدہ بچے پیدا
ہوتے ہین۔ جب تک کہ گھوڑی تین برس کی نہ ہولیگی تو وہ کسی سانڈ سرکاری
سے نہین ملائی جاویگی۔ مُلک انگلستان مین بہت سی جگہون مین یہ رواج ہے کہ
دو ہی برس کی عمر والی بچھیری سے بچہ لینے لگتے ہین مگر ہندوستان مین یہ بات
نہین ہوسکتی ہے اور انگلستان مین بھی بہت سے تجربہ کار نسل کے بڑھانے والے
اِس کو ناپسند کرتے ہین۔ جو شخص کہ اِس مُلک کے بچون کی حالت سے واقف ہوگا
وہ البتہ تین سال سے کم عمر والی گھوڑیون سے ہرگز بچہ نہ لیگا۔ اِس ملک کے بچے ایسے
کم بڑھتے ہین کہ یہان کا تین برس کا بچہ انگلستان کے دو برس کے بچے کا مُقابلہ
نہین کرسکتا ہے۔ ولایتی گھوڑون کے آبا و اجداد کو بہت برسون سے اچھی اچھی
خوراک دی گئی ہے اور حفاظت کی گئی ہے اور ہندوستانی گھوڑون کے آبا و اجداد
کو سیکڑون برس سے بُرے طور سے پالا ہے اور ذرہ بھی اُنکی خبر نہین لی ہے۔ پس
یہ ہی صاف وجہ اِنکے بچھڑ جانیکی ہے۔

نوجوان جانورون سے بچہ لینے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اُنکی اولاد کمزور پیدا ہوتی ہے۔
نہایت ہی عمدہ بچہ اُن گھوڑیون سے پیدا ہونگے جو کہ پانچ یا چھ برس کی عمر مین کسی
پورے مضبوط اور چُست سانڈ سے ملائی جاوینگی۔

النگ یعنی گرمانے کا حال

جس حالت مین کہ گھوڑی کو سانڈ کی زیادہ چاہنا ہوتی ہے اور یہ چاہنا جب آپ سے آپ پیدا ہووے تو اُسکو گرمانا بولتے ہین۔ اُسوقت گھوڑی بہت جوش مین اور بیقرار ہو جاتی ہے اور وقت پیشاب کرنیکے اپنی دُم کو ہلاتی ہے مگر پیشاب بہت کم کرتی ہے۔ بہت کرکے یعنی بار بار پیشاب کرنے کی جگہ کو ہلاتی ہے اور سفید لیسدار دھات کی قسم اندر سے باہر کو بہتی ہے۔ یہ حالت اکثر موسم بہار یعنی ماہ اپریل اور ماہ مئی (چیت اور بیساکھ) مین ہو جاتی ہے۔ موسم بہار سے ماہ کاتک کے آخیر تک کہتے ہین کہ گھوڑی کو ہر تین یا چار ہفتہ مین خواہش یعنی چاہنا سانڈ کی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ خواہش صرف پندرہ دن تک کہتے ہین کہ رہتی ہے مگر اصل مین صرف دو دن سے لیکر پانچ روز تک رہتی ہے۔

یہ بات میرے اور تجربہ کار نسل بڑھانے والون کے تجربہ سے ٹھیک ہے کہ گھوڑی کو اُسوقت مین حمل ضرور رہ جاویگا جبکہ وہ قدرتی طور سے یعنی اپنے آپ گرمانے پر سانڈ سے ملائی جاویگی نہ کہ اُسوقت مین کہ اُسکو سانڈ دکھلاکر گرم کراوین جو گرمی کہ اِس طرح سے پیدا ہوگی وہ صرف جھوٹی اور غیر موسمی ہوگی۔ بہت سی گھوڑیان موسم برسات مین گرما جاتی ہین مگر جاڑے مین کم۔

گھوڑیون کے موسم النگ یعنی گرمانے مین کئی باتین ہین اور اُن مین ہر ایک کو بہت فرق ہی۔ بعض گھوڑیون سے مشکل سے کوئی علامت یعنی نشانی ظاہر ہوتی ہے اور بعض بڑی بدمعاش ہوتی ہین کہ وے لات مارنے لگتی ہین اور ہنہناتی ہین جبکہ کوئی اُنکے نزدیک جاتا ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ سیدھی گھوڑی کے بدمعاش گھوڑی سے اچھا حمل رہ جاتا ہے۔ بعض گھوڑیون کی خاص حالت ہے

کہ وے برابر حالت النگ مین رہتی ہین اور ایسی گھوڑیون کو نہ رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اُنکو حمل بہت مشکل سے رہتا ہے اور کبھی تو بالکل رہتا ہی نہین ہے۔

کبھی کبھی گھوڑی کو گرم کرانے کی ضرورت پڑتی ہے اور معمولی طریقہ اِسکے واسطے یہ ہی ہے کہ اُسکو کچھ دن سانڈ کے پاس برابر کے اصطبل مین باندہ دیوین۔

اُس حالت مین جبکہ گھوڑی برابر گرم رہتی ہو تو اُسکو علیحدہ جگہ مین چُپ چاپ بندھا رہنے دین اور تمام دانہ وغیرہ اُسکا بند کر دیوین اور اگر ہو سکے تو صرف ہری گھاس ہی کھلاوین اور دُور تک آہستہ آہستہ ٹھلا کر محنت لیوین۔ جو اس ترکیب سے وہ حاملہ نہ ہووے تو پھر اُسکو صبح و شام بھروانا چاہیئے یا برومائڈ آف پوٹاش وغیرہ دوائیان دیجاین۔ اگر اتنے پر بھی حاملہ نہ ہوے تو پھر یہ دیکھو کہ اُسکی رحم کا منہ معمولی ہے یا نہین۔ اکثر ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ رحم کا مُنہ ایسا سکڑ جاتا ہے کہ اُسکے اندر کچھ نہین جا سکتا ہے یعنی حمل نہین ٹھیر سکتا ہے۔ پس بھرائی کے وقت رحم کا مُنہ کسی ترکیب سے کھول دینا چاہیئے۔ مگر اِسکے کرنیکو ہوشیاری درکار ہے اور اِس کام کو کسی تجربہ کار سے کرانا چاہیئے۔

کبھی کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ گھوڑی کو سانڈ کے پاس لیجا کر اُسکو دکھلاتے ہین مگر وہ نہین گرباتی اور یہ اِسوجہ سے اکثر ہوتا ہے کہ جبکہ گھوڑی خراب حالت مین ہوتی ہے۔ ایسی حالتومین ہمیشہ اچھی اچھی خوراک اور کچھ گرم دوا دینا چاہیئے۔

حالت بانجھ ۔ بعض گھوڑیان چند روزہ یا ہمیشہ کو بانجھ رہتی ہین۔ اِس کے بہت سے سبب ہین جنمین سے بہت سے تو دُور ہو سکتے ہین اور بہت سے بالکل نہین۔

بہت بوڑھی اور زیادہ مُدت سے نہ ملائی گئی ہوئی گھوڑیان بھی ضرور بانجھ ہو جاتی ہین۔ یہ بات اکثر اُنھین گھوڑیومین دیکھو گے جو کہ برسون رجمنٹ یعنی پلٹنون مین رہ چکی ہین یا جو کہ بہت عرصہ تک گھُر دَوڑون مین دوڑی ہین اور پیچھے سے بچہ کشی کے

کام مین لائی گئی ہون۔

بہت موٹی اور بہت دُبلی گھوڑیان ایسی جلدی سے بچہ نہین دیتی ہین جیسی کہ معمولی اس کی گھوڑیان یعنی جو کہ نہ دُبلی ہون اور نہ موٹی دیونگی اور موٹی گھوڑیان بانجھ ہوجانیمین مشہور ہین سیدھی سادی گھوڑی کی برابر چمکیلی اور بدمعاش گھوڑیون کے بچے پیدا نہین ہوتے یعنی ان کے بچے اُن سے کم پیدا ہوتے ہین اور سیدھی گھوڑی پہلے ہی مُوٹھ یا ملائی مین حاملہ ہوجاتی ہے۔

ان باتون کے سوائے خاص بیماریان پیدا کرانیوالے عضو یعنی اعضائے تناسل کی بیماریان اور حالات مین ہوتی ہین کہ جسکے سبب سے بیمار گھوڑی بانجھ ہوجاتی ہے اور اُن بیماریون مین سے ایک نہایت ضروری بیماری یہ ہے کہ راستہ فرج سے رحم یعنی بچہ دان تک جو ہے وہ بند ہوجاتا ہے اور جبکہ یہ بات پیدا ہوگئی تو پھر گھوڑی کسی طرح سے حاملہ نہین ہوسکتی ہے کیونکہ بچہ دان تک کوئی چیز نہین پہونچ سکتی ہے۔ یہ بیماری آرام ہوسکتی ہے لیکن گھوڑے کے ڈاکٹر کی مدد سے ہوسکتا ہے۔ پس بانجھ ہونیکی ہر حالت مین گھوڑی کے ڈاکٹر کو بُلانا ضروری ہے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ بچہ پیدا کرانے والیکو بانجھ گھوڑی کے رکھنے مین نقصان زیادہ ہے اور چونکہ بانجھ ہونا یا نہ ہونا پہلے ہی سال مین کھل جاتا ہے اِسلئے ایک سال آزماکر جو وہ حاملہ نہ رہے تو بچہ کشی سے اُسکو خارج کردینا چاہئے۔ لیکن جو اُن اوپر کی ترکیبون سے جو ابھی بتلائی گئی ہین۔ اگر گھوڑی دوسرے برس مین جاکر حاملہ ہوجاوے جیسا کہ اکثر گھوڑدوڑی گھوڑیون مین ہوتا ہے تو اُسکو رکھنا چاہئے۔ جس گھوڑی کے پائون مین درد والہ زخم ہوگا وہ بھی حاملہ نہ ہوگی۔

مختلف اقسام کے کیس

کیس نمبر ۱ - منتقل ہونیوالی لیمی نائٹس - یا سوزش پاؤن کا حال

یہ کیس میرے مشاہدے مین جون گذشتہ مین آیا - سینیچر کی شب کو مین ایک گھوڑی کے دیکھنے کے لئے بلایا گیا - جس نے گذشتہ جمعرات کے دن بچہ دیا تھا لیکن آنول نہین پھینکی تھی جب مین پہنچا - تو مین نے گھوڑی کو ورم رحم مین مبتلا پایا - اور آنول ابتک دلوا سے لٹک رہی تھی - گھوڑی بے چین تھی - زور لگا رہی تھی - اسکو لرزہ تھا - اور پسینہ مین تر تھی نبض جھٹ نہ دینے والی اور بہت تیز تھی - اس کی حرارت ایک سو تین درجے فارن ہیٹ کی تھی میوکس ممبرین ہیلے سرخ رنگ کی تھی - چہرہ نہایت پریشان اور سانس مشکل سے لے رہی تھی -

مین نے آنول کو جو نہایت گندہ ہو رہی تھی - نکال ڈالا - یہ سب کی سب نکل آئی - اور مین نے ذیل کا نسخہ ہر چہار گھنٹے کے لئے دینے کے واسطے تجویز کیا - ٹنگچر اوپیم $\frac{۶}{۶}$ ڈرام - ٹنگچر بلاڈونا چار ڈرام - تھوڑے سے پانی مین ملا کر - دوسری دفعہ سویرے دیکھنے پر مین نے معلوم کیا کہ اسکی حالت کچھ اچھی نہین - اسلئے ٹکور کرنے کا ایک لخت حکم دیا - کمبل بڑی دیگ مین بھاپ سے تر کر کے استعمال کئے گئے - اس طرح سے حرارت بدون پانی کے مہیا کی گئی - اور اس وقت مین نے نسخہ ذیل تجویز کیا - ٹینکچر ایکونائٹ ۴ بوند - او ر سفوف قلمی شورہ $\frac{۲}{۲}$ ڈرام پانی مین ملا کر تین تین گھنٹے کے بعد تجویز کیا - ٹکور کمر اور دلوا پر چھ گھنٹے کے لئے جاری رکھی جس کے بعد ہم کو یہ معلوم ہوا - کہ گھوڑی آگے کی نسبت اچھی ہے کمبل ہٹا دئے - اس کو مالش کر کے خشک کیا - اور اچھی طرح کپڑے اسپر ڈالدئے - وہ گھوڑی کئی گھنٹون تک با آرام رہی لیکن ایک بجے دوسری صبح کو وہ اپنے پچھلے پاؤن مارنے لگی اور اپنا سر ڈہنی بغل کو ہمیشہ موڑتی رہی پھر زور لگانے لگی - جس سے میلا بالائی کے رنگ کی رطوبت کی ایک مقدار خارج ہوئی -

حرارت بھی زیادہ ہوگئی۔ اور ان علامتون کے بعد آنکھ بھی سُرخ ہوگئی۔ گرم کمبل پھر لگائے گئے۔ اور چھ بجے شام تک برابر دن بھر جاری رہے۔ اِس طرح سے اسکو چوبیس گھنٹے تک ٹکور ہوئی۔ اور نسخہ مذکورہ بالا بھی جاری رہا۔

اسوقت ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ ورم اور سوزش رحم کو چھوڑ گئی۔ اور سوزش کے سے علامات اگلے پیرون مین نمودار ہوئے اور مین نے فوراً کمبلون کو اُتروا کر گھوڑی کو خشک کرادیا۔ اور گرم کپڑے اِسکو پہنادئے۔ چوکر کی پلٹس اس کے سمون پر لگادئے۔ بتیس اونس السی کا تیل ایکونائیٹ کے ایک خوراک کے ساتھ اسکو پلایا گیا۔ اس کو ایک آدمی کے سپرد کیا گیا۔ جو تمام رات اس کے ساتھ جاگتا رہا۔ صبح آیندہ سمون کا ورم نہایت شدید ہوگیا میوکس ممبرین بہت سرخ ہوگئے۔ اس کی میلی صورت دور ہوگئی نبض پُر تھی لیکن اشتہا آگے سے اچھی ہوگئی مین نے تازہ گھاس کٹوا کر اس کے لئے منگائی۔ جس کو اس نے خوش ہوکر کھایا۔ شام کے وقت سوزش قدرے کم ہوئی۔ آنکھین ویسی سرخ نہ رہین۔ اور نبض بھی کسی قدر کم ہوگئی۔ یہی تخفیف کئی دنون تک جاری رہی بس کہ ایک ہفتے کے انجام پر اس وقت سے کہ یہی پلٹس لگائی گئی تھی۔ اتاری گئی۔ اور اس گھوڑی کو نصف گھنٹے کے لئے روزانہ چراگاہ مین ٹہلایا گیا تب اسپر ایک پلسٹر لگایا گیا۔ بعد پھر موسم گرما کی دوڑ مین بھیجی گئی۔

اب وہ گھوڑی ایسی تندرست ہے جیسے پہلے تھی۔ مجھے یہ بھی بیان کرنا چاہئے۔ کہ اِس کے بچے کو جو پہلے ہی سے کمزور تھا۔ جوڑون کا مرض ہوگیا۔ اور جو پیدایش سے دو ہفتہ کے بعد مرگیا۔

کیس نمبر ۲۔ مویشیون مین اشائیفل جوڑ کے مرض

مسٹر گوٹارڈ دو قسمین اس کی بتاتے ہین۔ ایک وہ جو چوٹ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور دوسری وہ جو وجہ مفاصل سے پیدا ہو۔ جو وجہ مفاصل سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ مشکل سے شفا پاتی ہے۔ جب بباعث چوٹ یہہ پیدا ہو۔ تو وہ پہلے پہلے سرد ادویات کا لگانا

بتلاتے ہین۔ اور بعد ازان ایری ٹنٹ چیزون کا لگانا جیسے ایمونیا کا لیمنٹ یا ٹینکچر کنتھریڈیس

اگر لنگ کئی دنون کے بعد اچھا نہو۔ تو وہ ذیل کا مرہم استعمال کرتے ہین۔ بائی کرومیٹ آف پٹاشیم چار گرین۔ ایوڈائیڈ آف پٹاشیم چار گرین ویسلین چار گرین لیکن اس مرہم کو احتیاط سے لگانا چاہیے۔ اگر اس کو بڑی سطح پر لگایا جاوے۔ یا زیادہ لگایا جاوے۔ تو عرصہ دراز تک اس کو ملا جاوے۔ تو زہر کی علامات نمودار ہون گی۔

سٹائیفل کے جوڑ کی سوزش فرانس کے بعض صوبون مین بطور گنوٹ یا نکلس مشہور ہے اور اس کو ٹرومیٹک جوڑ کے سوزش سے اس طرح تمیز کرتے ہین۔ کہ چوٹ کے بعد جو سوزش پیدا ہوتی ہے صرف ایک جوڑ کو ہوتی ہے۔ اور سخت درد کے ساتھ جلد نمودار ہوتی ہے۔ لیکن یہہ تشخیصی حالات اچھے نہین ہین۔ او ر انپر اعتبار نکرنا چاہیے۔ گمارٹ صاحب بائی کرومیٹ کے مرہم کو اورون پر ترجیح دیتے ہین لیکن وہ سالی سیلٹ آف سوڈا کو آٹھ یا دس دن تک بڑی بڑی خوراکون مین دینا بھی بتلاتے ہین۔ اگر اس مرض کا علاج ابتدا سے ہو تو اچھے نتیجے پیدا ہوتے ہین لیکن اگر جوڑ کی بناوٹ مین تبدیلیان ہونے لگ گئی ہون۔ تو بہتری کی امید اس طرح پر ہو سکتی ہے۔ کہ جانور کو موٹا کر دیا جاوے۔

کیس نمبر ۲۳۔ نوٹ۔ بابت طولانی عمر گھوڑی کے

ای لیور ایک گھوڑی کی نسبت بیان کرتا ہے۔ جو ایم۔ ڈی۔ لا۔ فیبر دینس صاحب کی تھی اس گھوڑی نے سینتیس ۳۷ برس کی عمر کے بعد بچہ دیا۔ اور ایک گھوڑی پینتیس ۳۵ برس کی عمر کی بابت بیان کیا گیا ہے کہ اس نے حال مین بچہ دیا۔ اگرچہ بلیینی صاحب کا دعویٰ ہی۔ کہ گھوڑا ساٹھ ۶۰ برس تک زندہ رہتا ہے۔ اور لفن صاحب ایک خاص گھوڑی کا ذکر کرتے ہین۔ جو پچاس ۵۰ برس تک پہنچا۔ مذکورہ بالا نظائر بلا شبہ بلحاظ عمر مستثنےٰ ہین خوب تصدیق شدہ گھوڑون مین ایک گھوڑا انگریزی رسالے کا تھا جو نہایت عجیب ہے۔ یہہ سات برس کی عمر مین ۱۸۳۳ء مین رسالے مین بھرتی ہوا۔ اور پھر ۱۸۶۲ء مین چھتیس ۳۶ برس کی عمر کا ہو کر مرا۔

مرض ایک کتے کے مرض پیراسائیٹ مشابہ مرض ڈم رے بیز۔ یا دیوانگی۔
جس کے نوٹ ولسن بارکر صاحب ایم۔ آر۔ سی۔ وی۔ ایس۔ کولمبو ملک سیلون نے
لکھے ہین۔

یہہ تین برس کی عمر کا فاکس ٹیریر کتا تھا۔ جو ایک روسی افسر کا مال تھا۔ جو کولمبو مین رہتا تھا۔ اس کی حالت سے ناظرین کو دلچسپی ہوگی جب یہہ کتا ہسپتال مین داخل ہوا۔ مین موجود نہین تھا لیکن چونکہ وہ مشتبہ معلوم ہوا میرے ملازم نے اسکو ایک خانہ مین اور جانورون سے علیحدہ اور باہر رکھا جب مین صحن مین آیا۔ تو اس کا مالک موجود تھا۔ اور ہم اس بیمار کو دیکھنے گئے۔ وہ اپنے مالک کی آواز سنکر اس کو پہچانتا تھا۔ اور مین نے اسے خانے سے نکلوایا لیکن زنجیر سے پکڑے رکھا۔ کتا دو دن سے بیمار تھا۔ اور اس مین ذیل کے علامات پائے گئے

علامات۔ منہ سے لعاب جاری تھا۔ نیچے کا جبڑا گرا ہوا۔ آنکھین سست۔ سر جھکا ہوا۔ قے کرنے کی کوشش کرتا تھا جسم کے عضلات مین خفیف سا تشنج۔ یہہ علامات بتدریج ردی ہوتے گئے۔ اور آخیر دن جب سے کتے کو بیمار ہوئے پانچ دن ہوئے تھے۔ تو وہ اپنے سر اور منہ کو پنجون سے مارتا تھا۔ یہانتک کہ اس کا منہ اندر سے کچا ہوگیا۔ کتے نے اپنا منہ کبھی بند نہ کیا۔ اور ہمیشہ پانی پینے کی کوشش کرتا رہا۔

علاج۔ کتے کو اچھی طرح ملاحظہ کرنے کے بعد مین نہین کہہ سکتا تھا۔ کہ وہ پاگل ہے یا نہین پہلے بات جو مین نے کی۔ یہہ تھی۔ کہ اس کے منہ اور گلے کو کسی روگ کے لئے امتحان کیا جائے لیکن کچھ بھی اندر باہر ٹٹولنے سے پایا نہ گیا۔ اس کو ایک خوراک کاسٹر آئل کی دی گئی۔ جو اس نے مشکل کے ساتھ نگل لی۔ تب مین نے اس کو کچھ دودھ ایک ہڈی اور کچھ باریک کٹا ہوا گوشت دیا اس نے کہانے کی کوشش کی لیکن وہ کہا نہ سکا۔ ایک دفعہ بھی اس نے دودھ کو نہ چھوا پانی سے زیادہ پسند کرتا تھا۔ دوسرے دن مین نے پھر اس کے گلے کا امتحان کیا لیکن کسی چیز کو پا نہ سکا اور اسوقت مین نے اسکو تھوڑی سی ٹارالمیٹک اِس خیال سے دی کہ اگر چھوٹی سی ہڈی

ایسافیگس یا مری کے نچلے حصے مین پھنسی ہوئی ہے۔ تو یہ قے کر دیگا۔ کچھ بھی اس نے قے نہ کی سوائے تھوڑی سی نیم ہضم شدہ غذا اور صفرائے کے۔ شام کیوقت اسکے مالک کی درخواست پر جس کا اعتقاد کونین پر ہر ایک چیز کے لئے تھا۔ مین نے اس کتے کو ایک خوراک اس کی تھوڑی سی ٹینکچر کارڈیم مین ملا کر دی۔ کتے نے اس شربت کو پسند نہ کیا۔ اور فوراً قے کر دی۔ صبح آیندہ جب مین نے اسے ساڑھے چھ بجے دیکھا۔ تو وہ جان توڑ رہا تھا مین بھی موت کی توقع ہر ایک لحظہ کر رہا تھا۔ وہ سانس کے لئے زور لگا رہا تھا۔ اور اسی حالت مین پڑا رہا۔ اٹھائے صبح مین مردہ پایا گیا۔

مردہ شگافی

مین نے اس کا جسم باہر سے باحتیاط پرانے یا نئے زخمون کے لئے ملاحظہ کیا لیکن مجھکو کوئی نہ ملا پس مین نے اسکی لاش کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک کھول ڈالا۔ چیرنے پر کوئی غیر معمولی چیز نہ پائی گئی۔ پھر مین نے زبان۔ ٹریکیا۔ مری پھیپھڑے۔ دل اور پیٹ کے عضائے کوڈایافرام کے اتصالون سے جدا کر کے علیحدہ کر کے رکھا۔ منہ دیکھنے پر کوئی نمایان کنجیجن یا اجتماع خون نہ پایا۔ بعض جگہ منہ چھیلا ہوا تھا۔ جو اس نے ہنخون سے چھیلا تھا۔ لیرنگس مین ٹرا کنجیجن تھا۔ اور اس مین کچھ بلغم تھا۔ ٹریکیا تھوڑا سا سرخ تھا۔ پھیپھڑے۔ دل طحال جگر اور گردے تندرست تھے۔ ایسافیگس کو کاٹنے پر ایک سخت گول چیکا مین نے دیکھا جو ایک چلغوزے کے قد کا تھا۔ اور اس مین کوئی بیرونی سوراخ نہ تھا۔ اور یہ ڈیڑھ انچ کے فاصلے پر معدے کے کارڈیک سوراخ سے دور واقع تھا۔ اس کو مین نے کاٹ کر نکالا۔ اور ایسافیگس کے کھولنے پر مین نے ایک گول سوراخ دیکھا۔ جو ایک چھوٹے مٹر کے قریب قطر تھا۔ اور جس مین سے قریب آدھے انچ کے ایک گول سفید کیڑا نکلا۔ یہ کیڑا زندہ تھا۔ اس کو باحتیاط ایک طرف رکھکر مین معدے کا امتحان کرنے لگا۔ جو پانی سے بھرا ہوا تھا میمبرین جس کا استر معدے پر لگا ہوا تھا۔ پیلے رنگ کا اور کمزور تھا۔ آنتون مین سیاہ رنگ کا گاڑھا آنوکی

طرح کا مواد تھا - اور جب اس کو بڑی اور چھوٹی آنتون سے علیحدہ کرکے دیکھا - تو تھوڑے سے خون کے داغ کے سوائے اور کچھ نہ پایا گیا - مسانا بہر تھا - اور کسی قسم کا کیڑا مجھکو نہ ملا مین نے سر کو کھولا اور دماغ کو نکالا لیکن اس مین کوئی غیر طبعی شے نہ دیکھ سکا - اِس کتے کے مالک کے دو اور کتون کو بھی ویسی ہی بیماری ہوئی تھی - ایک مین مذکورہ بالا علامات نرم سے ظاہر ہوئے - اور دوسرے مین بھی علامات تھے لیکن علاوہ ان کے یہ بھی تھا - کہ سر بہت سوج گیا تھا مین نے ان مین سے کسی کو نہ دیکھا تھا لیکن دو نواب شفایاب ہو گئے تھے -

سیٹل صاحب کی کتاب کتے کے امراض صفحہ (۱۰۸) ایک سو آٹھ کو دیکھنے سے جہان وہ فلیریا سینگیو تولینٹا کا ذکر کرتے ہین - کہ اس سے گلا بند ہو جاتا ہے لیکن وہ کوئی علامت خاموش دیوانگی کی بیان نہین کرتی - اِس کتاب مین صفحہ ایک سو دس ۱۱۰ کے نیچے کے نوٹ مین بھی معلوم ہوتا ہے - کہ ایک بیمار کا ذکر ہے - کہ جس کا حال مسٹر وارڈ نے تحریر کیا ہے - یہ ایک بلڈاگ کتا تھا - جس نے ایک سوزن اور سوت کو نگل کر علامات خاموش دیوانگی کے ظاہر کی تھین - فلمنگ صاحب کے ترجمہ نیو مین کے پیراسائیٹ اور ان کے امراض کی کتاب کے صفحہ تین سو اڑسٹھ ۳۶۸ سے تین سو اکھتر ۳۷۱ تک دیکھنے سے ہمین عمدہ بیان ان علامات کا ملتا ہے - جو اس پیراسائیٹ کے حملہ سے ملتی یا ظاہر ہوتی ہین - اور صفحہ تین سو اکہتر ۳۷۱ مین یہ بیان ہے - کہ بڑی مقدار مشاہدات کی بلحاظ اس پیراسائیٹ کے سپائی روپٹررا سینگنولینٹا ان کتون مین دیکھے گئے ہین - جو دیوانگی سے مر گئے - اور وہ بیان کرتے جاتے ہین - اور یہی واقعہ مین بھی ہو کہ یہ کیڑا بعض اوقات دیوانگی کی علامات پیدا کرتا ہے جس سے مغالطہ ہوتا ہے - اور اس سے کتونکو بطور دیوانہ کے مار دیا جاتا ہے - یہ ایسی ہی صورت تھی - مین نے مناسب سمجھا کہ مین اپنے مشاہدات اس بیمار کو تحریر کر دون جو مثل خاموش دیوانگی کے بلاشبہ معلوم ہوا -

فیرنگس کے فسچولا گا کے بیمار کا حال

جسکو اے ایل بیز صاحب ایم-آر-سی-وی-ایس نے تحریر کیا- یہ جانور جسکو یہ غیر معمولی بیماری گلے کی تھی ایک پانچ سالہ کمیت رنگ کی گاڑی کی گھوڑی تھی سائیس نے مجھکو اس کا دہیان دلایا کہ یہ گھوڑی اکثر کھانستی ہے اور اپنا دانا سب نہین کھاتی ہین نے وقت ملاحظہ کے دیکھا کہ اسکی ناک سے دسچارج جاری تھا اور ناک آگے کو نکالے ہوئے تھی مُنہ گرم اور چپچپاتا تھا نبض تیز تھی سب مگزلری کے مرکز مین ایک سخت ورم تھا جو کہ ہاتھ لگانے سے درد کرتا تھا کھانسی تند شدید اور بار بار ہوتی تھی فی الواقع اس کی علامات شدید اسٹرانگلس کے سے تھے- اثنائے چار دن مین گلے کا ورم بڑھ گیا- اور اس مین مُنہ بننے کے آثار نظر آئے چونکہ نگلنے کی تکلیف زیادہ ہوگئی دنبل کو نشتر سے کھولدیا گیا اور ڈہائی تولہ کے قریب تندرست پیپ خارج ہوئی اب یہ توقع ہوئی کہ مصیبت ٹل گئی اور آرام جلد ہوجاویگا- دو یوم کے بعد مین گھوڑی کو کسی قدر افاقہ معلوم ہوا لیکن اسکے بعد بائین طرف کے گلے پر ورم دیکھا گیا گویا ایک اور ایبسس بن رہا تھا ورم سخت اور دبانے پر درد کرتا تھا اور عین درمیان کان کی جڑہ اور انفریر مگزلری کے گوشے کے بہت اُبھرا ہوا تھا کچھ دنون تک ورم آہستہ آہستہ نیچے کیطرف گلے کے نیچے بڑہ گیا باوجودیکہ اس کا روز ملاحظہ ہوا اس مین کوئی آثار نرمی یا تموج کے نہ معلوم ہوا روزانہ تکلیف کھانے کی بڑھتی گئی تنفس کے ساتھ شور ہونے لگا- اور خوف پیدا ہوا کہ ٹریکیاٹمی کرنی پڑیگی- گیارہوین دن ورم کے نچلے مقام پر ایک نرجگہ پائی گئی- زیادہ غور سے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ چمڑا وہان پھٹ گیا- اور رطوبت جاری ہے- اس سوراخ کو بڑا کیا گیا اور تھوڑی ہی مقدار اس مادہ کی جو کہ ترش بُو والی اچھی طرح

سے چبائی ہوئی غذا ثابت ہوئی نکالی گئی یہ غذا ایپسس مین ایسی مضبوط بیٹھی ہوئی
تھی کہ موٹا سرے والا پروب اور فارسیپس اسکے نکالنے کے لئے کام مین لانا پڑا اسقدر
مقدار اس سے نکلی کہ جس سے ایک چھوٹا چاہ کا پیالہ بھر جاوے - اور جوف جو خالی ہوا
اپنی مقدار مین اسکے برابر تھا - گھوڑی بہت دُبلی ہوگئی - لیکن اُس وقت سے وہ آہستہ
آہستہ بہتر ہوتی گئی - سانس جو زور سے آتا تھا بند ہوگیا - کھانسی اور نگلنے کی تکلیف
آہستہ آہستہ دُور ہوگئی - ایپسس کی یا وتل کی دیوارین نہ بیٹھین - لیکن جیسے آس پاس
کی حصون کا ورم کم ہوا جوف بھی کم ہوگیا - اور کچھ جوف انگورون سے بھی بھر گیا -
صرف ایک چھوٹا سا سوراخ رہ گیا - کوئی سخت غذا زخم مین سے نکلتی ہوئی نہ دیکھی
تھی - لیکن ڈسچارج جو اسے نکلتا تھا اسمین غذا کی رنگت ہوتی تھی - یہ نہایت سب
نمایان ہوتا تھا جب سبز گھاس کھاتی تھی - نو ہفتے شفاخانہ مین رہنے کے بعد گھوڑی
کے بدن مین گوشت بھر آیا اور تیار ہوگئی - اور تب وہ کام لینے کیلئے خارج کی گئی -

فیرنکس کے ناسور کا وجود یا موجود ہونا - اب سہولیت سے دیکھا جاتا تھا جب
وہ پانی بالٹی سے پیتی تھی - تب چھوٹی دھارین پانی کی ہر ایک لقمے کے نگلنے سے
نکلتی تھی جس سے ہر ایک شخص جس نے اِسکو دیکھا حیرت مین آتا تھا - یہی حالت دو
ماہ تک رہی تب یہ بند ہوگیا - اور اب سوائے ایک چھوٹی ڈورے کے جو کہ بقیہ ناسور کا
تھا - اور کچھ باقی نہ رہا -

علاج اس عرصہ مین جبکہ نگلنے کی تکلیف تھی - ایک چٹنی بلاڈونا اور کلوریٹ
آف پوٹاس کی زبان پر کئی دفعہ دن مین رکھ دیا کرتے - اور ایک گرم اسپنج کا ٹکڑا
بذریعہ کنٹلے کے گلے پر رکھا گیا - پہلے پہلے زخم کو کاربالک آیل سے ڈریس کیا -
اور جب سائنس بن چکا - تو نیٹریٹ آف سلور کی عرق کی پچکاری کئی دفعہ لگائی گئی -
لیکن یہ بے سود ہوئی آخر کار یہ بدون کسی علاج کے اچھی ہوگئی - میرے تجربہ مین یہ

بیمار عجیب تھا - ایک صاحب نے اِسے دیکھ کر کہا کہ اس نے بہت ایسے بیمار دیکھے ہین - حالانکہ ایک اور معالج نے جس کے ساتھ میرا تذکرہ ہوا وعدہ کیا کہ مجھکو وہ ایک ایساہی بیمار دکھائیگا پانی اس سے بھی پینے کے وقت چھوٹی چھوٹی دھارون مین گرتا تھا - اور مین اس بیمار کو اسلیئے نادرالوقوع نہین خیال کرسکتا - سور تھروٹ اور ماسٹرانگلس اکثر ہوتے ہین لیکن کیون بعض کا انجام فرنگس مین ہوتاہے - یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو اورون کے لئے چھوڑتا ہون - ایسے بیمار کا مین نے کبھی حال آگے نہین پڑھا تھا اسلیئے مین نے اسکو تحریر مین کیا ہے -

فرکچر آفدی اسکیپولا

جسکو ڈبلیو آر ڈیمس صاحب ایم آر سی وی ایس نے تحریر کیا ہے - ایک بگھنٹ گاڑی کا گھوڑا سات سالہ عمر کا کالج کے شفاخانہ مین ایک بے قواعدہ زخم سے بیمار داخل ہوا یہ زخم اسکیپولا سامنے کے حصے کے درمیان واقعہ تھا اس گھوڑے کو ایک چھٹے ہوئے گھوڑے کے ساتھ ٹکر لگی جسکے ساتھ ایک گوالے کی گاڑی بندھی تھی اور جسکے سبب سے یہ چوٹ اسکو پہنچی - یہ غریب جانور نہایت ضعف کی حالت مین تھا اور اسکو سخت لنگ تھا - اور جب زخم مین انگلی ڈالی گئی - تو اسنے نہ کچھ روک کی اور نہ پروا کی - اس زخم مین اندر اور آگے کی طرف چار انچ تک اُنگلی چلی جاتی تھی اس سے ایک بڑا بالائی سا جوف بن گیا تھا - اوپر کی طرف اُنگلی اوپر اور اندر کی طرف انٹیا اسپائی نیٹا سلز کے جوف مین چلی جاتی تھی اور اس حصے زخم کے جوف مین سامنا کنارہ اسکیپولا کو لگتا تھا - یہ کنارہ ناہموار اور اس پر سے پری اسٹیم اتر گیا تھا - اور ہڈی کے ٹکڑے پاس پاس کے مسلون مین دبے ہوتے تھے -

علاج مسلز مین زخم کو بڑا کیا گیا تاکہ ٹوٹی ہوئی ہڈی کے ٹکڑون کو نکالنے مین آسانی ہو

کئی چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہڈی کے نکالے گئے ایک ٹکڑا اندر کی جانب اسکیپولا سے ڈھائی انچ لمبا اور دو انچ چوڑا بذریعہ انگلی اور نار سیس کے ذریعہ سے نکالا گیا - انگلی آسانی سے اسکیپولا کے سامنے کے کنارے کے گرد جا سکتی تھی کند ھے پر خوب ٹکور کی گئی اور اسکو انٹی سپٹک کے ذریعہ انجکشن کیا گیا دو دفع روزانہ پہلے دو ہفتہ کیلئے کیا گیا بعد آزان صرف ایک دفع روزانہ -

ایک انٹی میولمنٹ ڈرافٹ گھوڑے کو حادثے کی رات کو دیا گیا تاکہ گھوڑا ہوش مین آجاوے پہلے تیس دن گھوڑا کھڑا رہا بعد ازان وہ اکثر اوقات لیٹا رہتا صرف کھانے کے لئے اٹھتا اور پھر جلدی لیٹ جاتا - حادثے کے چار ہفتے کے بعد بہت تھوڑا لنگ عیان تھا اور آج گھوڑا قدم قدم اور دلکی کی رفتار مین تندرست جاتا ہی اور زخم سے اخراج بالکل بند ہوگیا اور زخم بھی بند ہوگیا پہلے دو ہفتے اخراج بکثرت تھا لیکن اس مین ذرا سی بھی بو نہ تھی - اس بیمارے سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ خواہ کیسا ہی مناسب معلوم ہو کہ نیچے کی طرف سوراخ زخم مین سے رطوبت بہنے کے لئے کئے جاوین اور ایسے سوراخ جب کرنے مشکل ہون جیسا کہ اس بیمار مین ناممکن تھے تو ان کو نہ کرنا چاہیئے بشرطیکہ ہر انسان اسکو انٹی سپٹک نہ رکھ سکے -

فلکسر بریکیائی مسلز کی موچ اونٹ مین

مرسلہ سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن وٹیری نیری کالج لاہور

مورخہ ۹ - نومبر ۱۸۹۶ء ایک اونٹ سرکاری مسمی شنکرداس شترسوار پولیس لاہور واسطے معالجہ کے شفاخانہ مین لایا - اونٹ دہنے انگلی ٹانگ سے لنگ مارتا تھا - امتحان کرنے سے معلوم ہوا - کہ اوسکے فلکسر بریکیائی مسلز مین موچ ہے - اور اس سبب سے لنگ کرتا ہے ؛ -

اسباب - جب ناہموار راستہ پر پھر اونٹ کو چلایا جاوے - اُسکا پیر نکل یا پھسل جاوے - یا اگلے پیر کے پھسلنے سے اونٹ گر پڑے - تو فلکسر بریکیائے مسلز کی موچ آجاتی ہے - اور جانور لنگ کرنے لگتا ہے -

علامات - ماؤف مقام کیقدر متورم اور پُر درد ہوتا ہے - اسکو انگلیون سے دبانے پر درد مانتا ہے - اگر موچ سخت ہو - تو بیٹھنے کے وقت جب گھٹنے زمین پر ٹیک دیوے تو کندھے اور خاصکر شانہ کے سامنے کے عضلاف مین لرزہ ہوتا ہے چنانچہ یہہ سب علامتین جانور زیر علاج مین موجود تھین - علاوہ برین سوار کی زبانی معلوم ہوا - کہ جب سے لنگڑا ہوا ہے - دو روز سے کھاتا بھی کم ہے - اور بہت سُست رہتا ہے -

علاج - پہلے مقام ماؤف یعنی شانہ کے جوڑ کے نیچے چھاتی کے سامنے بال صاف کرکے ایمونیا لیمنٹ کی خوب مالش کی - اور سوار کو سمجھایا گیا - کہ ۳ دفعہ دن مین گرم پانی کی ٹکور کرے - اور ہمیشہ بعد ٹکور کے چمڑے کو کپڑے سے ملکر بالکل خشک کر دیوے اور اس پر ایمونیا لیمنٹ ملدیوے - دو روز تک یہ علاج کیا کیقدر لنگ مین

تخفیف ہوئی۔ مگر بہت کم اس لیئے یہہ علاج موقوف کرکے مریض عضلاف پر ایک بلسٹر ریڈ آیوڈائڈ آف مرکری کا (۱ حصہ مرکرے ۱۲ حصہ واسلین) کے بال کترا کر لگایا۔ بلسٹر لگانے کے بعد سوار کو ہدایت کی گئی کہ اونٹ کو آرام مین رکھے۔ اور ہاسپٹل مین نہ لاوے۔ اور نہ چلاوے۔ دوسرے روز بلسٹر کے مقام پر ورم اور چھوٹے چھوٹے آبلے پیدا ہوکر پانی سا اخراج ہونے لگا۔ اور اس پر فقط سادہ تیل چپڑ دیا گیا۔ اور ۳ روز پہلے تیل لگاتے رہے بعدازان پپڑیان اُترنے لگین۔ گرم پانی اور ملایم صابون سے دہوکر صاف کردیا گیا۔ اور پھر تیل لگایا گیا۔ ڈیڑہ دو ہفتہ کے اندر اونٹ بالکل اچھا اور کام دینے کے لائق ہوگیا۔ فقط

سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن لیکچرر لاہور

ویٹیرنیری لالج

اکٹی نومائکوسس کا مریض

مرسلہ سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن ویٹری نیری کالج لاہور

مورخہ ۲۴- اکتوبر ۱۸۹۶ء کو ایک بچھڑی برنگ سُرخ۔ عمر قریب یک سال۔ ملکیہ ماسٹر نند رام صاحب واسطے معالجہ کے ہسپتال ہذا مین لائی گئی۔ بچھڑی بہت دُبلی اور کمزور تھی اور اسکے گلے پر پیر انٹنڈ ریجئین کے نیچے ایک نہایت خراب قسم کا گھاؤ موجود تھا اور مالک کے بیان سے معلوم ہوا۔ کہ یہ گھاؤ کوئی ڈیڑھ مہینے سے ہے پہلے ایک چھوٹی سی پھنسی پیدا ہوئی۔ اور رفتہ رفتہ دُنبل کی طرح پھوٹ کر زخم ہوا۔ اور دن بدن خراب ہوتا گیا جس سے کہ اس حالت کو پہونچ گیا۔ جب گھاؤ کا اچھی طرح امتحان کیا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ اُسکی سطح ناہموار بے ترتیب اور خراب قسم کے چھچھڑے سے پوشیدہ۔ اور انگلی لگانے سے سخت دانہ دار بناوٹ بھی معلوم ہوتی تھی۔ اور جاقو سے کاٹنے پر چڑ چڑ کی آواز ہوتی تھی۔ اور خراب قسم کی بدبودار پیپ بھی بہتی تھی۔ اور نچلے جبڑہ تک ایک پاکٹ بن رہا تھا۔ جو خراب اور غلیظ مواد سے پُر تھا۔ اور بچھڑی بمشکل جبڑا ہلا سکتی تھی۔ پہلے گھاؤ کو کاربالک لوشن سے خوب اچھی طرح اریگیشن کرکے دہو کر صاف کیا گیا۔ اور پاکٹ کی تہ مین نچلے جبڑہ کے گوشہ کے قریب ایک سوراخ مواد کے نیچے بہ جانیکی غرض سے کردیا۔ جس سے مواد سب خارج ہوگیا۔ اور زخم صاف ہوگیا۔ اب اخراج کو جاری رکھنے کے لئے اس سوراخ مین سیٹن لگایا گیا۔ جسکو روز مرہ صبح کے وقت بدل دیا جاتا تھا۔ گھاؤ مین مرہم کاربالک مین آلودہ کرکے لگادی گئی۔ اور اندر دینے کے لئے نسخہ تجویز گیا ہے جو لکھا جاتا ہے :-

کاربالک ایسڈ پیور	۵ قطرہ	
پوٹاسی آیوڈائڈ	۵ اگرین	دو دفعہ روزمرہ
پانی	۲-اونس	

جب تک کہ بچھڑے کی آنکھ اور ناک سے اخراج جاری ہوا۔نسخہ بالا کو رہ دو دفعہ روزمرہ جاری کیا۔اور کاربالک ڈریسنگ ۳ روز جاری رکھا اس ڈریسنگ سے چندان فائدہ نہ ہوا اس لئے گھاؤ کے اندر کاسٹک لوشن (۲۰ گرین فی اونس) بھوچارہ کے ذریعہ لگا کر پھر کروسیو سبلی منٹ لوشن سے دہو دیا گیا۔اور پھر مرہم ذیل سے ۲ دفعہ دن مین ڈریس کرنا شروع کیا۔

آیوڈوفارم	اڈرام
پیورکاربالک ایسڈ	½ ڈرام
روغن تارپین	۲ ڈرام
واسیلین	اونس

اس مرہم کے استعمال سے زخم کا میلا اور متعفن اخراج بند ہوکر سفید رنگ کی تندرست پیپ پیدا ہونے لگی۔اور دانہ دار (ناڈیولر) ناہموار انگور معدوم ہوکر ملائم اور تندرست انگور پیدا ہوگئی۔اور دس بارہ روز کے اندر زخم کا گڑھا پر ہوکر سطح جسم سے ہموار ہوگیا سیٹن نکالا گیا۔اور بعد ازان فقط سادہ کاربالک آئل سے ڈریس کرنا شروع کیا۔جو چند روز مین اچھا ہوگیا۔مریض کو کھانے کے لئے دانہ نخود اور جو کر اور قدرے سبز گھاس دیا جاتا رہا۔اور جب گھاؤ روبصحت ہوا تو اس کی خوراک مین ادویہ ذیل ملا دیا کرتے تھے :-

سفوف چرائتہ	۲ ڈرام	
سفوف جنجر	۲ ڈرام	اسکو ۲ دفعہ دن مین
نمک سادہ	ایک ڈرام	

سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن ولیکچرر لاہور ویٹرنری کالج

اکیوٹ کٹارل لیرنجائٹس اونٹ مین

مرسلہ سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن لیکچرار لاہور ویٹیری نیری کالج

۱۸-اکتوبر ۱۸۹۶ء کو حسن بیگ شتر سوار پولیس لاہور اپنا اونٹ برنگ شرح واسطے علاج کے شفاخانہ ویٹرینیری کالج مین لایا-اور بیان کیا-کہ عرصہ دس روز سے یہ اونٹ مریض ہے-اسکے ناک سے اول اول پتلا اخراج جاری ہوا-اور کبھی کھانستا بھی ہے-اور چھینکتا (پنجابی مین پھڑکارہ مارنا) بہت ہی-جب کھڑا کیا جاوے-تو سر کو آگے بڑہا کر منہ اور ناک کو اوپر کر لیتا ہے-اور آنکھین بند کرکے کھڑا رہتا ہے-اور جب بیٹھ جاوے-تو گردن کو آگے بڑہا کر سر کو زمین پر رکھ دیتا ہے-اور اُس وقت ناک سے بہت اخراج بہنے لگتا ہے-اور دم لینے کے وقت خرخر کی آواز کرتا ہے کہاتا بالکل نہین-اور بمشکل چند گھونٹ پانی دوسرے یا تیسرے روز پیتا ہے اور جگالی بھی دو روز سے نہین کرتا-جب امتحان کیا گیا-کہ اونٹ کے گلے پر قدرے ورم معلوم ہوا-جہانسے دبانے پر درد مانتا تھا-اور قدرے کھانسی بھی ہوئی-اور دم لینے مین شور سا پیدا ہوا-تہرمامیٹر لگایا گیا-تو ٹمپریچر ایکسو چارڈسمل اٹھ درجہ پر تھا-مریض گلے کو بالکل سیدہا رکھتا تھا-اور دہنے نتھنے سے کسی وقت قدرے خون بھی ہمراہ بلغم کے خارج ہوتا تھا-دم لینے مین تواتر اور کسی قدر تکلیف معلوم ہوتی تھی-اور گو کسی وقت کچھ چارہ کہانا چاہتا تھا-مگر نگلنے مین تکلیف تھی-ہم نے اس مریض کو اکیوٹ کٹارل لیرنجائٹس تشخیص کیا-اور اسکا علاج حسب ذیل شروع کیا گلے پر سے بال تراش کر سوپ لیمنٹ کی دو دفعہ دن مین مالش شروع کی-اور اندر دینے کے لیے نسخہ ذیل تجویز کیا-

سلفٹ اف مگنیشیا	١٠ اونس
نیٹریٹ اف پوٹاش	ایک اونس
لیکوار ایمونیا اسیٹیٹس	٤ اونس
کلورائڈ اف ایمونیم	½ اونس
پانی	٢ پائنٹ

٢ دفعہ روزمرہ - تیسرے روز جب قبض کہل گئی - تو سلفٹ اف مگنیشیا بند کرکے باقی نسخہ جاری رکہا - اور اس مین ایک اونس ایتھر اور دو اونس شراب اور اضافہ کیا - اور سوار کو فہمایش کیگئی - کہ ٣ دفعہ دن مین کھولتے ہوئے پانی کے بہپارے اونٹ کے ناک اور منہ کو دیوے - اور دو دفعہ دن مین گلے پر گرم پانی کی ٹکور کرے - اور بہپارہ کے پانی مین قدرے کافور اور تارپین کا تیل بھی ڈالدیا جاتا رہا - پہلے بہپارہ شروع کرنے سے ناک کا اخراج زیادہ ہونے لگا - مگر چھینکین اور کہانسی دو روز کے اندر بند ہوگئی کھلانیکے لئے سوار کو یہ فہمایش کی گئی کہ اسکو ڈیڑھ سیر آرد گندم کی لیٹی تیلی پکاکر دو دفعہ یعنی صبح اور شام کو پلادین - اور دہوپ کے وقت باہر بیر اور کیکر کے درخت پر جاکر چرادین - چنانچہ شروع علاج سے تیسرے روز اونٹ نے کچھہ چرنا اور جگالی کرنا شروع کیا مگر کم - اور ناک کا اخراج گاڑہا اور زیادہ ہوگیا - اب گلے پر ایک ہلکا پلسٹر لگا دیا - اور جب اندرونی حرارت کم ہوئے تو نسخہ مذکورہ بالا بند کرکے اوسکی جگہ نسخہ ذیل تجویز کیا -

سفوف چرائتہ	٢ اونس
نمک خوردنی	٢ اونس
سفوف اجوائن	ایک اونس

پانی مین گھولکر اونٹ کے منہ مین اولٹ دینا - اور جس قدر اونٹ چرنے مین ترقی کرے - اسی قدر لیٹی کم پلانا - جس سے کہ بارہ یا تیرہ روز کے بعد اونٹ کے سبب

سخت علامات رفع ہوگئین۔ اور چار پانچ روز کے بعد وہ اچھی طرح چرائی کرنے لگا۔ اور گو ابھی کسی قدر ناک کا اخراج باقی تھا۔ مگر اور کوئی علامت مرض کی نظر نہین آتی تھی۔ البتہ عرصہ تک مرض کے جاری رہنے اور مریض کے فاقہ کشی کے سبب وہ دُبلا بہت ہو رہا تھا۔ اس لئے سوار کو اُسکے اونٹ کے آبُ ہوا تبدیل کرنے کے لیے کہا گیا۔ اور صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس کو بھی چٹھی لکھی گئی۔ اور اُنہون نے بغرض تبدیل آب وہوا اوسے مفصلات مین بھجدیا۔ جہان درختونکا چارہ بھی اچھا میسر ہو۔ اور جانور کامِل قوّت اور طاقت حاصل کر سکے۔

دیسی لوگ اِس مرض کو جس مین ناک سے بہت اخراج ہو۔ خواہ کٹھار ہو۔ یا لیرنجائی ٹِس یا کوئی اور مرض تنفّس ہو۔ اُسکو گپا لیان بولتے ہین۔ اور اسمین گلے پر اور چہرہ کے گرد گرم لوہے کے داغ دیتے ہین۔

سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن دلیکچرار لاہور
وٹیری نیری کالج

اسپرین آف شولڈر

یعنی شانہ کے جوڑ کا ٹھوکر سے علاج

چونکہ کمترین نے جسوقت کہ لاہور ویٹیری نیری کالج مین تعلیم پاتا تھا اور وہان سے جولائی و اگست و ستمبر چھٹیو نمین اپنے گھر پر آیا ہوا تھا اُسوقت ایک زمیندار کو جسکو یہان پر گوتا یعنی معالج مویشی کہتے ہین ۔ ایک بیل کا شانہ چڑھاتے ہوئے دیکھا تھا ۔ اب بتاریخ ۱۵ ۔ نومبر ۱۸۹۶ء کو ایکراس بیل بلکیت مسمیٰ مرزا علی ٹھیکہ دار لبوہ دار بلب گڈہ بعارضہ مذکور کمترین کے پاس لایا گیا ۔ کمترین کو وہ ہی خیال آگیا اور ارادہ کیا کہ آزمانا چاہیئے ۔ کہ آیا مجھسے بھی اُس طرح جوڑ چڑھ سکتا ہے یا نہین ۔ بیل کو قابو کرایا ۔ اور چونکہ داہنے پیر کا شانہ اوترا تھا بائین پیر مین اُس ہی طرح ایک مونج کی ڈوری باندھی اور بیل کے سامنے کھڑا ہو کر اُسکے شولڈر جائنٹ پر دفعتًا تین چار ٹھوکرین ہندوستانی جوتی کی مارین ۔ چوتھی ٹھوکر مین ہومرس کا آرٹی کیولی ٹوری ہڈ اپنی جگہ چلا گیا ۔ اور اُس جگہ سادہ تیل کی مالش نصف گھنٹہ تک کرائی گئی اُس بیل کو دوسرے روز حل مین جوت دیا گیا ۔ مگر چونکہ اُس ہی وقت جوڑ اوترتے ہی بیل لایا گیا تھا جس سے کامیابی حاصل ہوئی اگر زیادہ دیر ہو جاتی اور ورم ہو جاتا تو پھر زمین مین گرا کر باقاعدہ رسہ ڈالکر جوڑ مذکور کی سوزش دور ہونیکے بعد چڑھایا جاتا ۔

کمترین عبدالرحمن ویٹیری نیری اسسٹنٹ
تحصیل بلب گڈہ ضلع
دہلی

نوٹس اور خبرین

خبر قابل دید

ویٹیری نیری کیپٹن جے۔اے۔ن صاحب بہادر سی۔آئی۔ای سابق پرنسپل لاہور وٹیری نیری کالج نے کالج کے چارج کا کام ویٹیری نیری کیپٹن ایچ۔ٹی۔پیس صاحب بہادر کو دوسری اکتوبر ۱۸۹۶ء کو سپرد کیا۔ اور اکیس [21] اکتوبر کو صاحب موصوف روانہ انگلستان انگریزی خدمت پر ہوئے۔

ڈاکٹر امیر شاہ صاحب خان بہادر لاہور وٹیری نیری کالج کے اب ولیم صاحب کی وٹیری نیری میڈین اور جراحی کے ترجمہ کرنے مین مصروف ہے۔ یہ مستند تصنیفات انگلستان کے کالجون کی ہین۔ یہ تصنیف بڑی وصیع ہے اور اِن لوگون کے پاس ہونی چاہئے۔ جو اپنے آپ کو طِب اسپان و جراحی مین واقف رکھنا چاہتے ہین حال کی مضامین مرض چو برکیولوسس پر اس کتاب مین ملائے گئے ہین۔ اور ایک مضمون مرض سرہ پر تصنیف کردہ پرنسپل صاحب بہادر لاہور ویٹرنیری کالج اس مین شامل کیا گیا ہے۔ یہ کتاب مین عنقریب سستی اور ارزان قیمت پر چھپ جائیگی۔ تاکہ اکثر وٹیری نیری اسسٹنٹ اِس کو خرید سکین۔

کنٹیجس یا وبائی امراض کا شفاخانہ کی بڑی ضرورت متعلق کالج حال مین زیر توجہ جناب پرنسپل صاحب بہادر ہے جو اِس معاملے کو گورنمنٹ کی خدمت مین پیش کرینگے اور کوشش کرینگے کہ سرکار دولت مدار ایسا شفاخانہ قایم فرماوے۔ طلباء کو عمدگی سے

تعلیم دینا ناممکن ہے۔ جبتک کہ بیماریون کے مریض طلباء کو دکھلاے نہ جاوین اور یہ فی الحال امکان سے باہر ہے۔ کیونکہ وبائی بیماریون کے بیمار کالج مین نہین آسکتے۔

وٹیرنری کیپٹن۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ گن صاحب بہادر اب اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل سول وٹیرنری ڈیپارٹمنٹ کے مقرر ہوگئے ہین۔ اور آیندہ لاہور وٹیرنری کالج کے ممتحن ہوا کرینگے۔

ایک بنگالی گریجوئیٹ بنگال وٹیرنری انسٹی چیوشن کا خالی آسامی مقام پورٹ بلیر جزیرہ انڈیا ان پر تقرر ہونا ثابت کرتا ہے کہ آئیندہ آسامیون کے لئے بڑا مقابلہ ہوا کریگا۔ اور لاہور کے گریجوایٹون کو اور کالجون کے گریجوایٹون کی نسبت اعلےٰ اور بہتر اپنے تئین ثابت کرنا پڑیگا۔ ورنہ وہ مقابلہ مشکل انکے لئے ہوگا۔ اب تین کالجون سے آدمی نکلا کرتے ہین۔ اور صرف مشقت اور لیاقت سے ہی ہے۔ کہ ہمارے کالج کے طالبعلم بہتر گریجوایٹ بن سکتے ہین۔ اور عمدہ تنخواہون والے عہدے پاسکتے ہین۔

کابلی گھوڑون کی تعداد جو اس سال لاہور لائے گئے ہین بہت تھوڑی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ بیان کیا جاتا ہے کہ امیر صاحب والی افغانستان نے افغانستان سے گھوڑون کا نکلنا بند کر دیا ہے امیر صاحب نے حال مین گھوڑون کی ترقی کا محکمہ شروع کیا ہے۔ اور عاقلانہ گھوڑیون کو ملک مین سے نکلنے کی روک کی کوشش کرتے ہین۔

سرکار والا مدار اب اونٹون کی خرید مین ایک ریزرو بنانے مین مصروف ہی۔ اور وٹیرنری اسسٹنٹ طلب ہوئے ہین کہ خرید کرنے والے افسرون کو اونٹ خریدنے مین مدد دین وٹیرنری اسسٹنٹ جنکو اونٹون کا علم ہو ل نہین سکتے۔ اور وٹیرنری اسسٹنٹونکو کوئی موقعہ ان جانورون کی بابت سیکھنے کا اضلاع مین ہاتھ سے نہ دینا چاہئے۔ ہمارے پاس بھی انکے سیکھنے کا یا پڑھانیکا کم موقعہ ہے۔ لیکن ہماری تجویز ہے۔ کہ اس جرنل مین مضامین اونٹون اور انکی بیماریونکی نسبت وقتاً فوقتاً واسطے افادۂ ناظرین کے شایع کیا کرینگے۔